صحافت
اور
اس کی اخلاقی اقدار

مریم خنساء ☆ اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار

ام عبدِ منیب ❀ مریم خنساء

www.KitaboSunnat.com

ناشر:

مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مشربہِ علم وحکمت محفوظ ہیں

اہتمام ———— محمد عبد منیب
ناشر ———— مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ———— یکم صفر المظفر ۱۴۲۷ھ
قیمت ———— 75.00

ناشر: ☜ مشربہِ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ملنے کا پتہ: ☜ دار الکتب السّلفیہ
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☜ مکتبہ اسلامیہ
بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ فون:631204

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخنِ وضاحت	ام عبد منیب	5
ذرائع ابلاغ کے نفسیاتی اثرات	مریم خنساء	7
اخبار اور خبر	ام عبد منیب	16
اخبار کی ترتیب وتزئین (میک اپ)	ام عبد منیب	25
مدیرانِ اخبارات اور اشتہارات	مریم خنساء	33
دینی مسائل اور مدیران کی ذمہ داریاں	مریم خنساء	48
بچوں کی مقبول عام صحافت کا جائزہ	مریم خنساء	63
برصغیر میں خواتین کی صحافت	مریم خنساء، ام عبد منیب	86
خواتین کی مقبول عام صحافت کا جائزہ	مریم خنساء، ام عبد منیب	96
خواتین کے لئے صحافت	ام عبد منیب	145
خواتین کے لئے موجودہ اصلاحی جرائد	ام عبد منیب	155
حرفِ انتہاء	ام عبد منیب	165

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ
وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰى إِخْرَاجِكُمْ
اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(الممتحنہ :۹)

''اللہ تو تم کو ان لوگوں کی دوستی کرنے سے منع کرتا ہے۔
جو دین پر تم سے لڑے اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں
سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے دشمنوں کی)
مدد کی اور جو لوگ ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں وہی
گناہ گار ہیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

زیرِ نظر تحریر باقاعدہ کتاب نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً صحافت ہی سے متعلق لکھے گئے مضامین کا مجموعہ ہے۔

دراصل مریم خنساء نے جب بھی کسی مروجہ تعلیم کا نصاب پڑھا اور امتحان دیا تو اس کی حمیت نے یہ پسند نہیں کیا کہ وہ دینِ بیزار نصاب پڑھ کر آنکھیں بند کر لے بلکہ اس نے ''کفارہ'' یوں ادا کیا کہ اسی موضوع پر قلم اٹھا کر دینی نقطہ نظر سے تنقید اور اصلاحی تجاویز پیش کیں۔

چنانچہ اس نے بی اے تک کے لازمی نصاب کے جائزے پر ''نصابِ صلیبیں'' کے نام سے مقالہ لکھا جو شائع ہو چکا ہے۔

ایجوکیشن کا مضمون رکھا تو اس پر بھی تقریباً چار سو صفحات لکھے جو تا حال شائع نہیں ہوا۔

بی اے میں صحافت رکھی تو اس پر بھی چند مضامین لکھے۔

گو زیرِ نظر مجموعے میں بعض مضامین ایسے بھی ہیں جو کسی کے کہنے پر لکھے مثلاً ''ذرائع ابلاغ کے نفسیاتی اثرات'' ماہنامہ پکار کے ذرائع ابلاغ نمبر کے لیے لکھا تھا کچھ مضامین ابھی ادھورے تھے لیکن حوالجات وہ جمع کر چکی تھی جنہیں میں نے مرتب کیا ہے۔ ان میں ''برصغیر میں خواتین کی صحافت'' اور ''خواتین کی موجودہ مقبولِ عام صحافت کا جائزہ'' شامل ہیں بعض موضوعات کے اس نے عنوان لکھ رکھے تھے لیکن مضمون نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا تھا۔ انہیں میں نے خود لکھ کر اس مجموعے میں شامل کیا ہے مثلاً

''اخبار اور خبر''

''اخبار کی ترتیب وتزئین''

''خواتین کے لیے صحافت''

''خواتین کے لیے موجودہ اصلاحی جرائد''

متمنی دعا

ام عبد منیب

۱۴۲۷ھ

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرائع ابلاغ کے نفسیاتی اثرات

موجودہ دور ذرائع ابلاغ کا دور ہے۔ ہر فرد کسی نہ کسی طرح اپنا بیشتر وقت ذرائع ابلاغ کی صحبت میں گزارتا ہے۔ ذرائع ابلاغ اس کے فکر و عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''نیک ہم جلیس کی مثال اور برے ہم جلیس کی مثال ایسی ہے جیسے خوشبو بیچنے والے عطار اور بھٹی دھونکنے والے (لوہار) کی۔ خوشبو والا یا تو تمھیں خوشبو دے گا (تحفتًا) یا تم اس سے خوشبو خرید کر اپنے آپ کو معطر کرو گے اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تمھارے کپڑے جلادے گا یا تمھیں بدبو سونگھنی پڑے گی''۔ (مسلم)

معلوم ہوا کہ اپنے ماحول سے آدمی کسی طرح بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ اس کے شعوری یا لاشعوری اثرات اس کی نفسیات پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ پر بھی یہی مثال صادق آتی ہے۔ ابلاغ کے انھی تاثیری پہلوؤں کی بنا پر ماہرین ابلاغ کے ہاں نفسیات ایک اہم مقام حاصل کر چکی ہے۔ ابلاغ کے طلبہ کو بطور خاص مخاطب کی نفسیات متاثر کرنے کے گر بتائے جاتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ اخبارات ہوں، ٹیلی ویژن، ریڈیو یا فلم...... ان کا ڈھانچہ نفسیاتی پہلوؤں کو مدِنظر رکھتے ہوئے تشکیل دیا جاتا ہے۔

بلاشبہ اگر اربابِ ابلاغ چاہیں تو معاشرے کو نیکی کی خوشبو سے معطر کرنے کا فریضہ سر انجام دے سکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے مروّجہ ذرائع ابلاغ کی مناسبت عطار سے زیادہ بھٹی پھونکنے والے لوہار سے ہے۔ ذرائع ابلاغ مثبت نفسیاتی اثرات کی بجائے مضر نفسیاتی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ جس کے چند اہم پہلو پیش خدمت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احساسِ گناہ کا خاتمہ:

ذرائع ابلاغ برائی اور بے حیائی کی تشہیر کا ذریعہ بن چکے ہیں۔نفسیات کا اصول ہے کہ کسی بھی گھناؤنے عمل کی تکرار اس کی سنگینی کا احساس ختم کر دیتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے پہلی بار قتل کرنے والے اور بار بار قتل کرنے والے کے احساسات یکسر مختلف ہوتے ہیں۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''ایک بار گناہ کرنے سے دل پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے جو بار بار گناہ کرنے پر پورے دل کو سیاہ کر دیتا ہے''۔ (ترمذی، ابواب التفسیر)

یوں برائی کا احساس اور ضمیر کی ملامت ختم ہو جاتی ہے۔ذرائع ابلاغ کی بے راہ روی نے جرائم اور فحاشی کی سنگینی کا احساس مٹا دیا ہے۔مثلاً نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''زبان کی زنا بلاضرورت (نامحرم سے) گفتگو کرنا، کان کا زنا سننا ہے، پاؤں کا زنا ملنے کے لیے چل کر جانا ہے اور دل خواہش کرتا ہے۔شرمگاہیں اس کی تصدیق کر دیتی ہیں یا تکذیب۔'' (مسلم، ابوداؤد)

ایک دور تھا جب گناہ کے ان تمام مدارج کی سنگینی کا احساس دلوں میں موجود تھا مگر اب ان گناہوں کے کثرت کے ساتھ نظارے نے یہ احساس ختم کر دیا ہے۔ٹی وی کا ہر ڈرامہ، اخبار کی ہر کہانی، فحش جرائم کی خبریں اس سے کہیں زیادہ گھناؤنے نقشے پیش کر رہی ہوتی ہیں۔لہٰذا اب یہ تمام گناہ محسوس ہی نہیں ہوتے۔

ڈیپریشن:

ذرائع ابلاغ نے نفسیاتی بیماری ڈیپریشن کو فروغ دیا ہے۔قوم کے ذہنوں میں وہ جن اشیاء غیر ضروری کی خواہش پیدا کرتے ہیں، ان کا حصول ہر فرد کے بس کی بات نہیں۔ روزانہ نت نئی اشیاء کے اشتہارات، ٹی وی ڈراموں میں عالی شان گھر، لان، فرنیچر، ملبوسات، زیورات وغیرہ کے حصول کی خواہش بڑھ کر جنون اور ڈیپریشن کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔یہاں ایک مشہور ماہر نفسیات کی رائے نقل کرنا بے جا نہ ہوگا۔جس کا کہنا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بیسویں صدی کی بے چینیوں کے اسباب میں سے تنہا اشتہار بازی نے کسی بھی دوسرے عامل سے زیادہ کام کر دکھایا ہے“۔ (کلید بارند جونیئر)

لامحدود ضرورتوں کا احساس ذرائع ابلاغ کے موجودہ دور سے قبل افراد میں قناعت اور محدود ضرورتوں کا تصور تھا۔ تھوڑا ملنے پر بھی شکر گزاری کے احساسات بہت زیادہ ہوتے تھے۔ اکثر کی نگاہیں اپنے سے اوپر والوں کی بجائے نیچے والوں کی طرف ہوتی تھیں۔ لہٰذا تھوڑا بھی زیادہ محسوس ہوتا تھا لیکن ذرائع ابلاغ نے عوام کے سامنے حوائجِ ضروریہ کی ایک لا متناہی فہرست رکھ دی ہے۔ حوائجِ ضروریہ بھی صرف ضروریہ نہیں ناگزیر ضرورت کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ ہر اشتہار کسی نہ کسی نئی ضرورت کا احساس دلاتا ہے جن کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔ یوں معاشرے سے قناعت اور تشکرِ الٰہی کے جذبات رخصت ہو رہے ہیں۔

آمدنی کے ناجائز ذرائع:

لامحدود ضرورتیں آمدنی کے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر اکساتی ہیں۔ White Caller جرائم کی ایک بڑی بنیاد ذرائع ابلاغ بھی ہیں جو قناعت کے جذبات ختم کر کے لوگوں میں ”هَلْ مِنْ مَّزِيد“ (زیادہ سے زیادہ کے حصول) کی آگ بھڑکا رہی ہیں۔

فضول خرچی اور مہنگائی:

ذرائع ابلاغ مختلف اشیاء کو ایسے کامیاب انداز میں پیش کرتے ہیں کہ براہِ راست لوگوں کی نفسیات متاثر ہوتی ہے۔ وہ ان کے حصول کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں، اس میں حقیقی ضرورتوں اور ناجائز ضرورتوں کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔ فضول چیزوں کے ذوقِ تفضول کی خاطر فضول خرچی کے رجحان میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی فضول خرچی بالآخر مہنگائی میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

جرائم کا فروغ:

ذرائع ابلاغ کا ایک اہم نفسیاتی پہلو جرائم کے رجحان کا فروغ ہے۔ ذرائع ابلاغ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرائم کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ مزید کئی جرائم کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔ مجرموں کو جرائم کے تذکرے سے شہ ملتی ہے۔ احساسِ گناہ میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ احساس تقویت پہنچاتا ہے کہ یہ جرم کرنے والے صرف ہم ہی نہیں اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔ جرائم کی تفصیلات سے مجرموں کو کوئی نئی تکنیکوں کا پتا چلتا ہے۔

اس کی ایک مثال اخبار میں شائع شدہ یہ خبر ہے کہ ایک لڑکی کھیتوں میں کام کر رہی تھی۔ دو لڑکے اس پر حملہ آور ہوئے۔ اس نے کہا کہ مجھے تو ایڈز ہے کیوں اپنے جان کے دشمن بن رہے ہو۔ یہ سن کر لڑکے اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ (روزنامہ خبریں۔۱۹۹۷)

اخبار نے تو یہ خبر شائع کر دی لیکن ایسے مجرموں کے کان کھل گئے۔ آئندہ وہ ایسے کسی بہانے پر یقین نہیں کریں گے اور جو کرنا ہوا کر گزریں گے۔ اسی طرح یہ خبر کہ ”امریکہ میں ہونے والی نیشنل طوائف کانفرنس میں دو پاکستانی طوائفیں بھی شرکت کریں گی“۔

کیا اس خبر سے طوائفوں کے حوصلے نہیں بڑھیں گے کہ ہماری بھی اہمیت ہے۔ نیز ”پاکستان“ کے ”وقار“ میں پاکستانیوں کی نگاہ میں کسی قدر اضافہ ہوگا۔

معاشرتی اور دینی اقدار کا خاتمہ:

ذرائع ابلاغ کے نفسیاتی حربے جھوٹ کو لوگوں کے ذہنوں میں سچ کی طرح راسخ کر دیتے ہیں۔ تہذیب اور بدتہذیبی کے معانی بدل دیتے ہیں۔ اخلاق کے کسی بھی پہلو کو معاشرے کی لغت سے خارج کر دینا ان کے لیے کچھ مشکل نہیں، وہ پروپیگنڈے کی کامیاب صنعت استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں بے شمار ایسے زہروں کا عادی بنا دیا ہے جن کا بالآخر انجام موت ہے۔ یہاں اس کی ایک ادنیٰ سی مثال پیش خدمت ہے۔

انگریزوں کی آمد سے قبل چائے ہندوستان میں ایک گرم مشروب تھا۔ اسے گرم ملکوں میں رائج کرنا دشوار تھا۔ طبِ مشرق کی مقبولیت کی وجہ سے ہندوستانی قوم اشیاء کو ان کی تاثیر مدِنظر رکھتے ہوئے کھانے کی عادی تھی۔ گرم ملک ہونے کی وجہ سے لسی پی جاتی تھی اور حتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوسع گرم اشیاء سے اجتناب کیا جاتا تھا۔لہٰذا انگریز کمپنیوں نے ذرائع ابلاغ کے ذریعے جو پہلا اشتہار جاری کیا وہ یہ تھا ''گرمیوں میں گرم چائے ٹھنڈک پہنچاتی ہے''۔اس جملے پر تبصرہ معروف ادیب ممتاز مفتی کی زبان میں:

''بظاہر یہ ایک عام سا جملہ ہے لیکن میں اسے ایک عظیم جملہ سمجھتا ہوں۔اس جملے نے خامی کو ایک ایسا رخ بخش دیا کہ وہ خوبی بن گئی۔اس جملے کو بار بار دہرایا گیا۔اتنی بار دہرایا گیا کہ اب بھی جب بھی شدت کی گرمی پڑتی ہے تو میرا جی چاہتا ہے کہ ایک پیالہ چائے کا پی کر گرمی کے ڈنک سے نجات حاصل کرلوں''۔(اشتہار پی آر اور ادب ''تشہیر'' کراچی،ص ۴۷)

اس کی ایک مثال روزنامہ خبریں ۲۶ نومبر ۱۹۹۳ء میں شائع شدہ ایک مضمون ہے جسے (لندن انٹرنیشنل ڈیسک) کی جانب سے شائع کیا گیا ہے۔اس مضمون کا خواتین سے مخاطب جملۂ آغاز ملاحظہ ہو۔

''شرمیلا پن اگرچہ مشرقی روایات کا لازمی جزو ہے۔تاہم فی زمانہ دنیا میں ترقی کے ساتھ ساتھ جہاں خواتین کو مختلف شعبوں میں مردوں کے شانہ بشانہ چلنا ہے،وہاں اس سے چھٹکارا پانا بھی ضروری ہے۔شرم وحیا اگرچہ انتہائی متاثر کن چیز بھی ہے مگر ترقی کرنے اور دنیا کے ساتھ چلنے کے لیے اعتماد کی صلاحیت کی اشد ضرورت ہے۔اب سوال یہ ہے کہ شرمیلے پن پر کیسے قابو پایا جائے''؟

اس کے بعد خواتین کو مردوں سے بات کرنے اور ان کے دل میں گھر کر لینے کے مختلف حربے بتائے گئے ہیں۔ٹیلی ویژن کا تمام زور ہی اسی بات پر صرف ہو رہا ہے کہ کسی طرح حیا کا خاتمہ کیا جائے۔''اعتماد'' کے انہی پہلوؤں کو خوب صورت انداز میں فروغ دینے کے نفسیاتی اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ذرائع ابلاغ سے متاثر کئی دینی گھرانوں کی لڑکیاں بھی ''غضِ بصر'' پر درس سن کر یہ کہتی ہوئی دیکھی گئیں کہ'' بھلا نامحرم مردوں سے بات کرتے ہوئے نگاہیں نیچی کیسے کی جاسکتی ہیں؟اس طرح تو وہ یہ سمجھیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم میں اعتماد کی کمی ہے"۔

بدنظری کا فروغ:

ایک دور تھا جب ایک بیٹی پورے معاشرے کی بیٹی اور ایک بہن پورے معاشرے کی بہن، ایک ماں پورے معاشرے کی ماں ہوتی تھی لیکن اب سوچ کا رخ بدل چکا ہے۔ اس دور میں اگر کسی کی شیطانی نگاہ کسی خاتون کی طرف اٹھ بھی جاتی تو چند لحظوں بعد جھجک آڑے آ جاتی تھی۔ عورتیں بھی یوں بے محابا نہیں پھرتی تھیں کہ ہر کسی کو دعوتِ نظارہ دے رہی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تب گینگ ریپ، بھونڈی بازی، آوازے کسنے کا تصور بہت کم تھا لیکن ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی یلغار نے بہت سے مسائل کھڑے کر دیے ہیں۔ ٹی وی سکرین پر نظر جما کر مسکراتی تھرکتی عورتوں کو دیکھنے اور ان کے حسن کی تعریف کرنے کے ذوق نے مردوں سے حیا ختم کر دی ہے۔ اب انہیں تصویر کی جگہ جیتی جاگتی لڑکی کو نظر جما کر دیکھنے اور اس پر بے ہودہ آوازے کسنے میں کوئی جھجک محسوس ہو تو کیسے؟

دوسری طرف عورتوں کا حال بھی کچھ مختلف نہیں۔ اداکاراؤں کو ٹیلی ویژن میں نظر جما کر دیکھا جاتا ہے، ان کی چال ڈھال، گفتگو، لباس غرض سب کچھ زیر بحث آتا ہے، چنانچہ عملی زندگی میں خواتین میں سے بھی ذرائع ابلاغ نے حیا کا خاتمہ کر دیا ہے۔

لڑکیوں کا گھروں سے فرار:

ٹیلی ویژن کا ہر ڈرامہ اور اخبارات میں جرائم کے صفحات پر ہر تیسری خبر کسی نہ کسی لڑکی کی والدین سے بغاوت کر کے گھر سے فرار کی اطلاع دے رہی ہوتی ہے۔ ٹیلی ویژن ڈرامے تو باقاعدہ گھروں سے بھاگنے، والدین کے سامنے زبان درازی اور بے حیائی کے عملی نمونے بھی پیش کر دیتے ہیں۔ اخبارات میں اپنے جیسی دوسری لڑکیوں کی خبریں ایسی لڑکیوں کی ہمت افزائی کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گھروں سے لو میرج کر کے فرار ہونے کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندانی انتشار:

ذرائع ابلاغ کے سیلاب، خصوصاً ٹیلی ویژن نے خاندانوں کو منتشر کر دیا ہے۔ ٹیلی ویژن سے قبل خاندان کے بڑے بچے مل کر بیٹھتے تھے۔ باتیں کرتے تھے۔ دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے لیکن اب ان صحبتوں کی جگہ ٹیلی ویژن نے لے لی ہے۔ تہواروں پر رشتہ داروں کے ہاں جانے اور ملنے ملانے کا رواج تقریباً متروک ہو رہا ہے۔ اس کی بجائے یہ بہتر سمجھا جاتا ہے کہ وی سی آر پر ایک آدھ فلم دیکھ لی جائے اور اگر رشتہ داروں کے ہاں جایا بھی جائے تو مل کر فلم دیکھنے کا ہی پروگرام بنایا جاتا ہے، اس سے محبتیں اور خلوص رخصت ہو گئے ہیں۔

گھریلو جھگڑے:

ذرائع ابلاغ کا ایک نمایاں پہلو معاشرے کے منفی پہلوؤں کو منفی انداز میں اجاگر کرنا ہے۔ اخبارات والے آئے دن اپنی بکری میں اضافے کے لیے چٹ پٹے موضوعات پر سیمینار کرواتے رہتے ہیں جس سے اصلاح کی بجائے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ دوسری طرف ٹیلی ویژن کا تمام تر مطمعِ نظر اس معاشرے کے پورے ڈھانچے کو بدل دینا ہے۔ ٹی وی ڈراموں میں موجودہ خاندانی سیٹ اپ کو تنقید کا نشانہ منفی انداز میں بنا کر اس کا صحیح حل پیش کرنے کی بجائے انتشار پھیلایا جا رہا ہے۔ مفاہمت کی بجائے مخالفت کی راہ دکھائی جاتی ہے۔ ایسے پروگراموں نے گھریلو جھگڑوں کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ چنانچہ امریکی رائے عامہ کے سروے کے مطابق دو تہائی سے زائد عوام کی رائے میں ٹیلی ویژن پروگرام خاندانی اقدار سے انحطاط اور طلاقوں کی شرح میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

(نوائے وقت۔ ۳ مئی ۱۹۹۶)

یاد رہے کہ جب ٹیلی ویژن امریکہ جیسے مادر پدر آزاد معاشرے پر یہ اثرات قائم کر رہا ہے تو پاکستانی معاشرے پر اس کے اثرات کتنے مہلک ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم وادب پر اثرات:

ذرائع ابلاغ نے ادیبوں اور ادب پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ انہوں نے عوام کو فحاشی کی جو چاٹ لگائی ہے اس کی رو میں بعض ادیبوں کو شعوری اور بعض کو غیر شعوری طور پر بہنا پڑ گیا ہے۔ رومانس کو کتاب یا کہانی مقبول بنانے کی ضرورت بنا دیا گیا ہے، چنانچہ اب کئی اسلام پسند ادیب بھی یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ جب تک افسانے میں رومانس کی شیرینی نہ ہو لوگ پڑھتے نہیں، لہٰذا اچھی بات پہنچانے کے لیے اسے شامل کرنا ہماری مجبوری ہے۔

بچوں پر اثرات:

ذرائع ابلاغ بچوں پر سب سے نمایاں اثرات قائم کرتے ہیں۔ بچے من وعن ان کا رطب ویابس قبول کر لیتے ہیں۔ مثبت اثرات کے حوالے سے ذرائع ابلاغ بڑا عمدہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً ماہ نامہ ''آنکھ مچولی'' کراچی (اب لاہور سے شائع ہو رہا ہے) میں مسلسل شائع ہونے والے ایک اشتہار ''سبزیاں بھی کھایئے منہ مت بنایئے'' نے وہ کام کر دکھایا جو بچوں کو والدین کی طویل نصیحتیں، خوشامدیں اور ڈانٹ بھی نہ کر سکی تھی۔

اسی طرح ٹیلی ویژن بھی بچوں پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس کی ایک مثال برطانوی رپورٹ ہے جس کے مطابق بچوں کے کھانے کی اشیاء تیار کرنے والے اداروں نے بچوں کے کھانے کے طریقے بدلنے کے لیے ٹیلی ویژن کو بہت کامیابی سے استعمال کیا جس سے غذا کے استعمال میں ایک تناسب آ گیا ہے۔ (روزنامہ پاکستان ۱۳ فروری ۱۹۹۳)

بچوں کی نفسیات کا معاملہ نازک ہے، وہ ہر چیز کا اثر قبول کرتے ہیں۔ منطقی مسائل کو سمجھنے سے ان کی عقل قاصر ہوتی ہے۔ مثلاً اگر گھر میں ٹیلی ویژن موجود ہے تو بڑے افراد تو ممکن ہے موسیقی کے شرعی اور نفسیاتی پہلوؤں کو جاننے کی بنا پر اسے پسند نہ کریں اور اس کا اثر قبول نہ کریں لیکن بچے اتنی گہری باتیں بسا اوقات سمجھ نہیں پاتے۔ انہیں موسیقی، شور وغوغے میں دلچسپی محسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ان کا ذہن فطری طور پر نقال ہوتا ہے۔لہٰذا وہ ٹی وی کے تھرکتے اداکاروں کو دیکھ کر تھرکنے لگتے ہیں۔گانوں کے بول اور ڈراموں کے جملے فوراً ان کے ذہن میں بیٹھ جاتے ہیں اور وہ انہیں دہرانے لگتے ہیں۔ ٹیلی ویژن میں حد سے زیادہ دلچسپی بچوں کے تعلیمی معیار میں کمی، اسباق اور اساتذہ سے بے زاری کا سبب بن رہی ہے۔ڈراؤنی فلموں اور کارٹونوں نے بچوں میں گھبراہٹ، متلی، غیر ارادی طور پر پیشاب کے خطا ہو جانے، نیند میں خوف زدہ ہونے، اور ڈراؤنے خواب دیکھنے جیسے نفسیاتی امراض کو جنم دیا ہے۔

دوسری طرف پر تشدد فلمیں بچوں میں جرائم کا رجحان بھی پیدا کر رہی ہیں۔ ماہرِ نفسیات اور کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر اسٹیفن بانا کا کہنا ہے۔''جہاں یہ کہنا درست ہے کہ جیل خانے مجرموں کی تربیت گاہ کا کام انجام دیتے ہیں، وہاں یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ ٹیلی ویژن بچوں میں انحراف پیدا کرنے اور انہیں منحرف خطوط پر نشوونما دینے والی تربیت گاہ ہے۔('' ذرائع ابلاغ کے مسلمان گھرانوں پر اثرات'' ص:۸۳)

چنانچہ اسپین میں ۳۹ فیصد بچوں کے جرائم کا سبب فلمیں بتائی گئی ہیں۔عرب دنیا پر ٹی وی کے نفسیاتی اثرات کا سروے کرنے پر بچوں کے حوالے سے درج ذیل اعداد و شمار سامنے آئے۔ جرم و تشدد کا فروغ ۴۱ فیصد، کمزوریٔ بصارت ۶۴ فیصد، برائی کی اشاعت ۴۱ فیصد، مطالعے سے غفلت ۶۴ فیصد، شاگردوں کے اسباق یاد کرنے سے غفلت ۶۳ فیصد، حیلہ جوئی اور فریب کاری کے طریقوں میں اضافہ ۴۷ فیصد، ورزش اور جسمانی حرکت سے محرومی ۴۴ فیصد، اعصابی ضعف اور کسل مندی ۴۶ فیصد۔

(بحوالہ الآثار الاجتماعیہ والنفسیہ تلفزیون العربی، عبدالرحمان عیسوی)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار اور خبر

جن صفحات پر خبریں ترتیب دے کر عوام پہنچائی جائیں ان کے مطبوعہ اوراق کے مجموعے کا نام اخبار ہے۔اخبار کی جمع اخبارات ہے۔دورِ حاضر میں اخبارات کو اہم ضروریات زندگی میں شمار کیا جاتا ہے۔روزانہ صبح سویرے اکثر لوگ آنکھیں کھولتے ہی اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں۔اس کے بعد کوئی دوسرا کام کرتے ہیں۔اخبار بینی ایک عوامی مشغلہ ہے جس کا اہم سبب یہ بھی ہے کہ اخبارات میں ہر شخص کی دل چسپی کا مواد موجود ہوتا ہے۔مثلاً سیاسی خبریں، تجارتی حضرات کے لئے خبریں، مختلف سکولوں، اداروں اور محکموں کی تقریبات کی رپورٹیں، کھیل سے دل چسپی رکھنے والوں کے لئے خبریں، قومی و مذہبی بین الاقوامی جشن کی رپورٹیں، کسی مخصوص شہر، قصبے یا مخصوص صنعت کے بارے خبریں، جرائم کی خبریں، خواتین، بچوں، اساتذہ و طلبہ، مزدوروں اور ادیبوں کے لئے ہفتہ وار ایڈیشن، فلم و اسٹیج، ٹی وی، ریڈیو سے متعلق خبریں، موسمی اطلاعات نیز اکثر اخبارات میں عورتوں کی عریاں تصاویر اور مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے مردوں اور عورتوں کے مختلف پوز بنا کر تصویریں دی جاتی ہیں۔

اصولاً اخبار کو صرف اخبار ہی رہنا چاہیے یعنی اہم سیاسی ملکی و غیر ملکی خبروں کی اشاعت لیکن جب اخبار اپنے مالی مفاد اور عوامی دل چسپیوں کو پیش نظر رکھتا ہے تو وہ ہر شعبہ زندگی سے متعلق اشخاص کی ضرورت کے مضامین، خبریں، اطلاعات و اعلانات اور جائزے شائع کرتا ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اخبار کی ضخامت بڑھتی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ بعض اخبارات اسی اسی صفحات پر بھی مشتمل ہوتے ہیں۔لیکن اس صورت اخبار بین کی جیب پر اضافی بوجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑتا ہے اور اسے خواہ مخواہ دوسری تمام خبروں کو خریدنے یا پڑھنے پر بھی وقت ضائع کرنا پڑتا ہے۔اخبارات میں بہت سی نامعقول' غیر شائستہ اور کھلم کھلا عریانی ،عبارت اور تصویر کی صورت دی جاتی ہے جو ہر ایک اخبار خریدنے والے کے ہاتھ میں پہنچ کر ان کے گھروں میں پہنچ جاتی ہے۔یوں وہ اخبار خریدنے والے، گھر میں لے جانے والے اور اس کو زیرِ مطالعہ لانے والے شخص کو بھی فحاشی کی اشاعت وترغیب کے گناہ میں ملوث کر دیتی ہے۔

خبر:

کسی ایسے نئے واقعے کو عوام کی معلومات میں شامل کرنے کا نام ہے جس سے وہ تا حال ناواقف ہوں۔خبر کی بہت سی تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔مثلاً

☆ کسی ہنگامی اور فوری واقعہ کا صحیح اور غیر جانب دارانہ حال بیان کرنا۔

☆ خبر وہ ہے جس میں لوگ دلچسپی رکھتے ہوں۔

☆ ہر وہ واقعہ یا اطلاع خبر ہے جس کو نشر کرنے والے اخبار والے اخبار پر عوام ٹوٹ پڑیں۔

ایک خبر میں خبریت کے اعتبار سے مندرجہ ذیل خصوصیات کا ہونا ضروری ہے:

☆ خبر کا زمانہ قریب ہو۔

☆ عام معمولاتِ زندگی سے ہٹ کر کوئی بڑی تبدیلی رونما ہوئی ہو۔

☆ یہ دیکھنا کہ اس واقعے سے کون سا شعبہ یا کتنے بڑے پیمانے پر لوگ متاثر ہوں گے۔

☆ جو بات ابھی تک کسی کے ہاتھ نہ لگی ہو اس کا شائع کرنا۔

عربی زبان میں نئی بات کے لئے لفظ خبر بھی ہے اور نبأ بھی اور حدیث بھی لیکن اب حدیث کا لفظ صرف رسول اللہ ﷺ کے ارشادو اعمال کے لئے مخصوص ہو چکا ہے۔جب کہ محدثین لفظ ''خبر'' کو بھی حدیث کے مترادف المعنیٰ استعمال کرتے ہیں۔اردو زبان میں خبر سے مراد وہی خبر ہے جس کی تعریف درج بالا سطور میں کی جا چکی ہے،قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ . عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ . الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ . كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾ (النباء: 1 تا 4)

''یہ لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟ کیا بڑی خبر کی نسبت؟ جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے پھر دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے''۔

ان آیات میں النباء العظیم (عظیم خبر) سے مراد وقوعِ قیامت کی خبر ہے جسے قرآن حکیم نے تا قیامت آنے والے ہر انسان کے لئے بیان کیا۔ نیز یہ خبر ابھی واقع نہیں ہوئی بلکہ واقعہ ہونے والی ہے البتہ اس کی پیشگی اطلاع دے دی گئی ہے۔ کفارِ مکہ کا خیال تھا کہ یہ خبر محض دعویٰ یا واہمہ ہے جس کا وقوع محال ہے۔ چنانچہ ربّ کریم نے ان کے اس دعویٰ کو مؤکد کرنے کے لئے فرمایا:

﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾

''ہرگز نہیں یہ جلد ہی وہ جان لیں گے''۔

غور کیجئے جو خصوصیات کسی خبر کا درجہ دیتی ہیں وہ اس میں بدرجہ کمال موجود ہیں۔ مثلاً

☆ اس خبر نے کفارِ مکہ میں ایک ہل چل پیدا کر دی تھی کیونکہ ان کا خیال تھا کہ نہ قیامت آئے گی نہ ہی دوبارہ پھر اٹھ کر اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔

☆ بہت تیزی کے ساتھ وقوعِ قیامت کا وقت قریب آ رہا ہے، نیز جس کی موت آ گئی سمجھے اس کی قیامت آ گئی۔

☆ قیامت کے وقوع تک ہر انسان کے لئے یہ خبر ہمیشہ تازہ ہے۔

☆ اس خبر کے مطابق جب قیامت واقع ہوگی تو تمام معاملاتِ زندگی درہم برہم ہو جائیں گے۔ ایسی بڑی تبدیلی واقع ہوگی کہ کائنات کی ہر چیز فنا ہو جائے گی اور پھر ایک نئی دنیا پیدا ہوگی جو موجودہ دنیا سے قطعی مختلف ہوگی۔

☆ یہ اتنا عظیم حادثہ ہوگا کہ اس سے ہر چیز متاثر ہوگی سوائے ربِّ ذوالجلال والاکرام کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ یہ ایک خبر تو ہے لیکن کب ہوگی؟ یہ ایک ایسا راز ہے جس کے بارے خبر دینے والے رسول ﷺ کو بھی یہ علم نہیں کہ یہ کب واقع ہوگی۔

قرآن حکیم نے گزشتہ ادوار اور اقوام کی بھی خبریں دی ہیں اور آئندہ کی بھی اور اس وقت کے دور کی بھی جب قرآن حکیم کا نزول ہو رہا تھا۔ قرآن حکیم کے اندازِ خبر رسانی پر جب غور کرتے ہیں تو یہ بات پوری طرح واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی خبر دی ہے وہ خبر جس زمانے سے بھی متعلق ہے اس میں انسان کی تعلیم وتزکیہ اور فلاحِ آخرت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جن خبروں سے یہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے تھے ان کی تفصیلات کو حذف کر دیا ہے۔ مثلاً

☆ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر ہبوطِ ارض تک کے تمام اہم واقعات کی خبر دی لیکن یہ نشان دہی نہیں کی کہ وہ کون سا درخت تھا جس کے قریب جانے سے آپ کو روک دیا گیا تھا۔

☆ اصحابِ کہف کے واقعے کی ضروری تفصیلات بیان کیں لیکن ان کے شہر اور ان کی تعداد یا جس غار میں جا کر وہ سوئے تھے ان کا ذکر حذف کر دیا کیونکہ انسانی تعلیم وتزکیہ اور فلاحِ آخرت کے لئے ان کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

قرآنِ کریم میں بعض اہم خبروں کو خبردار کرنے کے لئے چونکا دینے والے الفاظ سے شروع کیا گیا تا کہ پڑھنے یا سننے والا پہلے لفظ پر ہی اپنے حواسِ خمسہ آنے والی بات پر مرکوز کر دے۔ مثلاً

﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى. اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى. اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى. فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى. وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى﴾ (النازعات: 15 تا 19)

”اے نبی کیا آپ کے پاس موسیٰ کا قصہ پہنچا جب ان کے رب نے انہیں طور کی پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادی طویٰ میں پکارا کہ اے موسیٰ فرعون کی طرف جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے' اور اس سے کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے گا میں تجھے تیرے رب کا رستہ بتاؤں تا کہ تو ڈر جائے''۔

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (القمر: 1)

''قیامت قریب آ پہنچی ہے اور چاند شق ہو گیا''۔

﴿وَ الْعَصْرِ. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ. اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ .وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (سورۃ العصر)

''قسم ہے زمانے کی' انسان خسارے میں ہے' مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تلقین کرتے رہے اور صبر کی تاکید کرتے رہے''۔

رسول اللہ ﷺ کے کلام میں بھی اس انداز کے بہت سے نمونے ملتے ہیں۔ مثلاً ایک روز ''ناک خاک آلود ہو' پھر خاک آلود ہو' پھر خاک آلود ہو اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے ماں باپ کو پایا' ان میں سے ایک یا دونوں کو اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا''۔

قرآن حکیم کے اندازِ بیان کی ایک خوبی یہ ہے کہ کہیں خبر کا صرف اختصار یا اشارہ ہے اور کسی دوسری جگہ پر خاصی تفصیل لیکن کمال یہ کہ اختصار یا تفصیل میں بھی مقصدیت ہی غالب ہے۔ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ کہیں بہت مختصر ہے اور بعض جگہ پر خاصا طویل۔

قرآن حکیم اور حدیث سے نبا (خبر) کے بارے میں چند مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر اور اخبار کا مقصد عوام تک ان کی ضرورت' ان کے تزکیے اور ان کی فلاحِ معاد پر مشتمل مواد پہنچانا ہے۔ اور ایک مسلمان اخبار نویس کے لئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس کے اخبار میں کوئی ناشائستہ لٹریچر' فحش' لایعنی خبر' اشتہار' کالم یا منظر شائع نہ ہونے پائے۔

آغازِ اسلام کے وقت بذریعہ وحی رسول اللہ ﷺ پر جو حکم نازل ہوتا تھا' اسے صحابہ کرام فوراً تمام مسلمان بھائیوں تک پہنچا دیتے تھے۔ کیونکہ دین کے احکام کے مطابق چلنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان کا مقصدِ زندگی ہے اور اس کے لئے وہ تازہ آسمانی خبروں کے مشتاق بھی رہتے تھے اور ان سے پوری آگاہی بھی حاصل کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب صحابہ کرام کو کسی حکم کی سمجھ نہ آتی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کا حقیقی مدعا و مفہوم سمجھ لیا کرتے۔ چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْآ اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَ ھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ﴾ (الانعام:83)

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے مخلوط نہیں کیا ان کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں''۔

تو صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے ظلم نہ کیا ہو۔ آپ ﷺ نے انہیں بتایا کہ یہاں ظلم شرک کے معنوں میں ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب تفسیر۔ کتاب الانبیاء، کتاب الایمان، باب ظلم دون ظلم)

غرض اسلامی صحافت کا سب سے پہلا اصول عوام کو ربِّ کریم اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات سے آگاہ رکھنا ہے۔ اسلامی صحافت کا دوسرا اصول یہ ہے کہ عوام تک جو خبر پہنچائی جائے وہ سچی ہو کیونکہ جھوٹ' فریب اور غلط خبر کو پھیلانا گناہِ کبیرہ ہے۔ لہٰذا خبر رساں ایجنسی' رپورٹر یا ادارے کے بارے یہ تحقیق کر لینا چاہئے کہ آیا وہ مصدقہ خبریں فراہم کرتے ہیں یا غیر مصدقہ؟ اگر وہ غیر مصدقہ خبریں فراہم کرتے ہیں تو پھر ان کی خبر پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ ربِّ کریم کا فرمان ہے:

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْآ اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ﴾ (الحجرات:6)

''اے مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو' مبادا کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر اپنے کئے پر تم کو نادم ہونا پڑے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلقہ خبر، کالم، فیچر، اشتہار، اطلاع یا اعلان کے مواد، الفاظ، محاورات میں حیا کا لحاظ کیا جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حیا کے بارے میں فرمایا ہے:

"الحیاء شعبة من الایمان"۔ (صحیح بخاری)

"حیا ایمان کا ایک حصہ ہے"۔

نیز فرمایا:

"اذا لم تستحی فاصنع ما شئت"۔ (صحیح بخاری)

"جب تجھ سے حیا ختم ہو جائے تو جی چاہے کر"۔

اسی حیا کے پیش نظر جب کسی خاتون کے کسی کمزور پہلو' منفی روّیے یا اس کی مجرمانہ حرکت کی خبر دی جائے گی تو متعلقہ خاتون کا نام نشر نہیں کیا جائے گا۔ خود اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے مقام پر نام نہیں لیا۔ مثلاً فرمایا:

﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (التحریم:3)

"جب نبی نے اپنی بیوی سے راز کی بات کی تو اس نے دوسری کو بتادی جب اس نے اس کو افشاء کیا اور اللہ نے اس سے نبی کو آگاہ کردیا تو نبی ﷺ نے (ان بیوی کو وہ بات) کچھ تو بتائی اور کچھ نہ بتائی تو جب وہ ان کو جتائی تو پوچھنے لگیں کہ آپ کو یہ کس نے بتایا' انہوں نے کہا کہ مجھے اس نے بتایا ہے جو جاننے والا خبردار ہے"۔

عورت کے خدوخال کا تذکرہ کسی خبر، کالم فیچر، اشتہار، نظم اور مضمون وغیرہ میں نہیں کیا جائے گا۔ اس سے بھی رسول اللہ نے منع کیا ہے۔ ارشاد ہے:

"لاتباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها"۔

(بخاری کتاب النکاح' باب لاتباشر المراۃ لزوجھا' رقم الحدیث:5240)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عورت عورت کے ساتھ اس طرح نہ رہے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی حالت اس طرح بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے''۔

جرائم کی خبریں دیتے ہوئے یہ خیال رکھا جائے گا کہ جب تک عدالت کسی ملزم کو مجرم قرار نہیں دیتی تب تک کسی کو ملزم یا مجرم ثابت کرنے کی خبر یا کوئی ایسا اشارہ نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ قبل از فیصلہِ عدالت کسی بے گناہ شخص کی کردار کشی اور ہتکِ عزت ہے اور جب کردار کشی یا گمان کے مطابق کسی پر الزام عائد کر دیا جاتا ہے اور اس الزام کو لوگوں میں مشہور کر دیا جاتا ہے تو متعلقہ شخص بعد ازاں بے گناہ ثابت ہو بھی جائے تو اس کی معاشرتی حیثیت کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کا ازالہ ناممکن ہے۔ اگر کوئی عدالت کے فیصلے سے قبل کسی کو مجرم یا ملزم ثابت کرنے کی کوشش کرے یا ایسی کوئی بات یا اشارہ کرے تو مسلمان معاشرے کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے یہ تلقین کی ہے کہ وہ اس کا یہ جواب دیں:

﴿ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴾ (النور:12)

''جب تم نے وہ بات سنی تو مومن مردوں اور عورتوں نے اپنے دل میں نیک گمان کیوں نہیں کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ صریح بہتان ہے''۔

جب عدالت آخری فیصلہ سنا دے اور کسی کو بری یا کسی کو مجرم قرار دے دے تو پھر بری ہونے والے کی بریت نمایاں الفاظ میں دینا ایک مسلمان صحافی کا کام ہے تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ فلاں شخص کی عزت بحال ہوگئی ہے اور ایک شخص مجرم ثابت ہو گیا ہے تو اس کے جرم اور اس جرم پر اس کو دی جانے والی سزا دونوں کو نمایاں الفاظ کے ساتھ تذکرہ لکھا جائے گا تاکہ مسلم معاشرے کے لوگ یہ جان جائیں کہ فلاں جرم پر فلاں سزا عائد ہوتی ہے اور دوسرے لوگ اس سزا سے عبرت لیں اور جرم کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ ارشاد ربانی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ. وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النور:2)

''اللہ تعالیٰ کی شریعت میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو''۔

صرف وہ خبر یا خبر کا اتنا حصہ شائع کیا جائے گا جو عوام کی معلومات اور ضروریات کے لیے مفید ہو۔ غیر ضروری تفصیلات حذف کر دی جائیں گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا کہ آدم علیہ السلام کو کس درخت کے قریب جانے سے منع کیا گیا تھا یا یہ کہ اصحابِ کہف کی تعداد کتنی تھی۔ وغیرہ

اخبارات کا کسی کی نجی زندگی، کھانے پہننے میں پسند ناپسند، کسی شخص کی معمولی بیماری، کسی کے ہاں ولادت یا کسی کی شادی اور اس میں شمولیت کرنے والی شخصیات، ٹی وی، ریڈیو پروگرام وغیرہ غیر ضروری ہیں۔ عوام کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

دورِ حاضر میں اخبارات بہت سی لایعنی خبریں اور اعلانات شائع کرتے ہیں۔ رسمِ چہلم، عرس وغیرہ غیر اسلامی رسمیں ہیں لہذا ان کی خبر یا اعلان شائع کرنا ہی درست نہیں۔ اگر ضروری ہی ہو تو اطلاعات و اعلانات کے لیے ہر اخبار کو ایک الگ اخبار شائع کرنا چاہیے جس میں صرف اشتہارات، اعلانات وغیرہ ہوں اس طرح دلچسپی رکھنے والے لوگ ہی اس کو خریدیں گے اور عام قاری پر اس کا اضافی بوجھ نہیں پڑے گا۔

☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار کی ترتیب وتزئین (میک اپ)

ترتیب وتزئین اپنی ہو یا گھر کی؛ لباس کی ہو یا اشیاء کی انسان کو اچھی لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی کائنات کی ہر چیز میں ترتیب' توازن اور حسن کا امتزاج پیدا کیا ہے۔ اس ترتیب وتزئین اور توازن میں حسن اور معنوی تسکین حصولِ منفعت اور مصالحِ انسانی کو اوّلین دخل حاصل ہے۔ ربِّ کریم نے آسمان کے بارے فرمایا:

﴿ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾ (حم سجدہ: 9 تا 12)

''اور آسمان دنیا کو ہم نے چراغوں سے آراستہ کیا اور اسے خوب محفوظ کر دیا' یہ سب کچھ ایک زبردست علیم ہستی کا منصوبہ ہے''۔

گویا پہلی نظر میں ستاروں میں صرف زیب وزینت ہی نظر آتی ہے لیکن مشاہدہ کرنے والے اس زیب وزینت کے ساتھ ساتھ جب ستاروں کی ترتیب وتوازن پر غور کرتے ہیں تو دنگ رہ جاتے ہیں اور جب انسان کی نظر اس سے بھی آگے ان ستاروں سے حاصل ہونے والی منفعت کا احاطہ کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے مزید حیرت کے در کھلتے جاتے ہیں۔

پھول کی پنکھڑی ہو یا درخت کے پتے اور شاخیں' انسانی اعضائے بدن ہوں یا حیوانی نظامِ حیات' وسیع وعریض صحراؤں کے ذرے ہوں یا عمیق وبے کنار سمندر، پوری کائنات میں ترتیب' تزئین اور منفعت کا بے مثال امتزاج نظر آتا ہے۔ سچ بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

﴿ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُورٍ. ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ﴾ (الملک: 1-2)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی"۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی جبلت میں بھی خوبصورت بننے اور خوبصورتی چاہنے کی خواہش رکھی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرة من کبر' فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبه حسنا ونعله حسنة قال ان اللّٰه جمیل ویحب الجمال' الکبر بطر الحق وغمط الناس"۔

(صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب تحریم الکبر وبیانه' رقم الحدیث:173)

"جس دل میں رتی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا' ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا عمدہ۔ ہو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر تو حق کو ناحق کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے"۔

گویا انسان کا اپنے امور میں تزئین اور ترتیب کو پیشِ نظر رکھنا انسان کی مطلوب عادات میں سے ہے بلکہ یہ صفت اسے حیوانوں سے ممیز کرنے والی صفات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لباس کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ﴾ (الاعراف:26)

"اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت بھی ہے اور لباس تو تقویٰ ہی کا بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید لوگ نصیحت حاصل کریں"۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی حقیقی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے ساتھ آرائش کا خیال رکھے تو یہ درست اور اس کا حق ہے۔ کتاب رسالے یا اخبار کی ترتیب و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تزئین بھی قارئین پر اچھا اثر ڈالنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔آج سے چند سال قبل تک اس کام کے لئے کاپی جوڑنے کی اصطلاح رائج تھی لیکن مغربی تہذیب کے تسلط کی وجہ سے اب صحافت میں یہ اصطلاح ''میک اپ'' کے نام رائج ہے اور جو شخص یہ کام انجام دیتا ہے اسے آرٹ ایڈیٹر کہتے ہیں۔کسی چیز کی ترتیب وتزئین میں جو شخص یہ کام سرانجام دے رہا ہوتا ہے اس کا ذاتی رجحان، اس کی ملکی ثقافت اور اس کا دین ومذہب اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اسلام فطری طور پر سادہ اور آسان اور فطرت سے ہم آہنگ دین ہے' وہ ہر معاملے میں حلال وحرام کی چند حدود متعین کرکے باقی معاملات انسان کے اپنے اختیار اور پسند وناپسند پر چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ آزادانہ اپنا کام کرسکے۔

اخبارات کی ترتیب وتزئین کا اگر اسلامی حوالے سے جائزہ لیا جائے تو مندرجہ ذیل راہنما اصول مرتب ہوتے ہیں:

1۔خبروں کی تلاش میں آسانی:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"یسرا ولا تعسرا"۔

''آسانی پیدا کرنا اور تکلیف میں نہ ڈالنا''۔

یہ اصول زندگی کے ہر معاملے میں لاگو ہوتا ہے۔اس لئے کسی بھی اخبار کی کاپی جوڑنے والے یا آرٹ ایڈیٹر پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اس فرمانِ نبوی ﷺ کی روشنی میں خبروں کی سرخیاں جمانے' اخبار میں ان کی جگہ متعین کرنے اور خبر کے بقیہ حصہ کی جگہ مقرر کرنے میں قارئین کی آسانی کو ملحوظ رکھے۔نیز قاری اپنی مطلوبہ خبر تک پہنچنے میں کسی دقت میں مبتلا نہ ہو۔مثلاً

☆ ملکی یا غیر ملکی اہم خبروں کی سرخیاں جماتے ہوئے اختصار سے کام لے اور عام فہم الفاظ استعمال کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کسی ایک موضوع سے متعلق خبروں کی ایک ہی مناسب جگہ اخبار میں مقرر کر لے اور ہمیشہ اسی حصے پر اس موضوع سے متعلق خبریں دے جیسے تجارتی خبریں' کسی خاص شہر کی خبریں' کھیلوں کی خبریں' خواتین سے متعلق خبریں وغیرہ۔

☆ بعض اہم خبروں کے لئے چوکھٹے (Box) لگا لے۔

☆ کسی خبر کا اگر بقیہ حصہ دوسری جگہ ہے تو وہ جگہ اخبار کے اسی صفحے سے ملحق کسی صفحے پر ہونا چاہئے جس صفحے پر خبر کا ابتدائیہ اور سرخی دی گئی ہے تاکہ قاری اس اخبار کے صفحے کو پلٹ کر اس کا بقیہ پڑھ لے اور اسے اخبار کا کوئی دوسرا حصہ بقیہ کے لئے نہ اٹھانا پڑے۔

2۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یسرا ولا تعسرا وبشِّرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا"۔

(صحیح مسلم' کتاب الجہاد والسیر' باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ووصیتہ ایاھم باداب الخروج' رقم الحدیث:2016)

"آسانی کرنا دشواری اور سختی میں نہ ڈالنا اور خوش کرنا نفرت مت دلانا' اتفاق سے کام کرنا' پھوٹ مت ڈلوانا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں آرٹ ایڈیٹر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اخبار کی ترتیب وتزئین میں قاری کی دل چسپی (اسلام کی حدود میں) اور آسانی کو مدِ نظر رکھے۔ نیز جرائم کی خبروں' مایوس کرنے والی' معاشرے میں انتشار پھیلانے والی' بے راہروی کو فروغ دینے والی خبروں کو شائع کرنے سے گریز کرے اور اگر شائع کرنا ضروری ہو تو پھر ان کی ایسی جگہ منتخب کرے جہاں قاری کی نظر فوراً نہ پڑے بلکہ فوری نظر میں آنے والی خبریں باہم اخوت' دل بستگی' اتحاد واتفاق اور امن وامان کی صورتِ حال کو ظاہر کرنے والی ہوں۔ آرٹ ایڈیٹر کے لئے بشروا پر عمل کا یہی طریقہ ہے۔

البتہ اگر اربابِ حکومت عاقبت نااندیش' غیر ذمہ دار اور بدخواہ لوگ ہوں تو ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیانات کو اسی طرح ہی رہنا چاہئے' چاہے اس سے مایوسی' انتشار اور کم ہمتی پیدا ہونے کے امکانات ہی کیوں نہ ہوں۔ البتہ اربابِ حکومت میں سے جو لوگ سنجیدہ' ذمہ دار' عاقبت اندیش اور ملک وملت کے بہی خواہ ہیں ان کے بیانات میں بشارت' اور دل بستگی کا خیال رکھا جائے گا۔

3۔ دائیں طرف کی فوقیت:

رسول اللہ ﷺ ہر کام میں دائیں پہلو کو فوقیت دیا کرتے تھے۔ خصوصاً آپ کی اس عادت مبارکہ کا ذکر ان احادیث میں آیا ہے جن میں زینت اختیار کرنے کا عمل پایا جاتا ہے' مثلاً کنگھی کرتے وقت دائیں طرف سے کرنا...... وضو کرتے وقت اور غسل کرتے ہوئے دائیں طرف کو اولیت دینا...... کھانا کھلاتے یا پلاتے وقت اگر لوگ زیادہ ہوں تو دائیں طرف سے آغاز کرنا...... جوتا کپڑا پہنتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا وغیرہ۔

ایک مسلمان آرٹ ایڈیٹر یا کاپی پیسٹر کو بھی سنت کے اس اہم پہلو کو بحیثیت مسلمان مدِ نظر رکھنا چاہئے۔ ایک مسلمان ہمیشہ اخبارات کے دائیں کونے کو نقطۂ ماسکہ بنائے گا اور سرخیاں یا خبریں جماتے ہوئے دائیں سے بائیں طرف سفر کرنے گا۔

4۔ سنجیدگی، وقار اور شائستگی:

ایک مسلمان آرٹ ایڈیٹر یا میک اپ کرنے والے کی اہم صفت یہ بھی ہونا چاہئے کہ جس طرح ربّ کریم کو اس کے اپنے کردار میں وقار اور شائستگی پسند ہے اس کے ہاتھوں سے جو ہنر یا تخلیق وجود میں آئے اس میں بھی اس کے اس کردار کی جھلک موجود ہو۔ بھونڈا پن یا چھچھوراپن' کسی کی تضحیک' بے حرمتی' گڈمڈ عبارات ایک مسلمان کے طریقِ ترتیب وتدوین میں ہرگز نہ ہونا چاہئیں۔

5۔ تصاویر کا مسئلہ:

خوبصورتی اور ترتیب میں دورِ حاضر میں تصاویر کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ خصوصاً صحافت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تصویر کو اس کا سب سے اہم حصہ گردانا جا چکا ہے۔ ہر اخبار رنگین ایڈیشن اور تصاویر دینے میں پیش پیش ہے۔ عوام بھی تصاویر کے اسیر ہو چکے ہیں لیکن اس سلسلے میں اسلام کچھ پابندیاں عائد کرتا ہے۔

☆ تصویر بے جان چیز کی ہو جاندار کی تصویر بنانا یا اس کی تشہیر کرنا ممنوع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اشد الناس عذاب عند الله يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله "۔

(صحیح مسلم' کتاب اللباس' باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان' رقم الحدیث :824)

"قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مانند تخلیق کی کوشش کریں گے"۔

نیز فرمایا:

"لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة"۔

(صحیح مسلم' کتاب اللباس والزینۃ' باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان' رقم الحدیث :811)

"جہاں کتا یا تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

لہٰذا تباہ کن انجام اور دردناک عذاب سے بچنے کے لئے اخبارات و رسائل کے مدیران کے لئے ضروری ہے کہ وہ جاندار تصاویر کو ہرگز شائع نہ کریں۔ البتہ وہ دیگر چیزوں کی تصاویر شائع کر سکتے ہیں۔ مثلاً کسی شہر' مسجد' مقام یا کائنات کے دیگر مظاہر کی تصاویر۔ اگر کوئی اشتہاری مجرم ہو اور اس کا چہرہ برائے شناخت دینا ضروری ہو جائے تو یہ ایک اضطراری اور استثنائی صورت ہے' تب تصویر دی جا سکتی ہے۔

کارٹون میں بھی ایک مسلمان یہ پیشِ نظر رکھے گا کہ جاندار کا چہرہ اس میں نہ بنایا جائے البتہ کسی دوسری بے جان چیز کی تصویر' خاکے' رنگ اور جملے سے اپنا مافی الضمیر بیان کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ خواتین کی تصاویر شائع کرنا گناہ نہیں' بلکہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔لہٰذا اس سے اجتناب بھی اولیٰ ہے۔

اسلام میں نقل اتارنے اور تمسخر کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔فرمان ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الحجرات:11)

”اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں' اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو' ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں“۔

لہٰذا کارٹون میں جہاں جاندار کی تصویر دینا ممنوع ہے وہاں کسی کی شبیہ کی نقل بطور تمسخر اڑانے کے دینا بھی درست نہیں۔

6۔رنگ' چوکھٹے اور دیگر اشارات:

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنی کائنات کی مختلف رنگوں سے تزئین کی ہے' ایک ہی جنس کی اشیاء میں بھی بظاہر رنگ کہنے میں ایک ہی ہو اس کی جھلک دوسرے سے مختلف نظر آتی ہے۔آپ کسی باغ میں یا جنگل میں چلے جائیں جہاں مختلف درخت ہوں' بظاہر اکثر درختوں کے پتے سبز ہوں گے لیکن شیشم کے پتوں کی سبزی' کیکر کے پتوں کی سبزی سے مختلف ہوگی۔بیری کے پتوں کی سبزی شہتوت کے پتوں سے الگ نظر آئے گی۔غرض ہر درخت کے پتوں کی سبزی دوسرے درخت کے پتوں کی سبزی سے الگ ہوگی۔گویا ربّ کریم نے ایک ہی جنس میں حسن،انفرادیت اور جاذبیت الگ الگ رکھی ہے،اس پر انسانی عقل پکار اٹھتی ہے۔

﴿فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ﴾ (المومنون:14)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس اللہ تو سب سے بہتر بنانے والا ہے''۔

اگر اخبار کا صفحہ رنگین ہے تو اس میں رنگوں کا استعمال ایسے سلیقے اور ترتیب کے ساتھ ہونا چاہئے کہ اخبار دل کش اور خوب صورت لگے۔ نیز اس کی سرخیاں اور الفاظ رنگوں میں اس طرح دی جائیں کہ جس جملے یا لفظ پر آپ زور دینا چاہتے ہیں وہ ایسے رنگ میں یا ایسی جگہ پر یا ایسے رسم الخط میں ہو کہ قاری کی نظر خود بخود اس پر جا کر ٹک جائے اور اس کو اسے پڑھنے اور سمجھنے میں کوئی مشکل نہ ہو۔

7۔ فتح مکہ پر عائذ بن عبداللہ ابوسفیان کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ابوسفیان ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ کسی نے کہا "ھذا ابو سفیان وھذا عائذ بن عبد الله" یہ ابوسفیان ہیں اور یہ عائذ بن عبداللہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یوں کہو "ھذا عائذ بن عبد الله وھذا ابو سفیان 'الاسلام يعلوا ولا يعلى" یہ عائذ بن عبداللہ ہیں اور یہ ابوسفیان ہیں اسلام سربلند ہے اس پر کسی کو فوقیت نہیں ہے۔

(دارقطنی 395' سنن کبریٰ بیہقی 205/6' البانی نے اسے حسن کہا ہے' غیر مسلموں سے تعلقات وفاداری بیزاری' ص 61)

اس حدیث کی روشنی میں ایک مسلمان اپنے اخبار کی سرخیاں جماتے اور ان کے جملے ترتیب دیتے ہوئے بھی اسلام کی فوقیت کو ملحوظ رکھے گا۔ نیز اسلام کی سربلندی' اس کے نفاذ اور اس میں کوشش کرنے والے علماء اور مجاہدین کے حوالے سے خبروں کو اہم جگہ دی جائے گی۔

8۔ اہمیت: بعض خبریں اپنے اندر اہمیت رکھتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی اہم بات کو تین بار دہراتے تھے۔ لہٰذا اہم خبر کو اہم جگہ پر دیا جانا چاہئے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ اخباری صحافت اور دینی مسائل

قلم اور تحریر کی تاثیر اللہ رب العالمین نے کلام پاک میں اپنی اہمیت وعظمت پر حرف صاد ثبت کروا چکی ہے۔ یوں تو ہر دور میں ہی تحریر نے تاریخ کا دھارا موڑنے میں بارہا اپنا کردار ادا کیا لیکن مطبع (پریس) کی ایجاد کے بعد اس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ مطبع (پریس) کی ایجاد سے ہی قدیم قلمی خبر ناموں کی ترقی یافتہ صورت موجودہ اخباری صحافت کی شکل وجود میں آئی۔ تحریر کی مسلمہ تاثیر کے پس منظر میں اخبارات قوموں کے اخلاق و کردار کی تعمیر کے سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں مگر افسوس...... آج کی اخباری صحافت کا جائزہ لیں تو ان سے بڑھ کر تخریبِ ذہن وفکر میں ملوث اور کوئی نظر نہیں آتا۔

اشاعت میں اضافہ کے لیے:

اخبار نویسوں کی اکثریت اپنے اخباروں کی اشاعت میں اضافے کے لیے تہذیب اور اخلاق کے معیار سے گرے ہوئے ہتھکنڈے اختیار کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی۔ اخبار ایک ایسا ذریعہ ابلاغ ہے جو ہر تعلیم یافتہ گھرانے میں پہنچ کر گھر کے ہر فرد پر بلا امتیاز مرد وزن اپنے اثرات مرتب کرتا ہے۔

انسانی فطرت تغیر اور کسی بھی قسم کی ہلچل کو پسند کرتی ہے۔ اخبار نویس عوام کی اس کمزوری کو سمجھتے ہوئے مختلف اقسام کی سنسنی خیز خبریں دینے کے ساتھ ساتھ نت نئے مسائل پر بحث کا سلسلہ بھی جاری رکھتے ہیں۔ ان کے اس شوق یا ضرورت کا شکار دیگر موضوعات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دینی موضوعات بھی ہوتے ہیں۔ اپنی اشاعت میں اضافے یا مقبول عام صحافت کو فروغ دینے کے لیے اخبار نویسوں کا دیگر موضوعات کو زد میں لینا تو اپنی جگہ درست...... لیکن اس حوالے سے جس قدر رنا انصافی کا شکار ہمیں دین اسلام نظر آتا ہے اس کی مثال پیش کرنا مشکل ہے۔

1۔ اسلامی قوانین کی توہین:

ہر ملک کے قوانین کے مطابق صحافی حضرات پر عدلیہ اور ملکی شخصیتوں کے احترام پر مبنی کچھ ایسے اصولوں کی پابندی کا فریضہ عائد ہوتا ہے جن کی خلاف ورزی کرنے سے وہ ہتکِ عزت یا توہین عدالت کے مجرم قرار پاتے ہیں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اخبارات مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود قدم قدم پر اسلامی قوانین کی توہین کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ملکی اہم شخصیات کے متعلق غلط خبروں کی اشاعت تو صحافیوں کے لیے عدالت کی سرزنش کا سبب بن سکتی ہیں مگر کائنات کے مالک وخالق، اللہ احکم الحاکمین اور دین ودنیا کی مرکزی شخصیت نبی اکرم ﷺ کے قانون کو غلط شکل میں پیش کرنا چنداں قابلِ اعتراض نہیں سمجھا جاتا بلکہ اپنے لبرل ہونے کے ثبوت میں اسلام سے متعلق ہر قسم کی آراء شائع کرنے کے ساتھ ساتھ بانگِ دہل اخبارات کی پیشانیوں پر تحریر ''سچ کو جھوٹ کے پردے میں مت چھپاؤ'' جیسے مفہوم کی آیات کی صورت میں اپنے اسلام کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔

دنیا کے ہر علم وفن کا مسلّمہ اصول ہے کہ اس کے متعلق ہمیشہ اس علم میں متخصص (اسپیشلسٹ) کی آراء ہی لی اور تسلیم کی جاتی ہیں (یاد رہے کہ کسی علم میں مختص بننا بھی ہر آدمی کے بائیں ہاتھ کا کھیل نہیں ہوتا بلکہ اس مقصد کے حصول کے لیے پہلے کئی سال اس علم کی تحقیق وتحصیل میں صرف کرنا پڑتے ہیں)۔

آج تک کبھی یہ تو دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایک شخص کو تکلیف تو دانت میں ہو مگر وہ ماہرِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امراضِ دنداں کے بجائے ماہرِ امراضِ چشم سے رجوع کرے۔ اسی طرح ایک شخص کو ضرورت تو قانونی نوعیت کے مشورے کی ہو مگر وہ وکیل کی بجائے کسی انجینئر سے رابطہ کرے مگر افسوس کہ آج ہماری اکثریت نہ صرف دین کی بنیادی معلومات سے بھی ناواقف لوگوں کی دین کے متعلق دی گئی رائے کو اہمیت دینے لگی ہے بلکہ خود بھی دینی مسائل میں ایک ماہرِ دین بن کر رائے دینے سے نہیں جھجکتی۔

اپنے گھروں، محفلوں اور محلوں تک بھی یہ بات یقیناً خطرناک تھی ہی مگر افسوس تو یہ ہے کہ اخباری صحافت نے اس روش کو انتہائی خطرناک حد تک عام کر دیا ہے۔

آٹھ دس سال قبل ایک جج کے فیصلے پر طلاق کے متعلق چلنے والی بحث یقیناً علماءِ دین اور ماہرینِ قوانین اسلامی کا مسئلہ تھا۔ ہمارے اخبارات نے اس کو شہ سرخیوں کے ساتھ اس قدر اچھالا کہ دوکانوں، فٹ پاتھوں اور گلی کوچوں میں قرآن مجید اور احادیث سے عملی زندگی میں بالکل بے گانہ لوگ بھی اس پر بزعمِ خود ماہرانہ قیاس آرائیاں کرتے نظر آئے۔ پھر جتنے منہ اتنی باتیں۔ کہیں جج کو لتاڑا گیا تو کہیں مخالف مسلک کے علماء کو۔

2۔ اسلامی احکامات کی خودساختہ تشریح:

المیہ یہ ہے کہ اس غیر منصفانہ روش کی لپیٹ میں آ کر اسلامی قوانین سے لاعلمی کے سبب بعض اوقات اسلامی قوانین سے بالکل متضاد آراء ایسی قطعیت کے ساتھ اسلامی احکامات کے لباس میں پیش کی جاتی ہیں کہ توبہ ہی بھلی! اخبارات پر نظر دوڑائیں تو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد اسلامی نظامِ حیات کے متعلق ایسی ایسی گوہر افشانیاں کرتے نظر آئیں گے کہ حقیقت اپنا سر پیٹتی رہ جائے۔ آیئے آگے بڑھنے سے قبل ذرا پچھلے چند سالوں کے اخبارات میں شائع شدہ ایسے بے شمار بیانات میں سے چند چیدہ چیدہ بیانات ملاحظہ کرتے چلیں۔

(i) ملازم کی تضحیک:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برطانوی لیبر پارٹی کی رکن اور لندن بروم آف والتھم فارسٹ کی پہلی پاکستانی خاتون ڈپٹی میئر روزنامہ جنگ سے خصوصی ملاقات کے دوران فرماتی ہیں:

''پاکستان میں عورت ملا، شوہر، ساس اور سسر کے ظلم کا شکار ہے۔ خواتین کو ایک سازش کے تحت پسماندہ رکھا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں ان خواتین کی قابلیت اور ذہانت گھر کی چار دیواری کے اندر قید رہنے سے ختم ہو جاتی ہے......... پاکستان میں خواتین کو ''لو میرج'' کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ کیونکہ اسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ حدود آرڈی ننس پاکستانی خواتین کو پسماندہ رکھنے کے لیے ''ملا'' کی ایک گہری سازش ہے......'' اسی تسلسل میں طویل بیان کے بعد فرماتی ہیں کہ ''میں پہلی پاکستانی اور مسلمان خاتون ہوں جو برطانوی لیبر پارٹی کی رکن کے علاوہ کونسلر اور ڈپٹی میئر کے عہدہ پر فائز ہے''۔

(روزنامہ جنگ ۱۶ فروری ۱۹۹۲ء)

کیا ہم محترمہ سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہ ہوں گے کہ اگر ان کی بجائے ایک غیر سیاسی تربیت یافتہ پاکستانی خاتون کو کونسلر اور ڈپٹی میئر کے عہدہ پر فائز کر دیا جائے تو کیا وہ بھی آپ کی طرح اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے نبھا سکے گی۔ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہو گا۔ پھر آخر دینی قوانین کے ماخذ اولین قرآن وحدیث سے ناواقفیت کے باوجود اسلامی نظامِ ازدواج، اسلامی نظامِ معاشرت اور اسلامی قوانینِ جرم و سزا کو غلط شکل میں پیش کرتے ہوئے حتمی فیصلہ دینا کہاں تک درست کہلائے گا۔

ایک اور محترمہ جنھوں نے اپنی آنکھیں مغربی تہذیب کی گود میں کھولیں اور تمام تر تعلیمی مدارج آکسفورڈ اور ہارورڈ میں طے کیے، فرانس کے دورے کے دوران فرانسیسی سکولوں میں مسلمان لڑکیوں کی جانب سے سر پر اسکارف اوڑھنے کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے ایک ایسی حدیث کا حوالہ دیتی ہیں جس سے اپنی زندگی کے پچاس پچاس سال علمِ حدیث کی تحصیل و تحقیق میں گزارنے والے بھی محرومِ دریافت رہے۔ فرماتی ہیں کہ ''بہترین پردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھ میں حیا کا پردہ ہے"۔ (نوائے وقت)

(ii) جمہوریت:

ملک کے ایک نامور صحافی نظامِ سیاست کے متعلق فرماتے ہیں:

"وہ اسلام جس میں جمہوریت شامل ہے۔ ہم اس اسلام کے پیروکار ہیں۔ ملا کے اسلام میں کوئی جمہوریت نہیں"۔ (روزنامہ نوائے وقت۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء)

ملک کے ایک نامور صنعت کار ایک کثیر الاشاعت قومی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اسلام کی آئیڈیالوجی کا مغرب نے لین دین کے بارے میں کوئی تضاد نہیں۔ ایران کی مثال دیکھیں وہ بھی بالآخر دوسری دنیا سے آہستہ آہستہ کھل رہے ہیں۔ قائداعظم نے جس متوازن نظریے کی بات کی تھی وہی درست تھا۔ ترکی کی مثال لے لیں وہاں ترک اسکرٹ بھی پہنتے ہیں اور ترقی بھی حاصل کر رہے ہیں۔ کیا وہ مسلمان نہیں! جمہوریت وہ واحد نظام ہے جس سے ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں"۔ (روزنامہ جنگ۔ ۲۲ مئی ۱۹۹۲)

(iii) مصوری:

ایک اور صاحب جو سیاست اور صحافت کے میدانوں کے شہسوار ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کے نامور مصور بھی ہیں۔ اسلامی نظریہ موسیقی اور مصوری پر یوں اظہار خیال کرتے ہیں۔

"مصور دراصل انسانوں کو دیکھنا سکھاتے ہیں۔ ویسے ہی جیسے موسیقی کان رکھنے والوں کو سننا سکھاتی ہے۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ وہ لوگ جنت میں کیا کریں گے جنہوں نے دیکھنا اور سننا ہی نہیں سیکھا۔ موسیقی اور مصوری جیسی نعمتوں سے محروم رہنے والوں پر شاید جنت حرام قرار دی جائے گی۔ الٹا کچھ لوگ مصوری اور موسیقی کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں خود اپنا ایک نام "المصور" بتلاتا ہے اور انسانوں کو تلقین کرتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے رنگ میں رچ جاؤ۔ وہ مصوری کو کیسے حرام قرار دے سکتا ہے اور پھر الہامی کتابوں میں سے زبور پوری کی پوری گیتوں پر مشتمل تھی جو اللہ کے برگزیدہ نبی داؤد نے گائے تھے۔ میرا پیغام یہی ہے کہ اگر اللہ نے آنکھیں دی ہیں تو مصوری کو دیکھنے کا ذوق بھی ہونا چاہیے اور میری مصوری اس ذوق کو عام کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور انہی معنوں میں اپنے آپ کو دین اور خدا کا خدمتگار سمجھتا ہوں۔'' (روزنامہ جنگ، جمعہ میگزین۔۳ جنوری ۱۹۹۲ء)

یوں تو اس طویل بیان پر تبصرے کی کافی گنجائش ہوسکتی ہے لیکن ہمارا مقصد ابھی تبصرہ کرنا نہیں صرف یہ دکھانا ہے کہ نعوذ باللہ! دین ہمارے ہاتھوں میں کیسا بازیچۂ اطفال بنا ہوا ہے۔

ایک اور صاحب جو سابق دورِ حکومت میں وزارتِ مملکت برائے بہبودِ خواتین کے عہدے پر فائز تھے۔ پردے کے متعلق فرماتے ہیں:

''ہم کسی عالم یا ملا کے بتائے ہوئے اسلام پر عمل نہیں کرتے بلکہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔ اسلام میں عورت کو اتنا زیادہ پابند نہیں کیا گیا کہ اناؤنسر کے سر سے دوپٹہ سرکنے سے اسلام خطرے میں پڑ جائے''۔ (روزنامہ جنگ۔۱۳ اپریل ۱۹۹۲ء)

یاد رہے کہ اس بیان کو پڑھ کر اگر حقیقتِ حال سے واقف کسی شخص کے ذہن میں سورت نور اور سورت احزاب کی آیاتِ حجاب گردش کرنے لگیں تو اس میں محترم وزیر صاحب کا کوئی قصور ہے نہ ان پر اعتراض کی گنجائش! وہ تو براہِ راست قرآن وسنت سے مسائل اخذ کرتے ہیں۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

پنجاب کے ایک سابق گورنر صاحب جن کی اسلامی معلومات یا دین سے لگاؤ کے متعلق ہمیں کچھ علم نہیں۔ بزعم خود مفتی بننے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اسلامی قوانین اور آئین کے مطابق عورت وزیر اعظم بن سکتی ہے''۔

(نوائے وقت۔۲۸ مارچ ۱۹۹۱ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(iv) موسیقی:

ملک کے ایک معروف گلوکار فرماتے ہیں:

"بڑے سے بڑا ڈاکو یا قاتل اگر میرے پاس چھ ماہ کے لیے چھوڑ دیا جائے تو وہ بھی برے کام سے تائب ہو جائے گا اور میں یہ سب موسیقی کے ذریعے کروں گا۔ موسیقی کو حرام کہنا بالکل غلط ہے۔ یہ مولویوں کا شوشہ ہے۔ ورنہ اللہ نے حضرت بلال ؓ کو ایسا سر عطا کیا تھا کہ ان کی آواز ستر کوس تک سنی جا سکتی تھی"۔ (روزنامہ خبریں۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۵)

اس بات کو تو جانے دیجیے کہ آخر موسیقی کے ایسے جادوئی اثرات کے باوجود جیلیں، جرائم پیشہ افراد سے کیوں بھری رہتی ہیں۔ یہ دیکھیے کہ عملی زندگی میں دین سے بالکل برگشتہ ایک شخص کتنے وثوق سے کئی مصدقہ احادیث کو جھٹلاتے ہوئے موسیقی کو "اسلام" کی رُو سے جائز قرار دینے کی جسارت کر رہا ہے۔ نزلہ سارا گرتا ہے تو بے چارے مولوی پر۔ اسلام پر براہِ راست حملہ کرنے کی ہمت تو ہوتی نہیں۔ آخر مسلمانوں کی فہرست میں بھی نام شامل رکھنا ہوتا ہے۔ لہٰذا مولوی یا ملا پر غصے کے نام سے اسلامی احکامات کی تکذیب و تضحیک کا مشغلہ خوب سرانجام پاتا ہے۔

(v) سرمایہ کاری:

ملک کے ایک نامور ماہرِ اقتصادیات اور سابق وزیرِ مملکت برائے اقتصادی امور کا بیان ملاحظہ ہو۔

"میں اس چیز سے اتفاق نہیں کرتا کہ اسلامی نظام اور مغربی طرز کی سرمایہ کاری ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ بی بی سی کے ساتھ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ "اسلام کے چند اصول ہیں اور ابھی تک پاکستان میں ربوٰ کی مکمل تشریح نہیں ہوئی جبکہ باہر کے بہت سے ممالک نے طے کر لیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ ربوٰ اور سود الگ الگ چیزیں ہیں"۔

(روزنامہ جنگ۔ ۱۸ جون ۱۹۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں ایک مشہور ترقی پسند شاعر کا بیان ملاحظہ ہو جو انہوں نے محترم مولانا طفیل محمد صاحب کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے دیا، فرماتے ہیں۔

"قاسمی صاحب کے بارے میں انہوں نے جن خیالات اظہار کیا ہے ہم تو اسی کلچر کو مانتے ہیں جس کی تشریح احمد ندیم قاسمی نے کی ہے۔میاں طفیل محمد غالباً کسی آسمانی کلچر کے قائل ہیں۔میاں صاحب ایک دینی شخصیت ہیں، انہیں اپنے موضوع تک محدود رہنا چاہیے"۔(روزنامہ جنگ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۹۲)

محترم میاں طفیل محمد صاحب پر اعتراض کرنے والے دین و دنیا میں تفریق کے قائل اور سیکولرازم کے علمبردار، ان صاحب جیسے دیگر حضرات جو دینی مسائل کے متعلق اکثر اظہارِ خیال کرنا اپنا فریضۂ منصبی سمجھتے ہیں۔کیا ہم ان سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتے کہ دین اور مسائلِ دین آپ کا "موضوع" نہیں لہٰذا براہِ مہربانی آپ اپنے موضوع تک محدود رہتے ہوئے دینی موضوعات کو تختۂ ستم مت بنائیے!

اگر مذکورہ روش پر غور کریں تو کیا یہ صریحاً ناانصافی نظر نہیں آتی کہ دنیا کے باقی تمام مسائل کے برعکس جن میں بولنے کا حق صرف متعلقہ ماہرین ہی کو ہوتا ہے، دینی معاملات میں ہر ایک کا بولنا روا ٹھہرایا جاتا ہے اور اس روش کو غلط قرار دیئے جانے پر علماءِ دین کو ملا کا نام دے کر اسلام پر ٹھیکیداری کا طعنہ دیا جاتا ہے۔

3۔رنگ برنگے مذکرات:

اخباری صحافت دینی مسائل کے متعلق لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا مختلف انداز سے سبب بن رہی ہے۔اخبارات اپنے اداروں کے زیرِ اہتمام مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو بلا کر دیگر موضوعات کی طرح دینی مسائل پر بھی رائے دینے کے لیے مذاکروں کا اہتمام کرتے ہیں۔اصل اسلامی احکامات سے ناواقفیت مدعوئین کے جوابات میں تضاد کا سبب بنتی ہے۔ان افراد کے ساتھ تبرکاً خانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پری کے طور پر مدعو کیے گئے ایک یا دو عالمِ دین کی رائے دیگر مدعوئین سے مکمل طور پر مختلف ہوتی ہے جس کے نتیجے میں آئے دن رنگا رنگ بیانات اور ایک ہی موضوع پر متنوع اور متضاد خیالات پڑھ کر انتشارِ ذہنی کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی احکامات کے بارے میں بھی عوام شکوک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ہماری ذمہ داری:

ہم جب یہ کہتے ہیں کہ اسلام اظہارِ رائے کی آزادی دیتا ہے تو اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی کہ اسلام دینی حوالے سے غلط نقطۂ نظر کو عوام میں صحیح باور کرانے اور ان پر اپنے ہی جیسے اور لوگوں کی مہرِ تصدیق ثبت کروانے کی اجازت دیتا ہے۔

(1) تحصیل علم:

اس کا اصل حل تو یہی ہے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے آپ کو اسلامی تعلیمات اور اسلامی قانون کے ماہر علماءِ دین کے سامنے کلیۃً ''فرماں برداری'' کا رویہ اختیار کرنے پر تیار کر لے۔ اسلام دین کے بنیادی علم کی تحصیل ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیتا ہے۔ لہٰذا اگر ہم میں سے ہر شخص واقعی قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ کا بنیادی علم حاصل کر لے تو انتشارِ ذہنی سے محفوظ رہنے کی بہت بڑی صورت پیدا ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں واضح نصوص تو انسان قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ کے مطالعہ سے خود بھی سمجھ سکے گا۔ رہا ایسے مسائل کا معاملہ جن کا تعلق فقہ، قیاس اور اجتہاد سے ہے تو ان کا معاملہ مکمل طور پر علماء کے سپرد کر دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لاعلمی کی صورت میں تمام تر بھروسہ، اعتماد اور رہنمائی کا حق علماءِ دین ہی کو دیا ہے اگر فرض کیا علماء کے فتوے پر دل مطمئن نہیں تو بھی برسرِ عام اس بحث کو چھیڑنا دوسرے لوگوں کے ذہن کی پراگندگی کا گناہ بھی خود سمیٹنے والی بات ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں صحابہ کا طرزِ عمل ہمارے لیے عمدہ مثال ہے۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مرتدین اور منکرین زکوۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جہاد کا فیصلہ کیا تو اکثر صحابہ اس معاملے میں تذبذب کا شکار تھے۔ لیکن جب خلیفہ اول نے حدیث کی نص پیش کی تو سب نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

(2) علماء سے رجوع:

لوگوں کا ایک اور اعتراض جو سامنے آ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ علماء بھی تو برسرِ عام آراء دیتے ہیں اور ان کی آراء تضادات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ بات درست ہے۔ لیکن دراصل اس غلط فہمی کی وجہ ہمارے ذہنوں میں علماء کے متعلق قائم تصور ہے۔ اس کے مطابق عالم سمجھی گئی اکثریت کی حیثیت علماء کی نہیں طالب علموں کی ہوتی ہے۔ اسلامی احکامات کے بارے میں فتویٰ دینے کا حق صرف وہی شخص استعمال کر سکتا ہے جو تقویٰ کی صفت میں متصف ہونے کے علاوہ تفسیر، حدیث، فقہ، محدثین، تابعین اور علماءِ سلف وخلف کے فتاویٰ پر عبور رکھتا ہو۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ جسٹس کے لیے ملکی وغیر ملکی قوانین اور ملک کی مختلف عدالتوں کے سابقہ فیصلوں اور غیر ملکی فیصلہ مقدمات پر عبور ہونا لازمی ہوتا ہے۔

ظاہر ہے ایسے علماء کی تعداد کم ہوگی۔ طالب علموں پر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ فتویٰ دینے سے اجتناب کریں اور اپنے سے بہتر شخص کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا کریں۔

قرآن وحدیث سے مسائل اخذ کر کے فتویٰ دینے کا مسئلہ تو اتنا نازک ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی ہستیاں بھی اس ذمہ داری سے پہلوتہی اختیار کرنے کی کوشش کرتیں اور ہمیشہ ہر صحابی فتویٰ پوچھنے والے کو خود کچھ بتانے کی بجائے اپنے سے بہتر سمجھ بوجھ رکھنے والے صحابی کی نشان دہی کر دیتا۔ علماءِ سلف کے عہدۂ قضا کو سلاطین کے مجبور کرنے کے باوجود قبول نہ کرنے کی وجوہات میں سے ایک، مفتی کے عہدے پر فائز ہونے کی ذمہ داری کا احساس بھی تھا۔

اخبارات کی ذمہ داری:

(i) صرف علماء کی آراء کی اشاعت:

اس سلسلے میں اخبارات کو چاہیے کہ اسلامی احکامات کے متعلق علماءِ دین کی آراء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ دیگر لوگوں کی آراء کی اشاعت سے اجتناب کریں۔ جب غیر مستند ڈاکٹر یا حکیم کو قانوناً دوائیں فروخت کرنا ممنوع ہوتا ہے تو آخر انسان کی روحانی زندگی کے ضامن دین اسلام کے حوالے سے غیر مستند افراد کے غیر مستند بیانات کی اشاعت کس طرح روا ہوسکتی ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام میں دین و دنیا ساتھ ساتھ چلتے ہیں، پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک مسلمان اخبار اسلامی احکام کے حوالے سے کوئی خبر شائع نہ کرے۔

ان کا یہ اعتراض درست ...... لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس اصول کا اطلاق تو اس صورت میں ہی ہوسکتا ہے۔ جب کہ اخبار کی مکمل پالیسی اسلام سے ہم آہنگ ہو۔ جو اخبار فلمی اشتہارات، فیشن شوبز کی تفصیلی خبریں اور تصاویر شائع کرتا ہو، اس کی پالیسی کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کیسے کہا جاسکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اخبار دینی معاملات کو چھیڑنے کا جرم ہی نہ کرے ورنہ عوام کی گمراہی کا گناہ بھی اپنے سر لیں گے۔ اس اصول کی نشاندہی آج سے کئی سال پہلے ہمدرد' اور'' کامریڈ'' کے مدیر مولانا محمد علی جوہر ''ہمدرد'' کے اولین اداریے میں کر چکے ہیں۔ ''اخبار مذہبی مباحث سے بھی مبرا ہونا چاہیے''۔

(بحوالہ صحافت پاک و ہند میں عبدالسلام خورشید)

(ii) خصوصی دینی ایڈیشن:

علماء کے درمیان دینی موضوعات پر بحث چھڑ جانے کی صورت میں، اخبارات کے لیے اس میں تفصیل روزانہ اشاعتوں میں دینے کی بجائے خصوصی دینی ایڈیشن کی اشاعت کے دن اکٹھا کرنا بہتر ہوں گے یوں علماء کا معاملہ علما میں ہی رہے گا اور عوام اپنی ذہنی سطح سے بلند مضامین پڑھ کر پراگندگی کا شکار ہونے سے بچ سکیں گے۔

اخبارات اور دینی مسائل کے حوالے سے ایک اور چیز جو بہت گراں گزرتی ہے وہ اخبارات کا دینی ایڈیشن کے پچھلے ہی صفحے پر یا اس سے منسلک صفحے پر، بعض اوقات اسی صفحے پر دین اسلام کی عملاً تضحیک کرنے والے مضامین یا تصاویر کی اشاعت ہے۔ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعض کثیر الاشاعت اخبارات کے دینی ایڈیشن کے پچھلے حصے پر ہمیشہ عریاں تصاویر اور فلمی اشتہارات دیے جاتے ہیں۔ اخبارات کا یہ رویہ اسلامی تعلیمات کو اس انداز میں پیش کر کے نہ صرف خود بے عملی کا ثبوت دیتا ہے بلکہ قارئین کو بھی یہ عملی سبق دینے کا سبب بنتا ہے کہ اسلامی احکامات صرف دہرانے اور تذکرہ کرنے کے لیے ہی ہیں عمل کرنے کے لیے نہیں۔

اخبارات کو چاہیے کہ دینی ایڈیشن یا دینی مضامین کے ساتھ یا پچھلے صفحے پر عریاں تصاویر دینے سے اجتناب کریں۔ مبادا ان کی یہ دو عملی ان کو احادیث میں مذکور اس وعید کا مصداق بنا دے جس کے مطابق ''دنیا میں دو رخے شخص کے منہ میں قیامت کے روز آگ کی دو زبانیں ہوں گے''۔ (بحوالہ صحیح ابن حبان)

(iii) تحقیقی مقالہ جات:

سال کے مختلف اسلامی تہواروں یا مواقع پر اخبارات موصول ہونے والا ہر مضمون بلا تحقیق شائع کر دیتے ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول، شب برات، شب معراج، دس محرم اور ایسے دیگر مواقع پر شائع ہونے والے اکثر مضامین موضوع اور ضعیف احادیث اور بدعات کو فروغ دینے والی روایات پر مبنی ہوتے ہیں۔ کم تعلیم یافتہ عوام کے ذہنوں میں جو اخبارات میں اسلام کے نام پر شائع ہونے والے ہر مضمون کو صحیح سمجھتے ہیں۔ یہ مضامین غلط تصورات کے بیج بونے کا سبب بنتے ہیں۔ شب برات کے موقع پر یہ مشاہدہ بھی ہوا ہے کہ خواتین کی ایک محفل میں جب انہیں شب برات کی فضیلت میں وارد ہونے والی اکثر روایات کی حقیقت بتائی گئی تو وہ تذبذب میں مبتلا ہو گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ روایات تو ہر سال اخبار کے خصوصی ایڈیشن میں شائع ہوتی ہیں۔

یوں یہ کام حکومت کے کرنے کا ہے لیکن اخبارات پر اپنے طور پر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہر اخبار کا منتظم ادارہ کسی مستند عالم دین کو اپنا راہنما یا ڈائریکٹر سمجھ کر دینی موضوعات پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصول ہونے والے مضامین کی ......ان کی اشاعت سے قبل تصدیق کروالیا کریں۔

(iv) توہین آمیز بیانات کی روک تھام:

بحیثیت مسلمان دینِ اسلام ہمارے لیے سب سے افضل، مقدس اور باعثِ تکریم ہونا چاہیے۔ اخبارات کا فرض ہے کہ وہ ایسے بیانات کی اشاعت سے گریز کریں جن سے انبیاء، صحابہ یا دیگر ہستیوں کی توہین کا ادنیٰ سا بھی پہلو نکلتا ہو۔ ایسے ایک بیان کی مثال ملاحظہ ہو۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک سابق چیئرمین محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے سامنے اپنی ''نیازمندی'' کا مظاہرہ کرتے ہوئے گوہرافشانی فرماتے ہیں۔

''حضرت مریمؑ کی طرح بے نظیر کی تعریف ممکن نہیں جس طرح حضرت مریمؑ کی اتنی تعریف کافی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ہیں میں اسی طرح یہ کہوں گا کہ وہ بھٹو کی بیٹی ہیں''۔ (روزنامہ نوائے وقت ۷ مئی ۱۹۹۳)

ہماری محترمہ وزیرِ اعظم صاحبہ بھی ایک بیان میں نیلسن منڈیلا کی بیوی کو اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے تشبیہ دے چکی ہیں اور تمام اخبارات کی زینت یہ بیان بھی بنا۔

یہاں معروف صحافی اصغر علی جاوید صاحب کے اس تلخ تجربے کا تذکرہ کرنا بے جا نہ ہوگا جو انہوں نے اپنی کتاب ''عورت، مغرب اور اسلام'' کے دیباچے میں بیان کیا ہے، انہوں نے رشدی کی کتاب شیطانی آیات میں امہات المومنین رضی اللہ عنھن کے خلاف کی گئی ہرزہ سرائی کے جواب میں چند مضامین لکھ کر ایک معروف قومی اخبار میں اشاعت کے لیے بھیجے (یاد رہے کہ اس اخبار میں ان کے دیگر موضوعات پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں) لیکن اخبار نے یہ کہہ کر انہیں شائع کرنے سے انکار کردیا کہ یہ ہماری ''پالیسی'' کے مطابق نہیں۔

ملکی عدلیہ اگر کوئی فیصلہ کردے تو اس میں نقص نکالنا توہینِ عدالت کے مترادف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار پاتا ہے۔ اللہ احکم الحاکمین کی عدالت سے صادر ہونے والے فیصلوں اور قوانین پر عمل درآمد کی صورت میں ہمارے خود تصور کردہ مسائل کو خدشات کے اظہار پر مشتمل بیانات کی اشاعت بھی عدالتِ الٰہیہ کی توہین کے مترادف ہے۔ مسلمانوں کے ملک میں شائع ہونے والے اخبارات میں ایسے بیانات کی اشاعت سے بھی احتراز بہت ضروری ہے۔ ایسے ایک بیان کی مثال ملاحظہ ہو ایک سابق وزیر مملکت برائے اقتصادی امور ارشاد فرماتے ہیں۔

''سود کے خاتمے سے نہ صرف پاکستان کا معاشی نظام مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا بلکہ خارجہ تعلقات بھی متاثر ہوں گے''۔ (روزنامہ جنگ۔ ۱۵ جنوری ۱۹۹۲)

خرابی کا باعث ہمارا طرزِ عمل:

اسلامی قوانین پر عمل درآمد کی صورت میں پیدا ہونے والے خود ساختہ اور خود تصور کردہ مسائل و خدشات کا اظہار اور تشہیر ہمارے ایمان کے نامکمل ہونے کی نشان دہی کرتی ہے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ کوتاہی ہماری سوچ میں ہو سکتی ہے، ہمارے کردار میں ہو سکتی ہے، ہمارے نظریات میں ہو سکتی ہے، حکمِ الٰہی پر ہمارے عمل درآمد کرنے کے طریقہ کار میں ہو سکتی ہے۔ جس کے نتیجے میں ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے لیکن اللہ رب العالمین کے قوانین میں کوتاہی ناممکن ہے۔ ایسا خیال دراصل ہمارے فہم و شعور میں کوتاہی کا عکاس ہے۔ یقیناً ایسے بیانات کی اشاعت ایک غلط تصور کو پھیلانے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

یہاں انتہائی افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ ''مسلمانوں'' کے اس ملک میں ''مسلمان'' کہلانے والے صحافیوں اور مدیرانِ جرائد کے ضابطہِ اخلاق میں ہمیں توہینِ عدالت، ملک کو نقصان پہنچانے والی اور عوامی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی خبروں اور بیانات کی اشاعت سے اجتناب کا تذکرہ تو ملتا ہے مگر ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین متین کی توہین پر مشتمل بیانات کی اشاعت سے اجتناب کی واضح طور پر ایک بھی شق نہیں ہے۔

کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں کوئی تو ہو

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اخبار نویس حضرات بھی ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔ یہ ہمارا ہی طرزِ عمل ہے جو اخبارات کے صفحات کی شکل میں منعکس ہو کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ لہٰذا جہاں اخبارات پر قواعد وضوابط کی پابندی کا فریضہ عائد ہوتا ہے، وہاں قارئین کو بھی چاہیے کہ دینی مسائل سے متعلق اپنے طرزِ عمل پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسلامی احکامات کی دانستہ یا نادانستہ عملی توہین سے اجتناب کی کوشش کریں۔ اپنا علمی ذوق بلند کریں اور اخبارات میں دیئے گئے بیانات پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرنے کی بجائے دینی مسائل کو انتشار کی نذر کرنے والے اور دینی اخلاق سے تجاوز کرنے والے اخبارات کو تنبیہ کریں تا کہ اسلام کا تقدس برقرار رہے۔

(ذی قعد ۱۴۱۶ھ مارچ ۱۹۹۶ء)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدیر اشتہارات کے دینی فرائض

زندگی افراد کے باہمی تعاون سے عبارت ہے۔ اشتہار اسی معاونت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ان کے بغیر نہ تو کاروباری حضرات کی اشیاء وسیع پیمانے پر فروخت ہو سکتی ہیں اور نہ ہی حاجت مند بآسانی ضرورت کی اشیاء سے واقف ہو سکتے ہیں۔ تشہیر کے لیے بینرز، سائن بورڈز وغیرہ کے علاوہ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کا استعمال ہوتا ہے۔

صحافت اور اشتہارات کا باہمی تعلق:

اخبار اور رسالے کی معیشت میں اشتہار ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی قیمت کم رکھ کر خسارہ اشتہاروں سے پورا کیا جاتا ہے۔ مشتہر حضرات کی انگلیاں صحافت کی شہ رگ پر ہوتی ہیں۔ کیوں کہ اخبار اور رسالے کی آمدنی کا تقریباً ۵۰ فیصد حصہ اشتہاروں پر ہی مشتمل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات اشتہاری کمپنیاں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے اشتہارات کی فراہمی میں رکاوٹ یا عدم رکاوٹ سے کام لیتی ہیں۔ اشتہاروں کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر اب قریباً ہر اخبار اور رسالے میں باقاعدہ ایڈورٹائزنگ Advertising کا شعبہ وجود میں آچکا ہے جس سے Advertising Editor مدیر اشتہارات اور عملہ منسلک ہوتا ہے۔

قابلِ اشاعت اشتہاروں کا انتخاب:

ایک مسلمان مدیر اشتہارات کے لیے قابل اشاعت اشتہاروں کا انتخاب ایک نازک مرحلہ ہوتا ہے۔ اس کے سر پر فرائض اور اخبار کی معیشت کی دودھاری تلوار بیک وقت لٹک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہوتی ہے۔اسی مرحلے پر شیطان بار بار اللہ رب العالمین کے ارشاد اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ (شیطان تمھیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تم کو بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے۔البقرہ ۲۶۸) کے مطابق صحافی کے کان میں خطرے کی گھنٹی بجاتا ہوا اسے فحاشی کی ترویج کرنے والے اشتہاروں سے صرفِ نظر کرنے پر آمادہ کردیتا ہے۔

اس کے مقابلے میں ایک متوکل مسلمان صحافی کی نظر ہمیشہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کے احکام پر عمل کی صورت میں فضل و مغفرت کے ابدی فوائد پر ہوتی ہے۔وہ اپنا لائحہ عمل وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (گناہ اور زیادتی پر تعاون مت کرو۔المائدہ:۳۰) کے سنہری اصول پر مرتب کرتا ہے۔

معروف صحافی پروفیسر عبدالسلام خورشید نے اپنی کتاب ''فن صحافت'' میں اشتہاروں کی چار اقسام پیش کی ہیں۔اسلامی نقطۂ نظر سے ان کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

(i) افراد کی تشہیر:

ان میں موسیقاروں، رقاصاؤں، جسمانی ورزش کرنے والوں، مسخروں، سرکس یا جادوگروں کی تشہیر شامل ہے۔اسلام میں انسان کو عیش و عشرت کے خوابناک ماحول میں دھکیل کر زوال سے دوچار کرنے والی تفریحات ممنوع ہیں۔ان میں فلم، ٹی وی، موسیقی، جاندار مصوری، پتلی تماشہ، رقص وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) اسلامی تفریحات کی عمارت:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (نہ خود نقصان اٹھاؤ۔نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ) کے اصول پر استوار ہوتی ہے۔لہٰذا دھوکے اور فریب پر مبنی جادوئی کرتب جیسی تفریحات بھی مشکوک ہیں۔لہٰذا ان کی تشہیری جواز کا معاملہ بھی مشتبہ ہوجاتا ہے۔

نفسیاتی، طبی اور روحانی معالجین کے اشتہاروں کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی حدود کو پامال نہ کرتے ہوں۔اور نہ ووٹ کے طلب گاروں کے اشتہار اسلامی اصولِ سیاست سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متصادم ہیں۔ اسلام میں خود آگے بڑھ کر اقتدار کے حصول کی خواہش کرنا مستحسن نہیں۔ جب کہ موجودہ دور کے سیاسی قائدین مغربی جمہوریت کی لاٹھیوں اور سونے چاندی کی گولیوں کے سہارے انہی راستوں سے چل کر مسندِ اقتدار تک پہنچتے ہیں، بہر حال یہ ایک الگ موضوع ہے۔ سرِ دست یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ مذکورہ سبب کی بنا پر ان کی اشاعت کا جواز بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔

(iii) تصورات کی تشہیر:

ان میں سرِ فہرست انتخابات کے دنوں میں مختلف جماعتوں کے افراد کا اپنی جماعت کے نمائندے کے متعلق توصیفی کلمات کی صورت میں اپنا سیاسی رجحان ظاہر کرنا ہے۔ یہ بھی مغربی جمہوریت کے نظام ہی کا ایک حصہ ہیں جو اسلامی قانونِ سیاست سے کسی طرح بھی مطابقت نہیں رکھتا۔ لہٰذا ان کے انتخاب برائے اشاعت سے قبل اس پہلو کو مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے۔

اسی ذیل میں وہ اشتہار بھی شامل ہیں جن میں حکومت یا مختلف محکموں کی جانب سے کفایت شعاری جنگلات کی حفاظت، باغبانی، ٹیکس کی بروقت ادائیگی، بجلی کے بل، ٹیلی ویژن، ریڈیو کے لائسنس کی ادائیگی کی ترغیب دی گئی ہوتی ہے۔ ایسے اشتہاروں کا اسلامی حدود و قیود کا پابند ہونا ضروری ہے۔

خدمات کی تشہیر:

اس میں بنک، مختلف اشیاء کی مرمت کرنے والوں، تعمیراتی سامان کی فروخت کرنے والوں، درزیوں، باورچیوں، حجام، اخبارات اور رسائل وغیرہ کے اشتہارات شامل ہیں۔

مصنوعات کی تشہیر:

یہ عنوان وضاحت کا محتاج نہیں۔ ان سب اشتہاروں کے سلسلے میں بحیثیت مسلمان ہمارا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے۔ آئندہ سطور میں اسی پر غور و فکر کرنا مقصود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تعلیمات کے آئینے میں ناقابلِ اشاعت اشتہار:

اسلام وہ واحد ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبہ جات کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔خلوصِ دل سے اس کا مطالعہ اور اس پر عمل درآمد زندگی کی الجھنوں کے دھاگے اس طرح سلجھاتا چلا جاتا ہے کہ قلب و عقل بے اختیار اللہ کی کبریائی کے سامنے سربسجود ہونے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔زبان اس کے قانون کی ہمہ گیری کا اعتراف کیے بنا نہیں رہ سکتی۔

اشتہاروں کے حوالے سے مشتہرین پر بھی یقیناً اسلامی حوالے سے کچھ حدود عائد ہوتی ہیں۔جن میں اپنی مصنوعات کے متعلق جھوٹ نہ بولنا، جھوٹی قسم اور جھوٹی تعریف سے احتراز کرنا،خریدار کو دھوکا نہ دینا،اسلام میں ممنوع صنعتوں سے پرہیز کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ مگر سرِ دست ان حدود کی تفصیل ہمارا موضوع نہیں کیونکہ ان کا تعلق مشترین سے ہے، اخبار اور جریدے کے شعبۂ اشتہار سے نہیں۔

ملک میں اسلامی قانون نافذ نہ ہونے کی وجہ سے اشاعت کے لیے ممنوع وغیر ممنوع ہر قسم کے کاروباروں کے اشتہار آسکتے ہیں۔اب یہ مدیر کا فرض ہے کہ اگر وہ واقعی اپنے دین وایمان کے معاملے میں مخلص ہے تو دینی حدود مدِ نظر رکھتے ہوئے اشتہار منتخب کرے۔ مملکت پاکستان میں شائع ہونے والے اخبارات و رسائل کا جائزہ لیں تو ان میں ناقابل اشاعت اشتہارات کی فہرست کچھ یوں بنتی ہے۔

توہینِ دین پر مبنی اشتہار:

قیامِ پاکستان کئی لاکھ مسلمانوں کی صرف دین کی خاطر دی گئی قربانیوں کا نتیجہ ہے لیکن بدبختی سے پاکستانی عوام وخواص کی اکثریت قیامِ مملکت کے فوراً بعد ہی شہداء کی قربانیوں کو بھلاتے ہوئے اصل مطمعِ نظر قیامِ دین کو پسِ پشت ڈال کر بے راہروی کی راہوں پر چل پڑی۔

ہماری بے شمار کوتاہیوں کے علاوہ دین اور منصبِ رسالت کی توہین کے پے در پے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات ہم مسلمان کہلانے والوں ہی کے ذریعے بار بار سامنے آ کر ہماری دینوی و اخروی بدنصیبی پر مہرِ تصدیق ثبت کرتے رہتے ہیں۔ احکامِ الٰہی پر عمل درآمد تو کجا، ہم ناموسِ دین کی حفاظت بھی نہ کر سکے۔ بطور مثال ایسے اشتہار ملاحظہ ہوں۔

۸ مارچ ۱۹۹۰ء کو ''ڈان'' میں کراچی کی کسی ''بونزا گارمنٹ'' نامی کمپنی کی جانب سے'' بونز ٹراؤزرز'' کا اشتہار شائع ہوا جس میں پتلون کی تصویر دی گئی تھی۔ ہمارے قلم میں تابِ رقم نہیں کہ وہ نشان دہی کر سکے کہ پتلون کی کس جگہ پر نبی اکرم ﷺ کا اسمِ گرامی ''محمد'' ﷺ لکھا گیا تھا۔ ''ڈان'' جیسے اخبار میں اشاعت کے بعد یہی اشتہار بعینہٖ روزنامہ جنگ میں بھی ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا۔ بعد ازاں قارئین کے احتجاج پر اسے شائع کروانے والی اشتہاری کمپنی نے ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو روزنامہ جنگ میں یہ معذرت نامہ شائع کروایا۔

''ہمارے کلائنٹ میسرز بونزا گارمنٹ کے لیے ایک اشتہار جو ہم نے روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان میں مورخہ ۸ مارچ اور مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء میں شائع کرایا تھا۔ اس میں غیر دانستہ طور پر ہونے والی ایک غلطی کی جانب ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ ہم نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے غلام ہیں۔ لہٰذا اشتہارِ مذکورہ سے کسی دینی بھائی کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو اس پر صدقِ دل کے ساتھ ہم اور ہمارے کلائنٹ بونزا گارمنٹ معذرت چاہتے ہیں اور اس اشتہار کو فوری طور پر واپس لیتے ہیں''۔

پیراگون ایڈورٹائزنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ:

یہ بات قابلِ غور ہے کہ یہ معذرت نامہ صرف متعلقہ اشتہاری کمپنی ''پیراگون ایڈورٹائزنگ لمیٹڈ'' کی جانب سے شائع کرایا گیا۔ نہ تو متعلقہ فیکٹری نے علیحدہ طور پر معذرت کی ضرورت سمجھی اور نہ ہی اس کپڑے کے ڈیزائنرز یا ادارہ ڈان اور ادارہ جنگ نے کسی قسم کی معذرت کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارچ ۱۹۹۶ء میں ''جوبلی ملز'' نامی ایک کپڑے کی فیکٹری میں ایسا کپڑا تیار ہوا جس پر قرآنی آیات کی خطاطی پرنٹ کی گئی تھی۔اس کپڑے کا اشتہار دو ماڈل خواتین کے ذریعے پاکستانی اشتہاری میڈیا نے پیش کیا۔ یہ اشتہار ہفت روزہ ''اخبار جہاں'' میں ۱۱ تا ۱۷ مارچ ۱۹۹۶ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ یاد رہے کہ یہ اخبار بھی روزنامہ جنگ کے مالکان کے ادارے سے منسلک ہے۔اس اشتہار میں مذکورہ لباس، آج کل کی خواتین کے لیے ''عالمی معیار کا لباس'' قرار دیا گیا ہے۔تصویر میں ایک ماڈل خاتون کی ساڑھی پر سورت واقعہ کی آیت نمبر ۷۹ اور دوسری کی شلوار قمیض پر سورت فتح کی تین آیات ۲۵۔۲۶ اور ۲۷ پرنٹ ہیں۔ماڈل گرل کی اوڑھی ہوئی شال آدھی زمین پر گر رہی ہے جس پر سورت فتح کی آیات پرنٹ ہیں۔کہا جاتا ہے کہ یہ ڈیزائن رضوان بیگ کی خطاطی کی کتاب سے لیا گیا ہے جو پاکستان کے چوٹی کے ڈریس ڈیزائنر ہیں اور لیڈی ڈیانا اور بے نظیر بھٹو کا لباس ڈیزائن کر چکے ہیں۔

اس اشتہار کے مشتہرین کی جانب سے بھی اشاعت کے کافی دنوں بعد اول الذکر نوعیت ہی کا معذرت نامہ شائع ہوا۔معذرت ناموں کا مضمون غالباً متفقہ طور پر وضع کیا گیا ہے کہ ہم سے غلطی نادانستہ طور پر سرزد ہوئی ہے۔نہ جانے ان مشتہرین کے نزدیک نادانستہ کا مفہوم کیا ہے کم از کم ہماری عقل تو اس نادانستہ کا مفہوم سمجھنے سے عاجز ہے۔

ایک اشتہار کی اشاعت سے پہلے کے مراحل کو تو چھوڑ یئے کہ اس کا اخبار یا رسالے سے براہ راست تعلق نہیں لیکن اشاعت کے لیے آنے کے بعد ایک اشتہار کم از کم درج ذیل مراحل سے گزرتا ہے۔

۱۔ مدیرِ اشتہارات اسے دیکھ کر منظوری دیتا ہے۔

۲۔ کاپی جوڑنے والا کاپی جوڑتا ہے۔

۳۔ پروف ریڈر کی نظر سے گزرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ پبلشر اسے شائع کرتا ہے۔

اور یقیناً انکے علاوہ بھی کئی غیر متعین افراد کی نظروں سے گزرتا ہے کیا ان تمام افراد کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی کہ ان سے ایسی سنگین غلطی جسے گناہ یا جرم کہنا زیادہ درست ہوگا سرزد ہوگئی؟ ڈھٹائی کا عالم تو یہ ہے کہ ایک اخبار یا رسالے میں ایسا اشتہار شائع ہونے کے بعد ایک دو دن کے وقفے سے دوسرے کئی اخبارات وجرائد نے بھی انہیں بلا تامل من وعن شائع کردیا اور اس پر مستزاد دعوی ہے اسلام کا۔

مجھے اس وقت لندن کے رسالے ''ٹائم'' میں شائع شدہ ایک ماڈل گرل کی تصویر یاد آ رہی ہے جس کی انتہائی مختصر قمیض کے سینے پر ''وھم مھتدون'' لکھ کر نیچے لکھا تھا۔ "Words of Prophet" غیر مسلم ممالک میں تو ایسے واقعات روز کا معمول ہیں کیونکہ ان کا کام ہی اسلامی شعائر کی توہین ہے۔ حیرت تو ان نام نہاد مسلمانوں پر ہے جو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی ایسی گھناؤنی جسارت کر گزرتے ہیں۔

یہاں ان سیاست دانوں کے طرزِ عمل سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں جو اخبارات میں اپنے خلاف کوئی خبر یا بیان پڑھ کر تو بھڑک اٹھتے ہیں۔ متعلقہ افراد کو عدالتوں میں گھسیٹ لاتے ہیں اور ان پر ہتکِ عزت کا دعوی اور ہرجانے کا مطالبہ کرتے ہیں مگر دین کی توہین سے ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

مارچ ۱۹۹۶ء میں ہی نوائے وقت میں ایک معروف سیاست دان کے خلاف ایک دوسرے سیاستدان کا بیان شائع ہونے پر ''نوائے وقت'' کے خلاف جس طرح کاروائیاں کی گئیں وہ واقفان حال سے مخفی نہیں۔ مگر افسوس کہ شعائر الہیہ کی اتنی بڑی توہین کرنے کے باوجود ڈان بھی نکل رہا ہے اور جنگ بھی۔ اخبار جہاں بھی نکل رہا ہے اور ایسے اشتہار شائع کرنے والے دوسرے رسالے بھی ہیں، ان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا جاتا۔

یاد رہے کہ توہین دین صرف مذکورہ بالا صورت ہی میں نہیں کی جاتی۔ اپنے اقوال یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال کے ذریعے اللہ کی قدرت پر عدم اعتماد اور اپنی تدابیر پر اللہ کے قانون کی نسبت ترجیحاً اعتماد بھی اس زمرے میں آتا ہے۔

ایسے اشتہار بھی بکثرت چھپتے ہیں جن کی عبارتیں اللہ تعالیٰ پر عدم توکل کی چغلی کھا رہی ہوتی ہیں۔ مثلاً ہفت روزہ ''فروغ'' میں خاندانی منصوبہ بندی کے ایک اشتہار کی عبارت ملاحظہ ہو، جس میں ہوا کے زور سے بجھتے ہوئے دو دیئے دکھائے گئے ہیں۔ ایک مرد اور ایک عورت کا ہاتھ انہیں بجھنے سے روک رہا ہے۔ ساتھ عبارت ہے نہ ہوا پر قابو نہ تیل زیادہ، پھر دیئے سے دیا جلانے کا فائدہ''۔ دوسری طرف یہ اشتہار اللہ تعالیٰ کے حکم ''ولا تقتلوا اولادکم'' (اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، بنی اسرائیل) سے بھی متصادم ہے، ایک مسلمان مدیر اشتہار کے لیے اس نوع کے اشتہاروں کا انتخاب بھی قابل غور ہے۔

فلمی اشتہارات، بے راہ روی، اور فحاشی کے فروغ کا بڑا ذریعہ ہیں۔ فلم مختلف اقسام کے گناہوں مثلاً جھوٹ، بناوٹ، تصنع، تکلف، مخلوط معاشرت، نقل، رقص، موسیقی اور فحاشی کا مجموعہ ہے مگر اس کے اشتہاروں پر جب ان شاء اللہ عید الفطر کے روز افتتاح ہوگا۔ اللہ کے فضل و کرم سے بروز جمعۃ المبارک افتتاح ہوگا۔ جیسی عبارات عریاں تصاویر کے ہمراہ دیکھنے میں آتی ہیں تو دینی حمیت کے جذبات تڑپ کر رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسم مقدس کی اس سے بڑی توہین اور کیا ہوسکتی ہے کہ اس کے احکام کی تضحیک اور توہین اسی کا نام لے کر کی جائے۔

المیہ تو یہ ہے کہ مدیران کے ضابطہ اخلاق میں اور تو سب کچھ ہے مگر اشتہاروں کے ضمن میں توہین دین پر مبنی اس رویے سے اجتناب کا ذکر تک نہیں۔ حالانکہ توہین دین پر مبنی اشتہارات سے اجتناب اشتہاروں کے تمام مفاسد کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

اسلام میں ممنوع اشیاء کے اشتہارات:

انسان کی روحانی اور جسمانی صحت کے پیش نظر کچھ صنعتیں اسلام میں ممنوع ہیں۔ مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب، سگریٹ، تمباکو، نسوار اور سگار قسم کی چیزیں جن کے استعمال کے بعد منہ سے بدبو آتی ہو اور نشے کا سبب بنتی ہوں، جسمانی صحت کے لیے مضر ہونے کی وجہ سے حرام ہیں، لہذا ان کی تشہیر بھی ممنوع ہے۔

اسی طرح وی سی آر پتلی تماشا، فلمی اشتہار، ٹی وی پروگراموں کے اشتہار، خاندانی منصوبہ بندی (شوقیہ) وغیرہ کے اشتہار سب اسلام میں ممنوع اشیاء کے اشتہاروں کے ذیل میں آتے ہیں۔ لہذا ان کی اشاعت سے گریز کرنا چاہیے۔

اسلام میں کہانت نجوم اور ہاتھوں کی لکیروں کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرنا منع ہے۔ صحافت کے ضابطہ اخلاق میں ایسے اشتہاروں کی اشاعت سے گریز کی ہدایت کے باوجود اخبار اور رسائل ان سے بھرے نظر آتے ہیں۔

ضرورت فن کار کے اشتہار بھی آج کل اخباروں میں نمایاں جگہ پا رہے ہیں۔ یہ اشتہار بے راہ روی کے فروغ کا بڑا ذریعہ ہیں۔ ان کی اشاعت سے بھی گریز ضروری ہے۔

سودی کاروبار، انعامی بانڈ، ریفل ٹکٹ اور جوئے کی دیگر اقسام اسلام میں ممنوع ہیں۔ لہذا ان کے اشتہاروں کی اشاعت کا کوئی جواز نہیں۔ ماہنامہ مجلّہ ''الدعوۃ'' نے غالباً پاکستان کی صحافتی دنیا میں پہلی بار ایک روشن مثال قائم کی ہے۔ مذکورہ ماہنامے نے ایک رسالے 'عقب'' کا اشتہار شائع کرنے سے اس لیے انکار کر دیا کہ اس میں سٹاک ایکسچینج کی تفصیلات شائع ہوئی ہیں۔ جب کہ سٹاک ایکسچینج کا سارا دارومدار سودی لین دین پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہ پر تعاون کرنے سے منع کیا ہے اور اشتہار معاونت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ ناذانستہ طور پر مجلّہ الدعوہ میں صرف ایک بار ''عقب'' کا اشتہار شائع ہوا۔ بعد میں مذکورہ بالا سبب کی بنیاد پر ادارہ عقب سے ہی معذرت کر لی گئی اور قارئین سے اس سہو پر معذرت کی گئی۔

فحش عبارتوں پر مشتمل اشتہار:

اپنی ذاتی حیثیت میں جائز اشیاء کو غلط انداز دینا ان کے اشتہاروں کے معاملے کو عدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواز کا حامل بنا دیتا ہے۔ مثلاً بیماریوں کا علاج اور ادویات کی خرید و فروخت اسلام میں ممنوع نہیں لیکن بسا اوقات ان کے اشتہاروں کے انتہائی ناشائستہ اور فحش جملے درج کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے اشتہاروں کی عبارت میں تبدیلی کے بعد ہی انہیں قابل اشاعت کہا جا سکتا ہے۔

یہاں قیام پاکستان سے قبل ایک ہندو مالک کے اخبار ''اخبار عام'' کا تذکرہ عبرت سے خالی نہ ہوگا جس نے ہندو ہوتے ہوئے بھی اس اخلاقی اصول پر عمل درآمد کیا کہ فحش اور واہیات اشتہار اجرت پر بھی شائع نہیں کیے جائیں گے۔ نیز دواؤں کے اشتہار اگر ذرا بھی ناشائستہ عبارت پر مشتمل ہوں گے تو ایک چوتھائی نرخ زیادہ ہوگا۔

کیا مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض اولین نہیں کہ ایسے مواد اور اشتہارات کی اشاعت سے اجتناب کریں جو اخلاقی قدریں پامال کرتے ہوں؟ جب کہ صحافیوں کے ضابطہ اخلاق کی رو سے بھی ایسے اشتہاروں کی اشاعت ممنوع ہے مگر اس کے باوجود قریباً ہر کثیر الاشاعت اخبار اور رسالہ ایسے اشتہاروں سے بھرا ہوتا ہے۔

بعض اشتہاروں کے ساتھ دیئے گئے جملے اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ مثلاً: عورت کے لیے خوشبو کا استعمال صرف گھر کی چاردیواری کے اندر جائز ہے۔ مگر ''تکبیر'' جیسے رسالے میں خوشبو کا ایک اشتہار سر برہنہ عورت کی تصویر کے ساتھ اس عبارت پر مشتمل نظر آیا۔ ''خوشبو ایسی جو چھپائے نہ چھپے۔ آپ بھی استعمال کر کے دیکھیے، ایسی خوشبو جو آپ کو سب میں ممتاز بنا دے۔ اگر کوئی پوچھے تو کہیے سیکرٹ''۔

اسی طرح اردو ڈائجسٹ میں سیمسول ٹیلکم پاؤڈر کے اشتہار کے ہمراہ دی گئی عبارت ملاحظہ ہو:

''آپ جائیں جہاں، سبک رو خوشبو کا جھونکا لہرائے وہاں ہر نظر ہو آپ کی قصیدہ خواں، یہی اثر ہے سیمسول ٹیلکم پاؤڈر کا، خوشبو بھرا احساس جگائے۔ سیمسول ٹیلکم پاؤڈر، آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسکان کا مسکراتا ہم سفر (اردو ڈائجسٹ سالنامہ ۱۹۹۴ء)۔

اشتہار کی عبارت سے واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ بین السطور خواتین میں خود رعنائی کا جذبہ ابھارنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔اس اشتہار کے ساتھ بال بکھیرے برہنہ سر عورت کی تصویر بھی موجود ہے۔

''ٹچ می ٹیلکم پاؤڈر'' کے نام سے ایک پاؤڈر کا اشتہار کافی عرصے سے مختلف اخبارات اور رسائل میں نظر آتا ہے اس کے ہمراہ زلیخا کی ایک ہم جنس بھی دعوت نظارہ دے رہی ہوتی ہے۔پاؤڈر کا نام غیر مناسب اور ایک عورت کی تصویر کے ساتھ تو انتہائی غیر مناسب اور ناشائستہ ہے۔لہذا ایک مسلمان مدیر کو ایسے ناموں والی مصنوعات کا ایسے مخصوص پس منظر میں دیے گئے اشتہار کی اشاعت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

آج کل ہفت روزہ ندائے ملت میں مختلف کریموں اور آرائش حسن کے لوازمات کے اشتہار آ رہے ہیں۔ان کی عبارتوں میں اکثر شائستگی اور اخلاق کے منافی جملے ہوتے ہیں ایسے اشتہار فحاشی کی اشاعت کا ذریعہ ہیں۔

فحش تصاویر پر مشتمل اشتہار:

فحاشی قوموں کے زوال کا ایک اہم سبب ہے۔افسوس کہ اس وقت امت مسلمہ بھی اس دلدل میں پھنسی ہوئی نظر آتی ہے۔فلمی اشتہاروں کے صفحات اس حقیقت کا واضح مظہر ہیں۔اخبار کے کم از کم تین بڑے صفحات اس قسم کے اشتہاروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ایسے اشتہار دیکھ کر فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اشتہار چھاپنے اور چھپوانے والے مسلمان بھی ہیں یا نہیں۔حیا تو ایمان کا ایک لازمی جز ہے۔فرمان نبوی ﷺ ہے:

''بے شک حیا اور ایمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔اگر ان میں سے ایک جاتا رہا تو دوسرا بھی جاتا رہے گا۔(مشکوۃ)

نیز فرمایا: لوگوں نے سابقہ انبیاء کے کلام میں یہ بھی پایا ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو چاہے کرتے پھرو"۔ (بخاری، کتاب الادب)

آج واقعی ہمارا حال یہی ہو چکا ہے ہمارے انہی جرائم نے ہمیں عالمی سطح پر عزت و وقار کی دولت سے محروم کر دیا ہے۔ قومی ڈائجسٹ جیسے معروف رسالے میں (جسے مرّوجہ اصطلاح میں دائیں بازو کا سمجھا جاتا ہے) کافی عرصے تک کاسمیٹکس کے اشتہار میں ایک خاتون کا بالائی دھڑ مکمل برہنگی کی حالت میں چھپتا رہا ہے جب کہ وہ خاتون اپنے دونوں ہاتھوں سے برہنگی چھپانے کی ناکام کوشش میں ہوتی ہے۔

اس رسالے میں ایک چائے کا اشتہار ٹائٹ کپڑوں میں ملبوس دوپٹے سے بے نیاز عورت کے ساتھ اس انداز میں دیا گیا تھا کہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اشتہار چائے کا ہے یا...... آج کل ''اردو ڈائجسٹ'' میں بھی چائے کا ایک اشتہار رقص کرتی ہوئی عورت کی تصویر کے ساتھ دیا جا رہا ہے۔

مختلف اشتہاروں میں عورت کی اصلی یا ہاتھ سے بنی ہوئی برہنہ تصاویر شائع کرنا معمول بن چکا ہے۔ اشتہاروں کا یہ انداز موجودہ دور میں عورت کی تذلیل کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ مردوں کی اکثریت تو عقل اور غیرت سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے، نہ جانے عورت کب جاگے گی اور آزادیِ نسواں کے پُرفریب نعروں کے سحر سے نکل کر اپنی عظمتِ رفتہ کی تلاش میں اس تذلیل کے خلاف علمِ احتجاج بلند کرے گی۔

جاندار تصاویر:

تصویر فحاشی اور دیگر کئی برائیوں کا بیج ہے، اس لیے اسلام نے جاندار تصویر کو مکمل طور پر حرام قرار دیا ہے، اگر مدیر حضرات اسلام کے اس حکم کے پیروی میں دیگر تصاویر کے علاوہ اشتہاروں میں بھی جاندار تصویر کی اشاعت نہ کریں تو خود بخود فحش تصاویر کی اشاعت بھی ختم ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوامی اشتہارات؟ ایک لطیف نکتہ:

ہر اخبار کے مالکان کی کسی نہ کسی جماعت یا مسلک کے ساتھ ذہنی وابستگی ضرور ہوتی ہے۔ وہ غیر جانبداری کا کتنا ہی دعوی کیوں نہ کرے۔ اس کی جانبداری اس کے اخبار سے جھانکتی ہوئی نظر آ ہی جاتی ہے۔ اگر مالکان یا مدیران اسلام کے ساتھ وابستگی کا اظہار کرتے ہیں مگر ان کا رسالہ یا اخبار دین کی تعلیمات سے بے گانہ نظر آئے تو یقیناً وہ وہ اپنے دعوے میں سچے نہیں۔ اسی طرح اگر ایک اخبار اپنے آپ کو محبّ وطن تو کہے لیکن اس کا اخبار قارئین کو پاکستانی ثقافت کی بجائے غیر ملکی ثقافت سے روشناس کرا رہا ہو تو بلاشبہ وہ بھی اپنے دعوی حب وطن میں مخلص نہیں۔

پاکستان کا ایک کثیر الاشاعت اخبار عوامی اشتہارات کے صفحے پر اس عنوان سے اپنی کاروباری شرائط کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔ اس چوکھٹے میں عوامی اشتہارات کی سرخی کے ہمراہ ایک کونے میں سوٹ ٹائی میں ملبوس، ریسور کان سے لگائے مغربی ثقافت کے نمونے کی آئینہ دار تصویر نظر آتی ہے۔ دوسرے کونے میں تراشیدہ بال، دوپٹے سے بے نیاز کوٹ میں ملبوس ایسی عورت کی تصویر جو مغربی ثقافت کا چربہ معلوم ہوتی ہے۔

یہ دیکھ کر فوراً یہ سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ کیا اخبار کی نظر میں پاکستانی عوام کی ثقافت یہ ہے؟ اور اگر نہیں تو کیا اس کی نظر میں عوام کی پسندیدہ شکل یہی ہے۔ ایک دوسرے اخبار "نوائے وقت" میں فری ہوم سروس کے انگریزی عنوان کے ساتھ انگریزی ثقافت ہی پر مبنی تصاویر ہوتی ہیں۔

یوں بھی ممکن ہوسکتا ہے؟

اس مضمون کے مطالعے کے بعد ممکن ہے کہ بعض ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو کہ اشتہاروں کے انتخاب میں ایسی کڑی شرائط اختیار کرنے کے بعد آخر کتنے اشتہارات ایسے ہوں گے جو اسلامی اصولوں کے مطابق قابل اشاعت ہوں اور پھر وہ اتنی تعداد میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ اخبار یا رسالے کی معیشت کا مسئلہ حل ہو سکے۔

یقیناً اس اعتراض کے پیدا ہونے میں قصور ہمارے ترتیب دیئے گئے معاشرے اور معاشرت کا ہے۔احکامات الٰہی کا نہیں ،اگر ہمارا اللہ تعالیٰ کے فرمان ہے:

﴿ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ﴾

(الطلاق)

پر ایمان ہے تو ہمیں بلا حیل و حجت خسارے کی فکر سے بے نیاز ہو کر نیکی میں سبقت کی کوشش کرنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ اور کئی راہیں کھول دے گا۔

اس موقع پر قرآن مجید کا یہ ارشاد بھی ہمیں پیش نظر رکھنا چاہیے جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

﴿ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَ اللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا ﴾ (البقرہ:۲۶۸)

”شیطان تمھیں تنگدستی سے ڈراتا ہے اور تمھیں بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے اور اللہ تم سے مغفرت اور زیادہ فضل عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہے“۔

دراصل ہمارے معاشرے میں برائی اتنی عام نہیں جتنی نمایاں ہو چکی ہے۔یہی وجہ ہے کہ شیطان برائی ترک کرنے کا خیال آنے پر بھی ہمارے کانوں میں مختلف خطرات کی گھنٹیاں بجانی شروع کر دیتا ہے۔مقام عزیمت و اخلاص تو یہی ہے کہ ہم ہر قسم کی آزمائشوں کا سامنا کرنے پر تیار رہوں۔اللہ تعالیٰ راہیں بھی آسان کر دے گا اس کا تو وعدہ ہے:

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی. وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی. فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ﴾

”جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھائی کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی کے لیے سہولت دیں گے“۔

اور اس کے آگے یہ ارشاد بھی ذہن میں رہے تو بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَمَّا مَنْ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰی. وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی. فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی﴾
اور جس نے بخل کیا اور اچھائی کی تکذیب کی تو ہم اسے عسرت کی سہولت دیں گے۔ (الاعلیٰ)

ہدیہ تحسین:

یہاں ان اخباروں اور رسالوں کو بھی ہدیہ تحسین پیش کرنا ہمارا فرض ہے جو اس دور میں بھی اللہ کی فرمانبرداری کر کے ثابت کر رہے ہیں کہ اس کی اطاعت تو کچھ مشکل نہیں۔ یہ ہمارے اپنے ارادوں اور ایمان کا فتور ہے جو ہمیں یہ سب مشکل بنا کر دکھاتا ہے۔

ان میں ماہنامہ ''بتول''، ماہنامہ ''نور'' ماہنامہ ''محدث'' ماہنامہ مجلّہ ''الدعوۃ''، ماہنامہ ''طیبات'' ماہنامہ ''عفت''، ماہنامہ ''پکار''، ماہنامہ ''البلاغ''، ماہنامہ صحیفہ اہل حدیث''، ہفت روزہ ''جہاد ٹائمز'' ہفت روزہ ''الاعتصام''، سہ ماہی ''فکر و نظر'' سہ ماہی ''منہاج'' ہفت روزہ ''تنظیم الحدیث'' ہفت روزہ ''نشور'' ماہنامہ ''میثاق'' ماہنامہ ''سیارہ'' ماہنامہ ''فاران'' وغیرہ شامل ہیں۔

کتابوں پر تبصرے اور اشتہار کے مقاصد ایک ہی ہوتے ہیں۔ ہفت روزہ ''الاعتصام'' اور ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ کا یہ اختصاص بھی ہے کہ وہ کسی باتصویر کتاب پر تبصرہ بھی شائع نہیں کرتے۔ ایسے رسالے بلاشبہ صحافت کی دنیا میں اپنے ہم عصروں کے لیے مشعل راہ ہیں اور حشر کے روز ان کے لیے ان پر ایک حجت۔ (ذی الحجہ۔ ۱۴۱۶ھ)

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی مقبول صحافت کا تنقیدی جائزہ

بچوں کا ذہن ایک سادہ پلیٹ کی مانند ہوتا ہے۔ والدین، ماحول اور تربیتی ادارے چاہیں تو اس پر منتشر اور بے قاعدہ لکیریں کھینچ کر ہمیشہ کے لیے انہیں فکری اور عملی پراگندگی میں مبتلا کردیں اور چاہیں تو آداب وتہذیب کے زرّیں حروف سے مزین کر کے معاشرے اور ملت کے لیے کارآمد فرد بنادیں۔

موجودہ دور کے تربیتی اداروں میں سکولوں، مختلف تنظیموں کی طرف سے ذرائع ابلاغ کے علاوہ بچوں کے لیے جاری کردہ رسائل اہمیت کے حامل ہیں، بچے انہیں شوق سے خریدتے، پڑھتے اور اکثر اوقات بار بار پڑھنے کے لیے سنبھال بھی لیتے ہیں۔ یہ رسائل یقیناً اپنے دامن میں بہت سے افادیت کو ہر سمیٹے ہوئے ہیں۔

مثلاً ان میں بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق مضامین ہوتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر نے کئی اصلاحی تحریکیں شروع کر رکھی ہیں۔ مثلا پیغام ڈائجسٹ کی ''نیک بنو نیکی پھیلاؤ''۔ ''آنکھ مچولی'' کی ''سگریٹ نوشی کے خلاف مہم'' اور ''سبزیاں بھی کھایئے منہ مت بنایئے'' وغیرہ بچے اکثر ان تحریکوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

مدیر کے نام خطوط سے تنقیدی صلاحیتوں پر نکھار آتا ہے۔ قلمی دوستی سے ربط وضبط بڑھتا ہے اور معاشرتی تعلقات قائم کرنے کا ڈھنگ آتا ہے۔ ہونہار بچوں کا تعارف بھی کئی رسائل میں جاری کیا جاتا ہے، اس سے مسابقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ہونہار بننے کے لیے تحریک ملتی ہے۔ بچوں کی تحریروں کی اشاعت سے ان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اکثر بچوں کے بڑے ادیب بچپن میں رسائل کی اسی طرح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوصلہ افزائی سے بڑے ادیب بنتے ہیں۔

بچوں کی تحریروں پر بعض رسائل انعامات بھی دیتے ہیں۔ ماہنامہ ''تعلیم وتربیت'' اس سلسلے کو سالہا سال سے جاری رکھے ہوئے ہے۔

بعض رسائل عنوان دے کر لکھواتے ہیں۔ اس سے بچوں کی ادبی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ غور وفکر کا موقع ملتا ہے۔ نیز بچہ اپنی تحریر کا اچھی تحریر سے موازنہ کرسکتا ہے۔ مختلف عنوانات پر تحریری مباحثے بھی ادبی، تحقیقی اور ذہنی نشو ونما میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔ اس ضمن میں آنکھ مچولی کا نام لیا جا سکتا ہے، اس نے مختلف عنوانات پر مثلاً ''قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں'' اور ''لڑکیاں والدین کی زیادہ فرماں بردار ہوتی ہیں یا لڑکے'' پر مباحثہ کروایا۔

ذہنی آزمائش کا سلسلہ بھی بچوں کی ذہنی نشو ونما کے لیے بہت مفید ہے۔ ماہنامہ ''آنکھ مچولی'' نے ''غزل پزل'' کے نام سے اسے نیا رخ دیا تھا۔

بچوں کے کئی رسائل میں طبی کالم کا سلسلہ بھی جاری ہے، اس ضمن میں نمایاں نام ''ہمدرد'' ''نونہال'' اور ماہنامہ ''پھول'' کا ہے۔

ماہنامہ ''ہمدرد نونہال'' میں حکیم سعید صاحب کے جوابات انتہائی مفید اور دلچسپ ہوتے ہیں مثلاً ایک بچے کا سوال تھا۔ مجھے نیند بہت زیادہ آتی ہے بتایئے کیا کروں؟ حکیم صاحب کا جواب تھا۔

''زیادہ سونے سے نیند زیادہ آتی ہے نیند اس لیے زیادہ آتی ہے کہ کوئی اہم کام سامنے نہ ہو...... بے مقصد زندگی گزارنا اور سوتے رہنا برا ہے۔ میرے نونہالوں کو نیند کا مرض کہاں سے لگ گیا، اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور پُر مقصد زندگی گزارنے کے لیے دعائیں مانگنی چاہئیں''۔ (اکتوبر ۱۹۹۲ء)

ماہنامہ ''پھول'' میں ڈاکٹر اظہر اے انور شگفتہ انداز میں ''پھول کلینک'' لکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ سلسلہ بے حد دلچسپ ہے۔ باتوں ہی باتوں میں بیماری کے اسباب، علاج اور احتیاطی تدابیر بتا دیتے ہیں۔

یقیناً بچوں کے رسائل کے ان مفید پہلوؤں سے انکار ممکن نہیں مگر یہ ایک اہم حقیقت ہے کہ ہمارا ملک نظریاتی بنیادوں پر معرض وجود میں آیا۔ اس کے استحکام کی سب سے بڑی ضمانت اس کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہی ہے۔ نئی نسل کو اس ذمہ داری کا شعور دینا صحافتی اداروں کا کام ہے جنہیں بجا طور پر ذہن ساز ادارے کہا جاتا ہے۔ اس نقطۂ نظر سے بچوں کی صحافت کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تو افسوس کہ درج ذیل عناصر بالکل برعکس صورتحال کے آئینہ دار ہیں۔

1۔ تصاویر کی بھر مار:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ''سب سے زیادہ سخت عذاب مصور کو ہوگا''۔ (مسلم) ''جس گھر میں تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' (بخاری) رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تصاویر والی کوئی چیز نہ چھوڑتے بلکہ ایسی چیزوں کو چکنا چور کر دیتے'' (بخاری) اسلام میں جاندار تصاویر کی اس قدر شدید مخالفت و ممانعت کے باوجود بچوں کے رسائل میں تصاویر کی بھر مار تشویش ناک صورتِ حال اختیار کر چکی ہے۔ اس کا آغاز روزنامہ جنگ کے ہفتہ وار ایڈیشن (بچوں کے) سے ہوا مگر موجودہ دور میں بچوں کے ماہنامہ مقبول رسائل میں ''پھول'' اور ''آنکھ مچولی'' سب پر بازی لے گئے۔ جاندار تصاویر کی کثرت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ماہنامہ ''پھول'' میں کشمیر واک کے مضمون میں ۲۵ بڑی بڑی تصاویر ہیں جن میں صرف دو تصاویر وادیِ کشمیر کے مناظرِ فطرت کی اور ۲۳ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تصاویر ہیں۔ (محنت کش بچے نمبر) ''آنکھ مچولی'' نے باتصویر صفحات رنگین آرٹ پیپر پر شائع کرنے شروع کیے۔ پھر ویڈیو میگزین بھی نکالا۔ معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تصاویر کی اشاعت کا مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ رسائل اس دوڑ میں آگے نکلنے کی کوشش میں ہیں۔ یوں ذہن ساز ادارے بچوں کا ذہن اسی نہج پر تیار کر رہے ہیں۔ چنانچہ اب باتصویر رسالے ہی مقبولیت حاصل کرتے ہیں۔ ماضی میں غیر شرعی تصاویر سے اجتناب کرنے والے رسائل بھی (جن میں ماہنامہ پیغام ڈائجسٹ اور ماہنامہ کوثر اہم ہیں) اس میدان میں کود پڑے ہیں۔ مذکورہ رسائل بھی اپنے دینی معیار کی وجہ سے بچوں کی صحافت میں منفرد مقام رکھتے تھے مگر رفتہ رفتہ فتنہ تصویر کا سیلاب انہیں بھی اپنے ساتھ بہا لے گیا۔

متبادل:

آزمائش کے اس طوفان میں اور تصاویر کے سحر میں مبتلا صحافت کے ہجوم میں ہمارے علم کے مطابق صرف ماہنامہ بزمِ قرآن، ماہنامہ نور اور ماہنامہ بزمِ گل (تازہ اطلاعات کے مطابق یہ بھی وسائل اور خریداروں کی کمی کی وجہ سے بند ہو گیا ہے) میگزین ہی ایسے رسالے ہیں جو صراطِ مستقیم کی شان قائم رکھے ہوئے ہیں۔

یاد رہے کہ اسلام نے بے جان تصاویر کی اشاعت پر پابندی نہیں لگائی۔ خوبصورت مناظرِ فطرت، عجیب وغریب، تصاویر وغیرہ سے مختلف انداز میں تزئین کی جا سکتی ہے مثلاً ماہنامہ پھول میں کشمیر واک کے سلسلے میں دی گئی تصاویر میں لڑکیوں کی برف کے ساتھ اٹھکیلیاں، نوجوان لڑکیوں کی گھڑ سواری، لڑکوں اور لڑکیوں کے ایک ہی میز پر کھانا کھانے کی تصویر کی بجائے کشمیر کے مختلف مناظر کی تصاویر زیادہ سے زیادہ دی جا سکتی تھیں۔

اس طرح ماہنامہ ''آنکھ مچولی'' کے حیرت ناک نمبر میں '' کتنے اصل ہیں کون پہچانے، پتھروں سے بنے ہوئے کھانے'' میں آدمی کی تصویر یا چہرہ دیئے بغیر بھی کام چل سکتا تھا۔ اس طرح گھاس سے مشابہ لباس پہنے ہوئے دی گئی لڑکی کی تصویر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی بغیر چہرے کے بھی دی جا سکتی تھی۔

تصویری کہانیوں کا دن بدن فروغ، ایڈیٹری ایک دن کی، تعارف، خصوصی کالم غرض ہر چیز کے ساتھ تصویر دینے کی نظریہ پاکستان کی مخالف فضا روز بروز وسعت اختیار کر رہی ہے۔ اسے روکنے کی اشد ضرورت ہے۔

2۔ طاؤس ورباب کی تشہیر

اداکاروں کی اور کھلاڑیوں کو خصوصی اہمیت پر بچوں میں صحیح یا غلط کی تمیز کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہ سمجھانا صرف بڑوں کا کام ہوتا ہے لیکن اگر بڑے ہی بار بار اسلامی حوالے سے ناجائز شعبے کے مبلغین کو تعریفی انداز میں پیش کرنے لگیں تو یقیناً بچے انہیں ہی اپنا آئیڈیل سمجھنے لگیں گے۔

بچوں میں مقبول اکثر رسائل اداکاروں، گلوکاروں اور کھلاڑیوں کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔ فلم، اسٹیج وغیرہ معاشرے کو بے راہ رو بنانے میں جو اہم کردار ادا کر رہے ہیں وہ محتاجِ وضاحت نہیں۔ بقول اقبال ؎

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے؟
شمشیر وسناں اول، طاؤس ورباب آخر

یہ ادارے قوموں کے عروج وزوال کے اس فلسفے کے مطابق معاشرے کو شمشیر وسناں سے محروم کر کے اول تو ہر چھوٹے بڑے کے ہاتھوں میں رباب تھما کر رقص کی تربیت دینے کا عزم کیے ہوئے ہیں اور اگر کسی کے ہاتھ میں شمشیر وسناں رہنے بھی دی ہے تو معاشرے میں مسابقت اور نفرت کے ایسے بیج بو دیے ہیں کہ شمشیر کا رخ دشمن کی بجائے اپنوں کی طرف ہو گیا ہے۔

بچوں کے رسائل میں اداکاروں کو دی گئی اہمیت کا مظہر ''پھول'' کے سالانہ ۱۹۹۵ء کے موقع پر ''پھول'' کی مقبولیت پر لیا گیا سروے ہے۔ جس میں ۱۳۴ افراد سے لی گئی آراء فلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ٹی وی سے منسلک مرد و زن کی ہیں جن کی تصاویر بھی ہمراہ ہیں۔ اس شعبے سے منسلک عورتوں کی تصاویر جن حلیوں اور لباس میں ہوتی ہیں، وہ سب جانتے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ کیا فلمسٹار کے علاوہ کوئی طبقہ ایسا باقی نہیں رہا جس کی رائے کو اہمیت دی جا سکے۔

اس سلسلے میں ماہنامہ ''پھول'' نے تو اداکاروں کے پوسٹر شائع کرنے کی جدت بھی پیدا کردی۔ یاد رہے کہ بچوں کی صحافت کی پہنچ ان گھروں میں بھی ہے جو اپنے بچوں کو فلم اور ٹی وی کی خرافات سے بچانا چاہتے ہیں۔ اداکاروں کے انٹرویو اور تعریفیں پڑھ کر ان کے ذہنوں میں فلمیں دیکھنے کا تجسس بھی لامحالہ پیدا ہوگا۔

اداکاروں اور کھلاڑیوں کی خصوصی اہمیت

بچوں کا ایک مقبول رسالہ اداکاروں سے ملاقات بھی کرواتا رہتا ہے۔ بچوں پر اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں اور ان کے ذہن میں کیسے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے اداکار ''ریمبو'' سے بچوں کے سوال اور ''ریمبو'' کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

سوال۔ آپ کی ''جیراں'' کہاں ہے؟

ریمبو:۔ ہائے ہائے ڈھونڈنی پڑے گی۔

سمیرا نے سوال کیا کہ جنگ اخبار میں جب آپ کا انٹرویو آیا تھا تو اس میں آپ نے کہا تھا کہ آخری قسط میں آپ کی شادی ہو جائے گی مگر نہیں ہوئی، آپ نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا۔

ریمبو: یہ پروڈیوسر سے پوچھیں، انہوں نے جیراں کو میرے خیالات میں دکھایا تھا۔ یہ میرے ساتھ بھی دھوکا ہوا۔ محمد جبران نے سوال کیا۔ آپ کس فلم ایکٹریس کے ساتھ کام کیا کریں گے۔ اس سوال پر سارا ہال ہنسنے لگا۔ ان سے کوئی جواب بن نہ پڑ رہا تھا۔ ایڈیٹر بھیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولے۔ ’’جبران میاں یہ بچوں والا سوال نہیں۔ پھر انہوں نے بچے سے پوچھا!‘‘ بھئی آپ کو اس میں کیا دلچسپی ہے‘‘؟

ایک بچی نے سوال کیا۔ ’’آپ کس کے ساتھ شادی کریں گے‘‘۔

ریمبو: ’’ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ جب آئے گا تو سوچیں گے۔ ویسے یہ طے ہے کہ اداکارہ نہیں ہوگی‘‘۔ ماہنامہ ’’پھول‘‘ ستمبر۱۹۹۴ء کے اس شمارے میں ’’ریمبو‘‘ کا پوسٹر ہے جس کے ساتھ تحریر ہے۔ ’’مجھے شہرت اللہ کے فضل اور نماز کی باقاعدگی کے باعث ملی‘‘۔ یہ پڑھ کر ایک لطیفہ یاد آ گیا کہ شیطان ایک شاندار بنگلے کے سامنے بیٹھا رو رہا تھا۔ کسی شخص نے وجہ دریافت کی تو کہنے لگا کہ اس سے بڑا غضب بھلا اور کیا ہوگا کہ اس شخص نے مکان میرے بہکاوے میں آ کر ناجائز ذرائع سے بنایا اور اب تعمیر کے بعد اس کی پیشانی پر لکھ دیا ہے۔ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ.

خیر! یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس جملے سے بچوں کے ذہن میں شہرت اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے متعلق غلط تصورات بیٹھ جائیں گے اور وہ یہی سمجھیں گے کہ اس کا مطلب ہے اداکاری، ناچ گانا، یہ سب اللہ کے پسندیدہ کام ہیں۔

متبادل سوچ:

کھلاڑیوں کو بہت زیادہ اہمیت دینا بھی برے اثرات مرتب کرتا ہے۔ خاص کر اس صورت میں کہ اکثر کھلاڑی بھی اپنے اخلاق و اطوار کے لحاظ سے کسی فلمسٹار سے کم نہیں۔ بچوں کے رسائل بچوں کے سامنے محبِ دین اور محبِ وطن افراد کو آئیڈیل بنا کر پیش کریں تو ان میں انہی جیسا بننے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اور وہ ملک کے لیے کارآمد اور فرض شناس شہری بن سکیں گے۔ ہمارے ملک کے مختلف شعبوں سے وابستہ دینی مزاج کے حامل کارہائے نمایاں سرانجام دینے والوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ جن کے تعارف اور انٹرویو دے کر بچوں کے ذہن میں ان کی عظمت اور ان جیسا بننے کی خواہش کا بیج بویا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً ٹیکنالوجی کے حوالے سے عبدالقدیر خان، خدمتِ خلق کے حوالے سے ایدھی اور انصار برنی ان کا دینی حوالہ نہ سہی لیکن کم از کم بچوں کو ان سے خدمتِ خلق کا تصور تو ملے گا۔ اداکاروں کے انٹرویوز سے تو خدمتِ خلق کا تصور بھی دوسروں کی نقلیں اتارنے اور اپنے آپ کو مختلف افراد کے ماسک پہن کر ان کا رول ادا کرنے سے آگے نہیں بڑھتا۔ اسی طرح تجارت کے میدان میں عبدالرحمان چھاپرا، میڈیکل کے میدان میں ڈاکٹر راشد رندھاوا، تعلیمی میدان میں پروفیسر محمد سلیم تاریخ کے حوالے سے صفدر محمود غرض بے شمار افراد ہیں جن کے تعارف کے ذریعے بچوں کے ذہن میں ان کے لیے قربت پیدا کی جا سکتی ہے۔

اسی طرح علومِ اسلامی کے ماہرین کا تعارف بھی بچوں میں علمِ دین کے حصول کا شوق پیدا کر سکتا ہے۔ اس سے بڑا المیہ اور کیا ہوگا کہ بیرونِ ملک میں اداکاروں اور کھلاڑیوں کے نام بچوں کو ازبر ہیں مگر ہمارے ملک کے طول و عرض میں پھیلے محدثین سے کوئی بھی واقف نہیں۔ ان کی اہمیت، علمی کارنامے اور موجودہ دور میں ان کی ضرورت لوگوں کی نظر سے مخفی ہے۔ اگر بچوں کے رسائل ان کے تعارف اور انٹرویو پیش کریں تو یقیناً یہ دین کی ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔

علاوہ ازیں ایسی کتب کے مصنفین سے بھی ملوایا جا سکتا ہے جنہوں نے دلچسپ اسلامی کتابیں مثلاً پروفیسر عبیدالرحمان عبد کے سفرنامہ ''آنحضور ﷺ کے نقشِ قدم پر'' معلوماتی اور اپنے شگفتہ پیرایہ بیان کے حوالے سے بڑوں اور بچوں کے لیے یکساں دلچسپ ہے۔ ایسے مصنفین کا تعارف ایمانی جذبوں کو فروغ دے گا۔

یہاں ماہنامہ ''پیغام ڈائجسٹ'' اور ماہنامہ ''مجاہد'' خصوصی تحسین کے مستحق ہیں۔ وہ اداکاروں یا کھلاڑیوں کے انٹرویو دینے کی بجائے مجاہدین کے انٹرویو دیتے ہیں جن سے بچوں کے جذبہ جہاد کو مہمیز ملتی ہے۔ اس کے علاوہ ماہنامہ ''نور'' نے بچوں کے ادیبوں کے انٹرویوز شائع کر کے ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔ اب تک اس میں کئی بڑے بڑے ادیبوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انٹرویو شائع ہو چکے ہیں۔

دست شناسی اور علمِ نجوم:

اسلام میں دست شناسی اور علمِ نجوم کو حرام بلکہ کفر قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں دست شناسوں اور نجومیوں کے پاس جانے والوں کی شدید مذمت ہے۔ مگر افسوس کہ ''پھول'' جیسے رسائل میں باقاعدہ دست شناسی اور علمِ نجوم کے کالم مخصوص کیے گئے ہیں۔ بچوں کے رسالے ''پھول'' نے دسمبر ۱۹۹۶ء سے کیریئر پلاننگ کے نام سے یہ سلسلہ شروع کیا اور اس سلسلے میں ایس ایم ملک کی خدمات حاصل کیں۔

جادو کے کرتب یا ہاتھ کی صفائی:

اسلام دھوکہ دہی کا شدید مخالف ہے۔ جادو کے کرتب اور ہاتھ کی صفائی دھوکہ دہی کی راہیں ہموار کرتی ہے۔ لہٰذا اس کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے مگر بچوں کے رسائل کے زیر اہتمام منعقدہ تقاریب کا یہ لازمی جزبن چکا ہے۔ بعد میں اس کی تصاویر اور رپورٹنگ رسالوں میں بھی دی جاتی ہے۔

بچوں کے رسائل شائع کرنے والی تنظیمیں اور ان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے پروگرام:

بچوں کے اکثر رسائل مختلف تنظیموں کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ یہ تنظیمیں وقتاً فوقتاً مختلف پروگراموں کا انعقاد کرواتی رہتی ہیں۔ بعد ازاں ان کی رپورٹیں تصاویر کے ہمراہ متعلقہ رسائل میں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر تنظیمیں بچوں میں کس قسم کے کلچر کو فروغ دے رہی ہیں، اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

''جنگ اینڈ سوزو واٹر پارک'' کے زیرِ اہتمام ۲۵ مئی تا ۴ جون ۱۹۹۲ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا دس روزہ تفریحی ''بچوں کا میلہ''۔

ڈریس شو، بینڈز کا مقابلہ، ۳۔ مقابلہ پینٹنگ، ۴۔ مقابلہ فوٹو گرافی، ۵۔ مور ڈانس،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔جوڈو کراٹے، ۸۔کامیڈی شو، ۹۔میجک شو، ۱۰۔دھمال، ۱۱۔ہیر رانجھا شو، ۱۲۔کٹھ پتلی تماشہ، ۱۳۔علاقائی رقص، ۱۴۔بے بی نیشن، ۱۵۔سوئمنگ، ۱۶۔لڈی، ۱۷۔بچوں کا تھیٹر، ۱۸۔باسکٹ بال، ۱۹۔تیل مہندی رسم، ۲۰۔ملی نغمے، ۲۱۔ٹیبل ٹینس اور اس کے علاوہ بہت سے پروگرام شامل ہیں۔بچوں کے میلہ میں خصوصی طور پر آپ کے پسندیدہ فلم ٹی وی سٹیج کے آرٹسٹ شامل ہوں گے۔(''اشتہار روزنامہ جنگ'')

اس میلے کے مشتملات سے یقیناً یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ ہمارے تربیتی ادارے، دھمال، ہیر رانجھا شو، علاقائی رقص، مور ڈانس، لڈی، بچوں کے تھیٹر اور تیل مہندی کی رسموں کے ذریعے بچوں کو کیا بنانا چاہتے ہیں، نیز فلم ٹی وی کے آرٹسٹ بچوں کی کیسی تربیت کریں گے۔

روزنامہ نوائے وقت کے زیر اہتمام شائع ہونے والے رسالے کی تنظیم ''پھول کلب ''دھاڑی کے زیر اہتمام منائے جانے والے جشن آزادی کی رپورٹنگ ملاحظہ ہو۔

''پروگرام کی خاص بات نعیم الحسن ببلو کی اپنے پورے میوزک گروپ کے ہمراہ پروگرام میں شرکت تھی۔پروگرام کا باقاعدہ آغاز اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے کیا گیا۔یہ سعادت میلسی سے آئے ہوئے قاری زاہد نظامی نے حاصل کی۔حمد باری تعالیٰ عابد وسیم نے خوبصورت میوزک پر پیش کی، اس کے بعد سینٹ جان کی بچیوں نے اچھا ٹیبلو پیش کیا۔ پاکستان کی علاقائی دھنوں پر مبنی رقص۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی بچیوں نے پیش کیا۔آخر میں نعیم ببلو ایک بار پھر سٹیج پر آئے اور بچوں نے ان سے فرمائشی گیت سنے۔

(سالنامہ ۱۹۹۵ء ماہنامہ ''پھول'')

اللہ تعالیٰ کا بابرکت نام موسیقی کی دھن پر لینے کی جسارت کس قدر بڑی ہے۔حدیث میں موسیقی کو شیطان کی آواز کہا گیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد موسیقی کے آلات توڑنا بتایا ہے۔

''پھول فلائنگ کلب'' بھی ماہنامہ ''پھول'' کا ایک خاص سلسلہ ہے۔بچوں کے علاوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر اس میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہی ہوائی جہاز کی سیر کرتے ہیں۔مخلوط معاشرت کی بنیاد استوار ہونے والے اس تفریحی پروگرام میں وہ تمام خرابیاں موجود ہیں جن کی روک تھام کے لیے اسلام نے مرد وزن کے بے محابا ملنے پر پابندی لگائی ہے۔یوں بھی تو ہوسکتا تھا کہ اس کے ذریعے لڑکوں اور لڑکیوں کی سیر کا انتظام الگ الگ ہوتا۔

آنکھ مچولی ویڈیو میگزین:

ماہنامہ آنکھ مچولی نے یہ ایک نئی طرح ڈالی ہے۔ستمبر ۱۹۹۲ میں اس کی پہلی سیریل کی تفصیلات اور تصاویر کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ ٹی وی کی طرح اس میں بھی رقص، موسیقی، ٹیبلو، سٹیج ڈرامے سبھی کچھ موجود ہے۔مشہور فلمسٹارز کے علاوہ بچوں کو بھی اداکاری کا موقع دیا گیا ہے۔

اداکاری کرنے والوں کا نصب العین بہر حال فلموں میں کام کرنا ہوتا ہے جو سراپا فحاشی ہیں۔بچوں سے اداکاری کروانا فحاشی کی اشاعت کرنے والے افراد کی ایک کھیپ تیار کردے۔اس کی ایک کیسٹ کی قیمت ۱۵۰ روپے رکھی گئی ہے۔(۱۹۹۲ء میں اب ۱۹۹۷ء میں مزید مہنگی ہوگی) گویا یہ سب سے مہنگی تفریح ہے۔رسالے کے ذریعے سے متعارف ہونے والے بچے یقیناً والدین سے وی سی آر اور ٹی وی خریدنے یا کرایہ پر لینے کی ضد کریں گے اور یوں اس کے بعد ٹی وی پروگرام اور فلمیں دیکھنے کی راہ ہموار ہوجائے گی۔

غرض یہ کہ بچوں کے رسائل جاری کرنے والی تنظیموں کی سرپرستی میں ہونے والے اکثر پروگرام اور ان کی تفصیلات کی اشاعت دینِ اسلام سے براہِ راست متصادم ہیں۔

متبادل سوچ:

یہ تنظیمیں بچوں کی تربیت میں انتہائی فائدمند ثابت ہوسکتی ہیں بشرطیکہ یہ ان مخربِ اخلاق پروگراموں کی بجائے تربیتی پروگراموں کا انعقاد کروایا کریں۔مثلاً بزمِ نونہال کے نام سے ادارہ ''ہمدرد'' کا نام قابلِ تعریف ہے وہ بچوں کے پروگراموں میں حبِّ دین اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حب الوطنی کو مدنظر رکھتا ہے، اس کا سلسلۂ پروگرام حمد، نعت، ترانہ، ٹیبلو، اسلامی منظومات، معاشرتی مسائل اور تقاریر تک محدود ہے۔ اس کی تقریبات میں پیشہ ور گانے بجانے والے نہیں بلائے جاتے۔ تفریح اور ثقافت کے فروغ کے نام پر بدتہذیبی کی کثافت کو فروغ نہیں دیا جاتا۔ سوہنی مہینوال، ہیر رانجھا، جیسے معاشرت کے بدنام کرداروں کو آئیڈیل بنا کر نہیں پیش کیا جاتا۔ تیل مہندی جیسی شادیوں کی بے ہودہ ہندوانہ رسومات کو جنہیں بڑوں کو بھی ترک کر دینا چاہیے کی بچوں کو عملی تربیت نہیں دی جاتی۔

ان کی تقاریب کی جو تصاویر شائع ہوتی ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ ان میں صرف بچے ہی شامل ہوتے ہیں بچوں کے نام پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا ہجوم اکٹھا نہیں کیا جاتا اور نہ ہی مخرّبِ اخلاق عادات کا گرویدہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ''بزم پیغام'' کے زیرِ اہتمام ہونے والے پروگرام بھی ان قباحتوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان میں دینی شعور کی بیداری کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ان میں یہ بات اہم ہوتی ہے کہ یہ مخلوط نہیں ہوتے۔ ماہنامہ ''بزمِ گل'' میگزین کی ''بزمِ گل'' کے زیرِ اہتمام ہونے والے پروگرام بھی شرعی حدود کی پاسداری کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔

ایڈیٹری ایک دن کی:

ماہنامہ ''پھول'' کے اس سلسلے کی انفرادیت اور افادیت مسلمہ تھی، بشرطیکہ اسے صرف بچوں یا لڑکوں کی حد تک ہی محدود رکھا جاتا۔ اسلام نامحرم کے ساتھ بغیر اپنے محرم کے تنہا رہنے کی مذمت ہی نہیں مخالفت کرتا ہے۔ حدیث مبارک ہے۔ (بحوالہ مسلم) ''اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہائی میں ہوتا ہے تو شیطان دونوں کے درمیان گھس جاتا ہے''۔ ''ایڈیٹری ایک دن کی'' میں سارا دن نوجوان لڑکیوں کو دفتر کے ماحول میں لڑکوں کے ساتھ رہنا ہوتا ہے۔ کھانا پینا ہوتا ہے۔ بے تکلفانہ گفتگو ہنسی مذاق سب کچھ چلتا ہے۔ تفصیلات کے لیے ماہنامہ ''پھول'' ہی میں شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدہ رپورٹ ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں لڑکیوں کے حصہ لینے کو خوب سراہا جا رہا ہے، بطور مثال ملاحظہ ہو۔ پھول سالنامہ ۹۵ء میں اداکار جاوید شیخ کا مشورہ "بہت اچھا سلسلہ ہے اور بچوں کو بھی موقع ملتا ہے کہ وہ آگے آئیں اس میں لڑکیوں کو زیادہ ترجیح دینی چاہیے کیونکہ انہیں اور کوئی اچھا موقع نہیں ملتا"۔ مشورہ دینے والے کا "نام" اور "کردار" ہی اس کے مُصمم ہونے کی ضمانت ہے۔

نوجوان لڑکیوں کو غیر شرعی کورتج دینے کا انجام:

ہر کام دین کی مقرر کردہ اور معاشرے کی معروف حدود ہی میں رہ کر فائدہ مند ثابت ہوتا ہے، بصورت دیگر فائدے کی بجائے نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے۔ قلمی دوستی کے کالم میں اکثر دانشمند مدیران لڑکیوں کا تعارف دینے سے بجا طور پر اجتناب کرتے ہیں بلکہ بعض محتاط مدیر تو انعام یافتگان لڑکیوں کا بھی مکمل پتہ نہیں شائع کرتے۔

بعض رسالوں نے لڑکیوں کو جس طرح خاص کورتج دینی شروع کی ہے۔ اس کا ہی ایک حصہ ان کے مکمل پتے شائع کرنا بھی ہے۔ اس کا انجام کیا ہوتا ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ ایک لڑکی مدیر کے نام خط میں لکھتی ہے آپ کو تو معلوم ہے میرا نام پچھلے رسالے میں تھا۔ مگر ایک بات ہے کہ تین لڑکوں نے قلمی دوستی کے لیے خط لکھا ہے جو ہمارے گھر میں کسی کو پسند نہیں آیا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بات پر غور کریں کیا یہ اچھی بات ہے کہ کوئی کسی کو یوں قلمی دوستی کے لیے خط لکھے، ہو سکتا ہے میرے علاوہ اور بہنوں کو بھی خط لکھا گیا ہو۔ اصولاً ایسا نہیں ہونا چاہیے خط صرف اسے لکھا جاتا ہے جو قلمی دوستی کا خواہش مند اور اس حوالے سے اپنا تعارف کروائے اور نام چھپوائے۔ (ظل ہما، پھول دسمبر ۱۹۹۵ء)

یاد رہے کہ مدیر نے اس کے جواب میں ایک لفظ بھی مذمت میں تحریر نہیں کیا اور نہ ہی اپنی روش میں تبدیلی کی۔

ڈراؤنی کہانیاں اور مضامین:

جنوں، بھوتوں اور پریوں کی کہانیاں حقیقت کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہانیاں بچوں کے ذہنوں میں مستقل ڈر کا بیج بونے کے علاوہ اور کسی افادیت کی حامل نہیں۔ ''بچوں کی دنیا'' ''بچوں کا باغ'' جیسے رسائل تو ایسی کہانیوں کے لیے مخصوص تھے ہی لیکن اب ''آنکھ مچولی'' جیسے معیاری رسائل نے بھی ''خوفناک نمبر'' شائع کر کے ترقی یافتہ پیمانے پر خوفناک تصاویر، مضامین اور کہانیاں پیش کرنی شروع کر دی ہیں۔ انہیں شاید اندازہ نہیں کہ ان کے اس نمبر کے ٹائٹل کو ہی دیکھ کر کتنے ننھے بچے رات کو سوتے میں ڈر کر روتے ہوئے اٹھ پڑے ہوں گے۔

غیر اسلامی رسومات کی تہذیب:

قیامِ پاکستان سے قبل ہندو معاشرت سے قربت اور قیامِ پاکستان کے بعد مغربی تہذیب سے مرعوبیت کی بنا پر بہت سی غیر اسلامی رسومات ہم پر مسلّط ہو گئی ہیں۔ انہیں ''اپنا قرار دینا'' نظریہ پاکستان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے۔ بچوں کے رسائل کو مضامین کی اشاعت کے وقت اس پہلو کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ماہنامہ ''تعلیم و تربیت'' فروری ۱۹۹۶ء میں مضمون ''بسنت رت'' ملاحظہ ہو جس میں یہ ثابت کیا گیا کہ بذاتِ خود بسنت کا تہوار تو برا نہیں، اس میں پتنگیں اڑاتے ہوئے فائرنگ کرنا، شور مچانا اور ادودھم مچانا برا ہے۔ تحریر ہے ''بسنت کا تہوار بھی پنجاب کا خاص تہوار ہے اور یہاں صدیوں سے منایا جاتا ہے، آزادی سے پہلے یہ تہوار ہندو، مسلمان، سکھ عیسائی مل جل کر منایا کرتے تھے''...... افسوس بقول اقبال۔

یہ امت روایات میں کھو گئی\
حقیقت خرافات میں کھو گئی

انبیاء کی تصاویر:

تصاویر کی اشاعت ہی ہمارے دین میں کم سنگین گناہ نہیں۔ کجا یہ کہ انبیاء کی فرضی تصاویر شائع کی جاتی ہیں۔ ہمارے ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے مقاصد سے غداری کا ایک پہلو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے رسائل میں ان تصویروں کی اشاعت بھی ہے۔افسوس اس سنگین جرم پر ایسے رسائل کے خلاف کوئی آواز اٹھانے والا نہیں۔ملاحظہ ہو اگست، ستمبر، اکتوبر، تعلیم وتربیت ۱۹۸۹ء کے شمارے ان میں حضرت موسیٰ اور حضرت شعیبؑ کی دو صاحبزادیوں کی خیالی تصاویر شائع کی جاتی رہی ہیں۔

بچوں کے حوالے سے نامناسب تحریریں:

معصومیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بچوں کو عطا کردہ ایک لاثانی اور بے مثال تحفہ ہے، اس گراں قدر نعمت سے بچوں کو محروم کرنے کی کوشش کرنے والے شعوری یا لاشعوری طور پر شیطان کے ہدف فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ (پس میں ضرور بدل دوں گا اللہ کی تخلیق کو) کی تکمیل کے لیے اسی کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔مغرب کی نقالی میں پاکستان میں بھی بچوں سے اس جوہرِ گراں مایہ کو سلب کرنے کے لیے عالم گیر پیمانے پر کوششیں شروع ہوگئی ہیں۔اس سلسلے کی ایک کڑی بچوں کے سامنے ان معلومات اور مسائل کو بلا جھجک پیش کرنا ہے جوان کی عمر سے کسی طرح بھی مناسبت نہیں رکھتے۔المیہ تو یہ ہے کہ پیش کیے گئے یہ مسائل اسلامی تعلیمات سے بھی مطابقت نہیں رکھتے۔لہٰذا ایسا کرنے والے دہرے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔اول بچوں کو قبل از وقت غیر متعلق اور غیر مناسب معلومات اور مسائل سے روشناس کروانا، دوم غیر اسلامی تصورات کے بیج ان کے ذہنوں میں بونا۔

بچوں کی صحافت کے علم بردار رسائل وہ سب بلا جھجک پیش کر دیتے ہیں جو اصولاً بڑوں کی صحافت کے لیے بھی اسلامی تعلیمات کی رو سے نامناسب ہیں۔چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ایک رسالہ جان شیر خاں کے تعارف میں لکھتا ہے:۔

"جان شیر اور عظیم کرکٹر لارا میں قدر مشترک ہے اگر ان کے والدین خاندانی منصوبہ بندی والوں کی باتوں پر عمل کرتے تو یہ مایہ ناز اور عظیم کھلاڑی جنم ہی نہ لے سکتے تھے۔ دونوں گیارہ، گیارہ بہن بھائی ہیں"۔(ماہنامہ "پھول" سالنامہ ۱۹۹۵ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی سے متعلق جان شیر خان نے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''واقعی محبت منہ زور ہوتی ہے، یہی کچھ میرے ساتھ ہوا اور ملائشیا کی وائلٹ ''شریکِ حیات'' بن گئی...... مگر یہ شراکت دیرپا ثابت نہ ہو سکی اور دونوں کے رستے جدا جدا ہو گئے۔اس واقعہ نے جان شیر خاں کو بہت عرصے تک ڈیپریشن میں مبتلا رکھا مگر اس دوران ''سوہنی'' کے شہر گجرات کے مشہور قصبے ''دینہ'' کے گاؤں شیخوپوری کی ''نسیم'' سے لندن میں ملاقات ہوگئی۔نسیم جان شیر کا میچ دیکھنے گئی ہوئی تھیں''۔

بھابھی نسیم سے متعلق ایک سوال کے جواب میں جان شیر خان نے بتایا ''پسند کی شادی کرنے کی وجہ سے شروع شروع میں گھر والوں نے مخالفت کی تھی۔پھر نسیم نے سب کی بہت خدمت کی، والدین اس بات سے بہت خوش ہیں''۔ (سالنامہ، ماہنامہ پھول ۱۹۹۵ء)

مندرجہ بالا اقتباس میں پسند کی شادی، محبت ......اور وہ بھی کسی لڑکی سے، عشق کی منہ زوری کا فلسفہ، اسی حوالے سے رسوا ''سوہنی'' کا تذکرہ...... پسند کی شادی کی خاطر والدین کو بھی ناراض کر لینا......خاندانی منصوبہ بندی کا تذکرہ...... آخران سب چیزوں کا بچوں سے کیا تعلق ہے؟ کیا یہ معلومات بچوں میں اسلامی حوالے سے نہ سہی اخلاقی حوالے سے مثبت رویوں کو جنم دیں گی؟

ایک رسالے میں ''چاچا حُر'' سے سوالات کے تحت مستقل کالم میں ایک بچے کے سوال کا جواب ملاحظہ ہو

سوال:۔ ''چاچا! آپ نے آج تک کتنی شادیاں کی ہیں''؟

جواب:۔ ''پہلے تم بتاؤ! تمھارا تعلق محکمہ خاندانی منصوبہ بندی سے تو نہیں''۔

(ماہنامہ ''مجاہد'' اگست ۱۹۹۵ء)

ایک رسالے میں وسیم اکرم سے ایک انٹرویو میں اس کی بیوی کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے:

''وہ وسیم اکرم کیا آئیڈیل وائف ثابت ہوئیں۔اب وہ انہیں ہر وقت ساتھ رکھنے پر ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کے پھڈے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ (ماہنامہ ''پھول'')

ازدواجی زندگی کے یہ معاملات بچوں کے رسالے سے کیا مناسبت رکھتے ہیں، یہ ہماری سمجھ میں نہیں آسکا۔ ایسے سوال وجواب دیکھ کر بچوں کے رسالے کے بجائے اخلاقی بے راہروی کو فروغ دینے والے رسالوں پاکیزہ، شعاع، اور خواتین ڈائجسٹ جیسے رسالوں میں دیئے گئے انٹرویوز کے تناظر میں ایسی ہی قبیل کا ایک رسالہ ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔

ٹی وی کے مشہور اداکار، ''انگار وادی'' کے مصنف اور ڈائریکٹر رؤف خالد کے انٹرویو کا اقتباس ملاحظہ ہو:

س:۔ عتیقہ اوڈھو اور آپ کا کردار دیکھ کر آپ کی بیگم کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوا؟

ج:۔ (ہنستے ہوئے) ہوا تھا، ان کا کہنا تھا کہ مجھے کیپٹن حمزہ کی بجائے خیام سرحدی والا کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔

س:۔ ریکارڈنگ کے دوران کوئی دل چسپ واقعہ!

ج:۔ ایک دن ایک ایسا سین او۔کے ہونا تھا جس میں (ڈرامے کے) میرے بڑے بھائی ڈاکٹر طلحہ کو ایک لڑکی کے پیچھے بھاگنا تھا۔ ہم دونوں کا تعلق چونکہ پشاور سے ہے، اس لیے وہ پشتو میں مجھے کہنے لگے اس لڑکی کے پیچھے بھاگنے کو میرا دل نہیں چاہ رہا''۔ میں نے پشتو میں جواب دیا کہ ''گزارہ کرو''۔ انہوں نے پھر جواب دیا کہ جب دل ہی نہیں چاہ رہا تو کیا کروں''۔ تب میں نے جواب دیا کہ ''اچار ڈالو''۔ میرا یہ جواب سن کر پشتو میں وہ لڑکی بولی ''کسی اور زبان میں میری برائیاں کرو، یہ زبان مجھے آتی ہے''۔ جس پر ہم دونوں بڑے شرمندہ ہوئے۔

مخلوط معاشرت فحاشی پر مبنی ثقافت کو فروغ دینے کی واحد اولین بنیاد ہے۔ اس کی تفصیل آخر بچوں کی صحافت سے کیا تعلق رکھتی ہے۔ رؤف خالد سے کیا گیا اول الذکر سوال پڑھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں پر کیسے اثرات مرتب ہوں گے، اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن یہ تو طے ہے کہ اس طرز عمل سے یہ رسائل نئی نسل کو محبِ دین اور محبِّ وطن بنانے کے بجائے بازاری تہذیب و ثقافت کا دلدادہ بنا رہے ہیں۔ ایک دینی مزاج کے حامل بچوں کے رسالے میں یہ کارٹون مزید تشویش کا سبب بنا جس کے نیچے تحریر ہے " پہلے باپ بیٹے کو سمجھاتا تھا، اب بیٹا باپ سے کہتا ہے یہ وڈیو فلم آپ کے دیکھنے کی نہیں"۔ کارٹون میں ٹی وی سکرین پر ہاتھ سے بنی ہوئی ایک لڑکی کی مکمل عریاں تصویر دکھائی دے رہی ہے اور بیٹا باپ کو اسے دیکھنے سے منع کر رہا ہے۔ (پیغام ڈائجسٹ، آزادی نمبر ۱۹۹۲)

محنت کش بچے نمبر ماہنامہ "پھول" میں محنت کش بچوں کی دو روزہ تقریبات کی رپورٹ میں ان کی ایسی ایسی نازیبا معلومات دی گئی ہیں کہ جن کا نقل کرنا بھی ہمارے لیے ممکن نہیں۔ اس میں محنت کش بچوں کے ناشائستہ اخلاقی رویوں کی انتہائی تفصیل بالکل عریاں الفاظ میں موجود ہے۔ اسی شمارے میں "مغرب کے معصوم بچے" کے عنوان سے مغربی بچوں پر بیتنے والی ہر قسم کی مصیبتوں کی تفصیلات موجود ہیں جو یقیناً قاری بچوں پر اچھے اثرات مرتب نہیں کریں گی۔ اسی مضمون کو پڑھ کر اسی شمارے میں موجود "کشمیر واک" کی رپورٹنگ اور اس کی تصاویر کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جس میں مخلوط مناظر کثرت سے اپنے لوازم کے ہمراہ موجود ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ مغربی معصوم بچے مخلوط معاشرت اور احکامِ الٰہی کو پس پشت ڈالنے کی روش ہی کے اتنے بھیانک نتائج بھگت رہے ہیں۔ کیا ہمارے یہ دانش ور پاکستانی بچوں کو بھی اسی المناک انجام سے دوچار کروانا چاہتے ہیں۔

"پنجاب میں بچیوں کی کیفیت" کے عنوان سے یہ مضمون نو ہزار لڑکیوں سے کیے گئے سوالات پر مشتمل ہے، جن میں طوائفیں بھی شامل ہیں۔ بچوں کے رسائل میں طوائفوں کا تذکرہ کیا معنی رکھتا ہے؟ یقیناً یہ معلومات یا یہ مضامین اہمیت کے لحاظ سے محتاجِ وضاحت نہیں لیکن یہ تو ماننا پڑے گا کہ یہ مسائل بچوں کا دردِ سر نہیں۔ بچوں کے رسائل میں ایسے ٹھوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین یا تو دیئے ہی نہ جائیں کیونکہ بچے تو بچوں کا رسالہ سمجھ کر حرف بحرف پڑھیں گے اور پھر اسے سمجھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ آخر اللہ نے انہیں بھی سوچنے والا دماغ دے رکھا ہے۔

رسالہ ''پھول'' کے پاس تو بڑوں کی صحافت کے لیے نوائے وقت، فیملی میگزین، ندائے ملت وغیرہ بھی موجود ہیں، یہ مضامین وہ ان میں بھی دے سکتا تھا۔

ماہنامہ ''آنکھ مچولی'' کے حیرت ناک نمبر میں ''۱۶ انچ کی ہتھیلی ۱۴ انچ کا بچہ'' کے عنوان سے بچے کی ولادت کی مکمل تفصیل یوں دی گئی ہے جیسے یہ بچوں کا پاکستانی رسالہ نہیں کوئی انگلش میگزین ہو۔

www.KitaboSunnat.com

ایڈیٹر کے نام خطوط اور ان کے جوابات:

ایڈیٹر بہر حال ایک مرد ہوتا ہے اور نوجوان لڑکیوں کے لیے نامحرم، اسلام غیر محرموں کے ساتھ بے محابا گفتگو، ہنسی مذاق کو پسند نہیں کرتا، اب یہ ایڈیٹر کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اگر ایسے خطوط آتے بھی ہیں تو وہ ان سے اغماض برتے اور ان کی اشاعت سے اجتناب کرے نہ یہ کہ وہ خود بھی بھرپور نوک جھونک میں حصہ لے۔ ماہنامہ ''پھول'' کے صرف ایک ہی شمارے کے قابلِ اعتراض خطوط اور ایڈیٹر کے جواب ملاحظہ ہوں۔ مراسلہ نگار کا جملہ ہے ''بھابھی کی تصویریں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی''۔ (مراد عمران خان کی بیوی) (پہلا انعامی خط)

ایڈیٹر کا جواب: ''اپنی بھابھی تو یوں کہہ رہی ہیں جیسے خود پسند کر کے لائی ہوں''۔

دوسرا انعامی خط ''ضرب المثل مشہور ہے ''خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے''۔ اور مطیر ے (تربوز) کو دیکھ کر مطیرا۔ مگر مابدولت جو رنگ پکڑتے ہیں۔ وہ بلو (بھائی جان) کو دیکھ کر''۔ بلو جیسے بدنام فلمی لقب پر آخر ایڈیٹر صاحب نے قلم کو جنبش کیوں نہیں دی، یہ ناقابلِ فہم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور لڑکی لکھتی ہے: بھیا سالنامے میں اپنی تصویر ضرور دینا، گھر میں آپ کی بے شمار تصویریں ہوں گی، کوئی اچھی سی، پیاری سی یعنی جو آپ کو اچھی لگے وہ دے دینا، ہمیں تو آپ کی ساری تصویریں ہی پیاری لگتی ہیں۔ساڈے گھر آئی بھر جائی۔ساڈے چہرے تے رونق سمائی۔بھیا نبیلہ بھابھی آ گئی، اور جمیلہ بھابھی بھی آ گئی۔اصل خوشی تو ہمیں اس وقت ہوگی جب وہ بھابھی آئے گی جس کا نام ہمیں اختر بھیا نہیں بتاتے"۔شہناز سلیم قصور۔

ایڈیٹر:۔"پھول" کے لیے نئی اور موزوں بھابھی کی تلاش میں ہیں، جوں ہی دستیاب ہوئی حاضر ہو جائیں گے"۔

"میرا بھائی کو مشورہ ہے کہ وہ دو تین پنجابی فلمیں دیکھ لیں۔وہاں انہیں ایکشن کے ایسے ایسے مناظر دیکھنے کو ملیں گے کہ ان کی آنکھ سیدھی ہو جائے گی"۔جویریہ سعید ملتان

ایڈیٹر:۔"لاحول ولا۔بی بی رانی! ان کا یہ حال پہلے ہی پنجابی فلموں سے ہوا ہے، وہ تو شکر کریں میری وجہ سے شرما شرمی وہ بڑھکیں مارنے سے گریز کرتے ہیں۔کیوں مشورہ دے کر مروانے لگی ہیں"۔

"خان کے ولیمہ کی تصاویر بہت پسند آئیں۔عمران کی پسند پر رشک آتا ہے کہ پورے پاکستان کی لڑکیوں میں سے کوئی بھی پسند نہیں آئی۔انہوں نے کافی لڑکیوں کو جھٹکا لگایا ہے"۔ (آ رائے ملک بستی کرمانوالی)

"بی بی رانی یہ نہایت نازک موضوع ہے، اس لیے ہم تبصرہ کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔اب بھی یونہی ٹال رہے ہیں۔ہے نا ہماری چالاکی"۔(ماہنامہ پھول، سالنامہ ۱۹۹۵)

مدیر کے ساتھ خط و کتابت تو بچوں کے دیگر رسائل میں بھی ہوتی ہے لیکن ان میں سے کسی خطوط کے جواب اس بدتہذیبی یا ناشائستگی کی حد تک نہیں ہوتے۔

مدیران کا ذاتی تشخص:

بچے لاشعوری طور پر اپنے پسندیدہ رسالے سے ذہنی وابستگی محسوس کرتے ہیں۔اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منسلک افراد سے انہیں روحانی قربت ہوتی ہے۔ مدیر کی اہمیت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اکثر بچے اسے اپنا آئیڈیل سمجھتے ہیں۔ بعض رسائل میں ان کی شائع ہونے والی تصاویر نے اس رجحان کو اور بھی تقویت دی ہے۔ ایسے میں مدیران پر یہ خصوصی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے حلیے اور لباس مکمل اسلامی انداز سے نہ سہی، کم از کم معروف قومی تقاضوں سے ہم آہنگ تو بنایا کریں۔ بچوں کے ایک مقبول رسالے کے مدیر صاحب کی تصویر کبھی بھی قومی لباس شلوار قمیض میں شائع نہیں ہوئی۔ ہمیشہ پتلون شرٹ یا کوٹ پتلون میں دکھائی دیتے ہیں۔ کئی بچے ان کی اس طرف توجہ بھی دلوا چکے ہیں۔ ایک بچے نے بڑا بھرپور تبصرہ کیا ''بھائی جان! کبھی شلوار قمیض پہنے بھی نظر آیئے، ہم نہیں کہیں گے کہ آپ پھولے پھولے نظر آ رہے ہیں''۔

لمحۂ فکریہ:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله ۔ ''جس نے نیکی کی راہ دکھائی تو اس کے لیے بھی (بلحاظ ثواب) نیکی کرنے والے کے اجر کے برابر اجر ہے''۔ (مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ،...... وغیرہ ح:۱۸۹۳)

اسی طرح احادیث کے مطابق برائی کی راہ دکھانے والا اور اس پر تعاون کرنے والا بھی برابر گناہ میں شریک شمار ہوتا ہے۔

ایسے رسائل کا تعاون جو بچوں کی ذہنی تربیت کی بجائے ذہنی تخریب کا فریضہ زیادہ تن دہی سے سر انجام دے رہے ہیں، اہلِ دین اصحاب کو ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن افسوس مندرجہ بالا سطور میں بے راہروی کو سب سے زیادہ پھیلانے میں اول و سابق رسالے کی معاونت، تعمیرِ انسانیت، البدر پبلی کیشنز، ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، ادارہ مطبوعاتِ کشمیر جیسے دینی اشاعتی کتب کے ادارے کر رہے ہیں۔ کیا یہ تمام دینی ادارے اپنا دباؤ ڈال کر ان سے اخلاقی بے راہروی والے سلسلے بند نہیں کروا سکتے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ''پھول'' کے مدیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب ہمقدم رسالے کے بھی مدیر رہ چکے ہیں۔ جو معاشرے کی عمارت کو خالص دینی بنیادوں پر استوار کرنے کا علم بردار ہے۔ یہاں بچوں کے ادب کے فروغ کے ادارے ''الدعوہ اکیڈمی'' کا خیال بھی بار بار ذہن پر دستک دیتا رہتا ہے۔

یہ ادارہ اپنے قیام کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''دعوہ اکیڈمی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں راہنمائی و تربیت کے لیے کوشاں ہے...... اس کے مقاصد میں بچوں کے لیے اسلامی نقطۂ نظر سے لٹریچر کی تیاری، بچوں کے لیے لکھنے والے ادیبوں کی تربیت کے لیے سیمینار اور ورکشاپس کا انعقاد، بچوں کی ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے کہانیاں، مضامین، کل پاکستان انعامی مقابلے، بچوں کے لیے درسی نصاب میں اصلاح کی کوششیں اور بچوں میں فروغِ تعلیم کے لیے دعوہ لائبریریوں کا قیام شامل ہے''۔ (گل دستہ ۱۹۸۹)

ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت کا فریضہ انجام دینے کے دعویٰ کے باوجود...... اسلامی تعلیمات کے خلاف مذکورہ بالا نکات کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرنے والے رسائل کو اول، دوم، سوم انعام سے نواز دینا نا قابلِ فہم ہے۔ اگر مقصد اکثریت کی رائے کو ہی ملحوظ رکھ کر انعام دینا ہے تو پھر اسلامی تعلیمات کی شرط لگانے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس طرح تو جس طرف اکثریت کا پلڑا بھاری ہوگا وہ چیز صحیح ہو یا غلط قابلِ قبول ہوگی ہی لیکن جب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں راہنمائی و تربیت کا فریضہ انجام دینے کے مدعی ہوں تو پھر اسلامی تعلیمات کی نظر سے ہی تمام رسائل کا جائزہ لے کر اول، دوم، سوم کی حیثیت کا فیصلہ کرنا ہوگا۔

جہاں تک اکثریت کے رجحان کے متعلق یہ حقیقت ہے کہ اکثریت اپنی ذہن سازی خود نہیں کرتی اس کا ذہن بنایا جاتا ہے اور ذہن ساز اداروں میں صحافت، ذرائع ابلاغ وغیرہ سرفہرست ہیں۔ اکثریت کے رجحان کو بدلنے کے لیے ''وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ'' (۱۱۶، الانعام) اگر آپؐ اس اکثریت کی بات جو زمین پر ہیں مانیں گے تو وہ آپؐ کو اللہ کے راستے سے گم راہ کردیں گے''۔ کی ہدایت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے رجحان کو بدلنا ہوگا اور دوسروں کی ذہن سازی ان کی مرضی کے مطابق نہیں، اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنا ہوگی۔

ممکن ہے کہا جائے کہ انعام دینے کے ساتھ ساتھ ان کی فروگذاشتوں کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا تالیفِ قلب کی انہی رسائل کو ضرورت ہے۔ ایسے رسائل کے پاس تو وسائل ہیں۔ بڑی بڑی تنظیمیں اور ادارے ان پر زرِ کثیر صرف کر رہے ہیں۔ ان کی بکری بھی خوب ہوئی ہے۔ ان کے مقابلے میں اسلامی تعلیمات پر اس دور میں بھی عمل کر کے اپنے دور کے تمام اپنے بے راہ رسائل پر اتمامِ حجت کرنے والے ماہنامہ ''نور'' ماہنامہ ''بزمِ گل''، ماہنامہ بزمِ قرآن'' جیسے رسائل بھی تو ہیں، جن کے وسائل دیگر رسائل کی نسبت کم ہیں، آمدن کم ہے، مگر اس کے باوجود وہ صرف اللہ کے توکل کے سہارے جاری ہیں۔ یوں بھی ہوسکتا ہے کہ اصل انعام اسلامی تعلیمات کے حامل رسائل کو دیئے جائیں، انہیں بطورِ مثال پیش کرتے ہوئے دوسروں پر ترجیح دینے کی وجوہات بیان کی جائیں اور تالیفِ قلب کے لیے دیگر رسائل کو اضافی انعامات دے دیئے جائیں۔ انشاء اللہ ایسا کرنے سے وہ رسالے بھی اپنے آپ کو دینی رسائل کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کریں گے اور اکثریت کا رجحان تبدیل ہوجائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی مزاج کے حامل یہ رسائل کسی دنیاوی جاہ و منصب کے حریص نہیں لیکن ایک ایسے ادارے کی توجہ جو بچوں کے ادب کی سرپرستی کا فریضہ انجام دے رہا ہے، اس طرف مبذول کرانے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ وہ اپنے قیام کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ادب کی تخلیق بیان کرتا ہے۔ ورنہ حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ رب العالمین کے یہ فرماں بردار رسائل دنیا کے ان فانی انعامات سے بدرجہا بہتر انعامات کے مستحق ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔ (ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ، اگست ۱۹۹۶ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر میں خواتین کی صحافت

برصغیر میں اردو کی ترویج ونمو کے ساتھ ساتھ ہی صحافت کا شعبہ بھی معرضِ وجود میں آ گیا۔ برصغیر کی معاشرت میں اس وقت عورت خالصتہً ایک خاتونِ خانہ تھی اور اس کی ذمہ داریوں میں بچوں کی تربیت، مردوں کے سکون وآرام کی فراہمی اور سماجی روایات واقدار کی پابندی کرنا تھا جب کہ معیشت اور سیاست کے تمام امور مردوں کے ذمہ تھے۔ وہ جو کچھ کماتے لاکر عورتوں کے حوالے کردیتے۔ اور عورت اس پر تصرف میں خود مختار ہوتی تھی۔ گویا برصغیر میں مرد وعورت کے درمیان ذمہ داریوں کی تقسیم اسی بنیاد پر تھی جو بنیاد اسلام نے مرد وعورت کی ذمہ داریوں کے لئے مہیا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کی ذمہ داری کے بارے فرمایا:

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النساء،34)

"پس نیک عورتیں، فرماں برداری کرنے والیاں اور (شوہروں کی) پیٹھ پیچھے حفاظت میں (مال وآبرو کی) حفاظت کرنے والیاں"۔

اور اس کے میدانِ کار کے بارے فرمایا:

﴿ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾ (الاحزاب:33)

"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو"۔

رسول اللہ ﷺ نے عورت کی ذمہ داری کے بارے یوں وضاحت فرمائی:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"المرأة راعية علی اهل بیت زوجها وولدها وهی مسئولة عنهم"۔
(صحیح بخاری رقم الحدیث 7138)

"عورت اپنے خاوند کے گھر والوں اور اس کی اولاد کی راعیہ (نگران) ہے اور اس کے بارے اس سے باز پرس ہوگی"۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے جدید رجحانات حالات اور ماحول کی وجہ سے اس بہاؤ میں شامل ہوتے رہے۔قدیم روایات میں جدید رجحانات شامل ہوکر اسے نیا رنگ وروغن دیتے رہتے ہیں' یہی خواتین کی صحافت کے ساتھ ہوا۔انگریز کی آمد کے بعد اور ان کے سماجی وادبی رجحانات سے متاثر ہوکر ادیبوں اور دانش وروں نے برصغیر کی صحافت میں بھی تبدیلی کا سنگِ بنیاد رکھ دیا' ان کا مقصد تو معاشرے کو مکمل طور پر فرنگی اثرات کے تحت لانا تھا لیکن صحافت میں اپنے اس مقصد کے لئے وہ کھل کر سامنے آنے کی جرأت نہ کرسکے جس کا سبب برصغیر کا وہ روایت پسند طبقہ تھا جو اپنی روایات کو فرنگی روایات سے اعلیٰ وبرتر سمجھتا تھا اور یہ تھی بھی حقیقت جسے دنیا کا کوئی ماہرِ عمرانیات نہیں جھٹلا سکتا۔المختصر یہ کہ ایسے دانش ور چاہنے کے باوجود وہ تبدیلی نہ لا سکے جو وہ لانا چاہتے تھے۔ممکن ہے ان کے خیال میں تبدیلی سے مراد اتنی ہی تبدیلی ہو جتنی وہ اس وقت عورتوں کے حوالے سے ضروری سمجھتے تھے اور جس کے لئے انہوں نے کوشش بھی کی۔کیونکہ اس دور کے ادیب اگر آج کے دور میں خواتین میں آنے والی تبدیلیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو انہیں اس پر شاید ہم سے بھی زیادہ افسوس ہوتا۔انگریز اور انگریزی کلچر لمحہ بہ لمحہ اپنے قدم برصغیر پر جما رہا تھا' بالآخر زمامِ حکومت بھی ان کے ہاتھ میں آگئی۔ادھر کاغذ اور پریس کی ایجاد نے صحافت کی دنیا میں نمایاں انقلاب برپا کر دیا اور ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ عورتوں کے لئے بھی اخبارات ورسائل کا اجراء ہونا چاہیے۔

چنانچہ 1884ء میں ڈپٹی نذیر احمد نے "اخبار النساء" کے نام سے دہلی سے خواتین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ایک جریدے کا آغاز کیا۔ڈپٹی نذیر احمد برصغیر کی وہ معروف شخصیت ہیں جنہوں نے یہاں کے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے دردِ دل کے ساتھ قلم تھاما۔خواتین کسی قوم کی بنیاد ہوتی ہیں' چنانچہ انہوں نے خواتین کی اصلاح کی طرف بالخصوص توجہ دی''بنات النعش' مراۃ العروس' توبۃ النصوح' فسانۂ مبتلا اور رؤیائے صادقہ وغیرھم جیسے شاہکار ناول انہیں کے قلم سے منصۂ شہود پر آئے۔انہوں نے دلی کی خالص گھریلو اور نسائی زبان کو اپنے ناولوں میں محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ اس دور کی معاشرت کے اچھے نمونے پیش کیے اور معاشرے کے برے نمونوں کو اس طرح پیش کیا کہ قاری خود بخود ان معاشرتی روّیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے جن روّیوں کی وجہ سے وہ برے نمونے سامنے آتے ہیں۔

1885ء میں ''چراغِ کعبہ'' کے نام سے بلقیس جمال بیگم نے ایک ماہنامہ جاری کیا جس کی مدیرہ ''فاطمہ'' نامی خاتون تھیں۔یہ رسالہ ایک دینی ماہنامہ تھا جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔1898ء میں لاہور سے محترمہ محمدی بیگم نے ''تہذیبِ نسواں'' شروع کیا جس کی پیشانی پہ یہ تحریر لکھی ہوتی تھی''ہندوستان میں سب سے پہلا زنانہ اخبار''تہذیب نسواں''جو محترمہ محمدی بیگم صاحبہ نے لڑکیوں کے فائدے کے لئے 1898ء میں جاری کیا''۔

محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کے شوہر سید ممتاز علی اس رسالے کے اجراء کے محرک تھے۔محترمہ محمدی بیگم صاحبہ ایک پڑھی لکھی خاتون تھیں۔رسالے میں بیشتر مواد انہی کی تحریروں پر مشتمل ہوتا تھا۔محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کی زبان خالصتاً گھریلو زبان تھی اور ان کے موضوعات بھی خواتین ہی کے مسائل کے گرد گھومتے تھے۔سگھڑ بیوی' سگھڑ بیٹی' سگھڑ بہو' اور پھوہڑ نامہ جیسی مفید کتابیں ان کے قلم سے مرتب ہوئیں۔سید ممتاز علی صاحب کا اپنا اشاعتی ادارہ ''دارالاشاعت پنجاب'' تھا اور وہ خود بھی علمی و دینی موضوعات پر لکھتے اور شائع کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ان کے گھرانے کی یہ روایت جاری رہی۔سید اقتیاز علی تاج اور حجاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتیاز علی تاج انہی کے بیٹے اور بہو تھے۔موصوف میاں بیوی نے ادبی لحاظ سے بہت مفید کام کیا مگر اس کے ساتھ ساتھ ان کے مخصوص مسلکی نظریات کی عکاسی بھی ان کی تحریروں میں نمایاں طور پر موجود ہوتی تھی۔ان کا مسلک شیعہ تھا اور وہ شیعہ مسلک کی بھرپور تبلیغ کرتے تھے۔"تہذیبِ نسواں" رسالے کا مزاج دینی نہیں دنیوی تھا لیکن عورتوں اور بچوں کی اصلاح اس کا بنیادی مقصد تھا۔اور اپنی حد تک اس رسالے نے کوشش بھی خوب کی۔محمدی بیگم کے بعد ان کے بیٹے سید امتیاز علی تاج نے اس کی ادارت سنبھالی۔1947ء کے بعد معروف ترقی پسند ادیب غلام عباس اور احمد ندیم قاسمی بھی اس کے مدیر رہے۔یہ رسالہ 1949ء میں بند ہو گیا تھا۔

1904ء میں علی گڑھ سے "خاتون" نام سے ایک رسالہ جاری ہوا۔1907ء میں "پردہ نشین" مسز خاموش کی ادارت میں آگرہ سے جاری ہوا۔1908ء میں بیگم ممتاز علی نے لاہور ہی سے ایک اور رسالہ "شیرِ مادر" جاری کیا۔1908ء میں مصورِ غم راشد الخیری نے "عصمت" جاری کیا۔راشد الخیری عورتوں کے حقوق کے پُر زور علم بردار تھے۔انہوں نے دلی کے ایک علمی،ادبی اور دین پسند گھرانے میں آنکھ کھولی۔ان کا گھرانہ وہ ہے جس نے اردو دان لوگوں کو ڈپٹی نذیر احمد دہلوی اور مولانا احمد حسن جیسے نامور مصلح اور صاحب طرز ادیب دیئے۔یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ علامہ راشد الخیری کا اصلاحِ نسواں کا تصور خالص دینی نہج پر تھا۔چنانچہ "عصمت میں بے پردگی، بے راہروی اور جدید آزادیِ نسواں کے نظریات کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔"عصمت" ہمیشہ راشد الخیری کے اپنے دینی نظریات کی نمائندگی کرتا رہا،اس کے تحت کئی اصلاحی کام بھی ہوئے۔مثلاً یتیم بچوں کی کفالت اور تعلیم و تربیت کا ذمہ لیا گیا......جہیز ختم کرنے کی مہم چلائی گئی۔"عصمت" نے کئی لکھاری خواتین بھی پیدا کیں جنہوں نے آگے چل کر دین کی اشاعت میں خاصا کام کیا۔یہ حقیقت ہے کہ "عصمت" کا اپنے دور میں بھرپور کردار رہا۔راشد الخیری ہی کی زندگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بیٹے رازق الخیری نے اس کی ادارت سنبھالی۔ان کی شادی اس دور کی ایک معروف قلم کار خاتون ''اکرم'' سے ہوئی مگر پہلے ہی بچے کی ولادت کے موقع پر ان کی مدتِ حیات ختم ہوگئی۔اس کے بعد رازق الخیری کا دوسرا نکاح آمنہ نازلی سے ہوا' یہ بھی معروف ادیبہ تھیں۔انہوں نے ''عصمت'' کو کافی سنبھالا دیا' اس رسالے میں بزرگوں کے احترام اور دینی احکام و آداب کے منافی کوئی تحریر شائع نہیں کی جاتی تھی۔

1909ء میں منشی محبوب عالم مدیر ''پیسہ اخبار'' کی زیرِ ادارت ''شریف بی بی'' رسالے کا اجرا ہوا جب کہ منشی محبوب عالم کی بیٹی فاطمہ نے بھی خواتین کے لئے ایک روزنامہ کا اجرا کیا۔یہ اپنی طرز کی ایک منفرد کوشش تھی۔تادمِ تحریر خاص عورتوں کے لئے نکلنے والے کسی اور روزنامے کا علم نہیں ہوسکا۔پہلے یہ اخبار ہفت روزہ کی صورت میں بمبئی سے نکلتا تھا۔یہ اخبار دو تین سال بعد بند ہوگیا۔(صحافت پاک و ہند میں' ص:164)

1915ء میں علامہ راشد الخیری نے ایک اور ماہنامے ''سہیلی'' کا اجرا کیا۔بعدازاں خواتین کی صحافت میں روز افزوں اضافہ ہونے لگا۔یہ وہ دور تھا جب انگریز کے افکار و نظریات برصغیر میں اپنے پنجے گاڑ چکے تھے۔اور مقامی باشندے دن بدن اس کا شکار ہورہے تھے۔بہت سے لوگ انگریز دشمنی کے ردِعمل میں روس کے سرخ پھریرے تلے آنے میں فخر محسوس کررہے تھے۔روسی' جرمن' ہسپانوی' انگلش' چینی' جاپانی ادب کے ترجے منظرِ عام پر آرہے تھے۔جدید ناول اور افسانے نے اردو ادب میں اپنا ایک مقام پیدا کرلیا تھا' ''ادب برائے زندگی'' یا ''ادب برائے اسلام'' کے بجائے ادب برائے الحاد اور ادب برائے فحاشی کی منہ زور لہریں شرافت' حیا' قدیم معاشرتی روایات اور دین پسندی کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھیں۔معاشرے میں پریس کی اہمیت اور ضرورت بڑھتی جارہی تھی۔اب صحافت صرف خبریں پہنچانے کا نام ہی نہیں تھا بلکہ اپنے افکار و نظریات کی تبلیغ و تشہیر کا سب سے بڑا ذریعہ تھا۔عورت چونکہ معاشرے کا وہ معتبر اور پختہ کار طبقہ ہے جو معاشرتی اقدار و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات، روزمرہ کی زبان اور عقائد واوہام کی امین ہوتی ہے اور اس امانت کو اگلی نسلوں میں منتقل کرنے کا بنیادی ذریعہ ہوتی ہے۔ لہٰذا غیر اسلامی اور بدیسی نظریات نے اس مورچے پر نقب لگانے کے لیے ہر قسم کے حربے استعمال کیے جن میں سے ایک اہم حربہ تعلیم اور تحریر کے ذریعے اس کی فکری بنیادوں کو متزلزل کرنا تھا۔ اس مقصد کے لیے بہت سے ادبی رسائل اور اخبارات نے دن رات کوشش اور محنت کی جو ادیب اور دانش ور عورت کو گھر کی چاردیواری سے باہر نکالنے اور اس کی عفت وعصمت کے آبگینے کو توڑنے پر ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ ان کی ان مذموم کوششوں کو روکنے کے لیے معاشرے کا دین پسند اور روایت پرست طبقہ بھی حرکت میں آ گیا۔ انہوں نے اس محاذ پر الحاد پرستوں اور جنسی انارکی پھیلانے والوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ چنانچہ قیامِ پاکستان تک خواتین کے جو رسائل جاری ہوئے ان میں سے اکثر رسائل میں خواتین کی معاشرتی اصلاح پر مشتمل تحریریں ہی ہوتی تھیں۔ اس دور میں مختلف نظریات وافکار کے حامل رسائل جو خواتین کے لیے جاری ہوئے مندرجہ ذیل ہیں:

النساء، 1919ء حیدرآباد دکن مدیرہ صغریٰ بیگم..... نسائی، 1919ء، دہلی..... خادمہ دہلی 1922ء مدیرہ مریم بیگم حیدرآباد دکن..... سہیلی 1924ء لاہور، مدیرہ زہرہ بتول..... معینِ نسواں 1925ء مدیرہ عطیہ بیگم..... محمدی خاتون، قادیان، مدیر شیخ یعقوب علی تراب (یہ قادیانی نظریات کا ترجمان تھا)..... "مسلمہ" لاہور 1931ء مدیر عنایت عارف..... حور 1933ء کلکتہ مدیرہ بیگم قتیل انصاری..... جوہر نسواں 1934ء بیاد خاتون اکرم (جنت مکانی) زوجہ رازق الخیری..... عصمت مدیرہ عذیر فاطمہ آمنہ نازلی (یہ زنانہ دستکاریوں پر مشتمل رسالہ تھا اور قیامِ پاکستان کے بعد بھی نکلتا رہا)..... زیب النساء 1934ء لاہور مدیرہ وحیدہ نسیم، صنفِ نازک، لاہور 1935ء عنایت احمدی بیگم..... اختر 1935ء لاہور مدیر محمد علی براق، فاطمہ بیگم..... خاتون 1938ء پشاور، شیریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج صاحب......انیسِ نسواں' 1939ء لاہور' شیخ محمد اکرم......رفیقِ نسواں' 1939ء لاہور' حمیدہ خانم......حور' 1940ء لاہور' زیب عثمانیہ' بانو......نسوانی دنیا' 1942ء لاہور' عائشہ عبداللہ'

ان میں سے اکثر رسائل دینی مزاج کے حامل نہ سہی' روایتی مشرقی اخلاق کے ضابطے کی اپنے اپنے طور پر پابندی کرتے تھے۔ اکثر رسائل خواتین کی تصاویر سے اجتناب کرتے۔ عریاں تصاویر کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عریانی اور برائی کی ترغیب دینے والی تحریریں شائع نہیں کی جاتی تھی۔ خواتین کے رسائل میں رومانس کا داخلہ ممنوع تھا۔ یاد رہے کہ یہ وہ دور تھا جب شرفاء اپنی بیٹیوں کو ناچنے گانے کی اجازت دینا تو درکنار......طوائفوں کا تذکرہ بھی ان کے سامنے زبان پر لانا گناہ سمجھتے تھے۔ جن مردوں کے ہاں الحادی افکار اور فحاشی پھیلانے والا مواد مقبولِ عام تھا اور وہ اسے دھڑا دھڑ خریدتے اور پڑھتے تھے وہ بھی اس جنسِ آوارہ کو اپنے گھروں میں لانا یا اپنی عورتوں کو اس سے روشناس کرانے سے اتنا ہی ڈرتے تھے جتنا سانپ کے ڈسنے سے آدمی خائف ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ اگر ان کی عورتوں کو اس ادب کی چاٹ لگ گئی تو دنوں میں عزت اور شرافت نیلام ہو جائے گی۔ کنواری لڑکیوں کی شرم وحیا اس دور میں ضرب المثل تھی۔ کسی غیر مرد کا خیال بھی دل میں لانا انتہائی برا سمجھتی تھیں۔

مگر افسوس قیامِ پاکستان کے بعد ہماری اخلاقی بنیادیں کمزور ہوتی گئیں حالانکہ نظریہ پاکستان اور حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد انہیں مضبوط ہونا چاہئے تھا لیکن قیامِ پاکستان کے بعد بھی اس طبقے نے حصولِ پاکستان کے ثمرات کو اپنی جھولی میں سمیٹنا شروع کر دیا جو قیامِ پاکستان کے قبل نظریہ پاکستان کے نہ دل سے حامی تھے اور نہ ہی بظاہر۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارے اسلام پسند طبقے' خود مسلم لیگ اور دیگر سیاسی رفاہی تنظیموں نے بھی اور اقتدار پر براجمان لوگوں نے بھی ان الحاد پرستوں کی کوئی مزاحمت نہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس کی مدد ہی کرتے رہے۔البتہ چند دینی جماعتوں نے اپنے طور پر سر توڑ کوشش کی جن میں سب سے نمایاں کردار جماعت اسلامی کا ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد خواتین کے لئے جو رسائل منظرِ عام پر آئے ان میں بعض یہ ہیں:۔خاتونِ پاکستان' خاتونِ مشرق' نشیمن' عفت' سہیلی' زینت' عکس نو' بانو' بتول' صبح نو' سفینہ' تہذیب' رباب' اخبارِ خواتین' فخرِ خواتین' چلمن' دوشیزہ' آنگن' کرن وغیرہ۔ان تمام رسائل کا بنظرِ غائر جائزہ لینے سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ رسائل تین اقسام میں بٹے ہوئے تھے۔

1۔ اسلامی واخلاقی اقدار کے پاسدار

2۔ مخربِ اخلاق اور دین بیزار

3۔ معتدل رسائل جن میں کچھ شرافت اور اسلام کی نمائندگی بھی تھی لیکن وہ بے راہروی سے اتنے بیزار بھی نہیں'لہٰذا اس پر مبنی تحریریں بھی شائع کرتے تھے۔

1980ء سے لے کر 2000ء تک کی دو دہائیوں میں خواتین کی صحافت میں نمایاں تبدیلی ہوئی۔بازار میں ایسے رسائل کے انبار لگ گئے جن کے صفحہِ اول پر برہنہ عورت کی تصویر ان کے اندر کے مواد کی عکاسی کرنے لگی۔ان رسائل نے عریانی' فحاشی' مذہبی اقدار سے بغاوت' والدین کی نافرمانی' ترقی پسندی کے نام پر مادر پدر آزادی اور یورپی تہذیب کی حیاباختگی کے تمام پٹ پورے طور پر کھول دیئے۔نتیجہ یہ کہ اس کی بدبو اور تعفّن کے ہر طرف سے بھبھوکے اٹھ رہے ہیں۔

اس تبدیلی میں سب سے بڑا ہاتھ ریڈیائی ابلاغ کا ہے۔ٹی وی کے بعد ڈش اور کیبل اور اس کے بعد انٹرنیٹ نے پوری دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے ہر شخص کو آگاہ رکھنے اور اس کے مناظر دکھانے کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ایسے میں سستی تفریح مہیا کرنے والے رسائل نے بھی اس دوڑ میں شامل ہو کر میدان جیتنے کا مذموم ارادہ کر رکھا ہے' سوائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان چند رسائل کے جو خواتین کی معاشرتی اصلاح' دینی راہنمائی اور اخلاقی اقدار کو اپنے سینے سے لگائے مضبوطی اور بلند ہمتی کے ساتھ اپنا سفر طے کر رہے ہیں۔ خواتین کے لئے ان مخصوص رسائل میں سے چند رسائل مندرجہ ذیل ہیں:

بتول ماہنامہ لاہور...... عفت ماہنامہ راولپنڈی...... طیبات ماہنامہ مرکز الدعوہ والارشاد...... شعاع تنظیم اساتذہ حلقہ خواتین...... خواتین میگزین ماہنامہ ادارہ مطبوعات خواتین لاہور...... بنات عائشہ...... پکار ماہنامہ اسلامی جمعیت طالبات...... مسلمہ...... تحفہ نسواں دو ماہی...... خواتین کا اسلام ہفتہ وار...... طوبیٰ ماہنامہ کھوکھر کی گوجرانوالہ...... والضحیٰ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث...... قواریر لاہور...... حیا ڈائجسٹ کراچی ماہنامہ...... ان میں سے حیا ڈائجسٹ 2005ء کو منظرِ عام پر آیا ہے۔

عریانی اور بے راہروی پھیلانے والے رسائل کی پہنچ ان جگہوں پر بھی ہے جہاں ٹی وی اور سینما کی پہنچ نہیں ہے اور جو لوگ انہیں دیکھنا گناہ خیال کرتے ہیں۔ بہت سے متدین اور شریف گھرانے اس گندی صحافت کی زد میں آچکے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ نیکی' تقویٰ اور عفت جیسے اخلاقِ فاضلہ اور اخلاقِ دینیہ کے بنیادی مظاہر کا گراف گرتا جا رہا ہے۔ وہی تحریریں جنہیں ''عصمت'' اور ''تہذیبِ نسواں'' جیسے رسائل کسی دور میں شائع کرنا بدترین جرم سمجھتے تھے اب اعلیٰ ذوق کی آئینہ دار سمجھی جانے لگی اور خواتین جو بے راہ کرنے کے لئے ہر حربہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں اس اجتماعی جرم سے اپنے ہاتھ' اپنے ذہن' اپنے قلم' اپنے سرمائے اور اپنے وقت کو ملوث کرنے والے چند خواتین کے رسائل مندرجہ ذیل ہیں:

خواتین ڈائجسٹ...... شعاع ڈائجسٹ...... کرن...... پاکیزہ...... اخبارِ جہاں...... اخبارِ خواتین...... فیملی میگزین...... آنچل...... حنا ڈائجسٹ...... دوشیزہ...... ذائقہ...... خواتین افق...... اخبارات کے خواتین کے لئے ہفتہ وار ایڈیشن...... گو بہت سے مردانہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنانہ کی تخصیص سے آزاد ڈائجسٹ بھی خواتین میں اسی طرح پڑھے جاتے ہیں جیسے مردانہ حلقوں میں پڑھے جاتے ہیں اور وہ بے راہروی الحاد اور انارکی پھیلانے کے جرم میں ان رسائل کے یکساں شریک ہیں۔ ان میں سے چند نام یہ ہیں:

سسپنس ڈائجسٹ...... جاسوسی ڈائجسٹ...... مون ڈائجسٹ...... اخبارِ جہاں...... آداب عرض...... سلام عرض...... جوابِ عرض...... ایکشن ڈائجسٹ...... حکایت...... عمران سیریز...... مون ڈائجسٹ...... نئے افق...... نئے انداز ڈائجسٹ...... نیا زمانہ...... قافلہ...... سویرا...... فاصلہ...... رابطہ...... حملہ وغیرہ۔

بعض رسائل خالص فلمی ہیں مثلاً اداکار...... چترالی...... شمع...... رومان...... کردار...... مصور...... ممتاز...... تصویر...... اجالا...... ٹی وی ٹائمز...... میڈیا...... جلوہ...... نئی صدی...... فلم لائیٹ...... وغیرہ۔

غرض جتنے بھی رسائل اس وقت دینی وتبلیغی مقاصد کے علاوہ ہیں وہ سب ایک دوسرے کو تقویت دینے اور باہم مسابقت کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کو حیوانی معاشرے اور شیطانی معاشرے میں تبدیل کرنے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں۔ خواتین کے رسائل میں سے گو بعض کو بعض سے بہتر سمجھا جاتا ہے مگر ان سب میں عریانی' رومانس' اسلام سے بغاوت' عورتوں کی عریاں تصاویر' برائی کو خوب صورت اور مؤثر بنا کر پیش کرنا سب کی مشترک خصوصیت ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کی موجودہ مقبولِ عام صحافت کا جائزہ

خواتین کے اس وقت رسائل جو عام ہاتھوں میں پہنچ رہے ہیں اور جو ایک عام پاکستانی عورت سے لے کر بیگمات تک رسائی حاصل کر چکے ہیں' ان کی روش کو اگر اسلام اور اخلاقیات کی میزان میں جانچا جائے تو وہ ہر پہلو سے اس قابل ہیں کہ انہیں شراب نوشی' خنزیر خوری' سود اور زنا جیسے کریہہ و قبیح گناہوں سے بھی زیادہ سنگین سمجھا جائے اور ان سے اسی طرح اجتناب کیا جائے جس طرح مندرجہ بالا گناہوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

عورت نئی نسل کی معمار ہوتی ہے' عورت کے اخلاق پر قوم کے اخلاق و کردار کا مدار ہوتا ہے مگر افسوس یہ رسائل نوعمر اور کچے ذہن کی لڑکیوں کی تعمیرِ فکر ایسی بنیادوں پر کر رہے ہیں جس سے وہ اخلاق' حیا' والدین اور خاندان کی محبت اور کشش سے نکل کر مادر پدر آزادی اور جنسی بے راہروی کی دلدل میں گرتی جا رہی ہیں۔

عورتوں کے لیے مخرب اخلاق رسائل کا جائزہ

صحافتی نفسیات کے ایک معروف عرب ماہر ڈاکٹر فہمی النجار جنہوں نے ابلاغیات میں پی ایچ ڈی کی ہے خواتین ڈائجسٹوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

خواتین کے مخصوص رسائل عورتوں کے حقوق کے علم بردار اور ان کے مفادات کے دعوے دار ہیں مگر درحقیقت وہ عورت کو دینی اور اخلاقی طور پر تباہ کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا خاندانی نظام اندورنی طور پر ٹوٹ پھوٹ کر بے کار ہو جائے۔ خواہ کوئی اعتراف کرے یا نہ کرے صحافت کا یہ حصہ دشمنانِ اسلام کی مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے اور اس پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ اس قسم کی کسی اخبار یا رسالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صفحات پلٹ کر دیکھ لیجیے اور ان کا اسلامی اصولوں سے موازنہ کر لیجئے۔ بڑی وضاحت سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سے مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔

(ذرائع ابلاغ، ص: ۲۰۱)

سر ورق:

ہر چیز کے اندرون کا آئینہ دار اس کا چہرہ ہوتا ہے۔ان ڈائجسٹوں کے چہرے پر بنی سنوری' ناز و انداز دکھاتی نیم برہنہ خواتین یا اسی قبیل کے مردوں کی تصاویر نظر آتی ہیں۔ یہ تصاویر اس قدر دل فریب اور پُرکشش ہوتی ہیں کہ خواہ مخواہ دیکھنے والے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ خصوصاً ٹین ایجز لڑکے اور لڑکیاں ان تصویروں کے دیوانے ہوتے ہیں۔ اکثر ان پڑھ لڑکے اور لڑکیاں بھی گندی اور ننگی تصویروں والے رسائل کو صرف اس لئے خرید لیتے ہیں کہ وہ ان کی تصویریں دیکھ کر اپنے خوابوں میں کسی ایسی ہی حسینہ کا سراپا سجا لیں گے اور پھر وہ اس کے حصول کی کوشش میں اخلاق اور معاشرے کی تمام حدود پھلانگ کر اس قسم کی حسینہ کو اپنے قابو میں لانا اپنا جائز حق سمجھتے ہیں۔

ایک ان پڑھ لڑکی کو جب یہ کہا گیا کہ فلمیں نہ دیکھا کرو کہ یہ اخلاق کو خراب کرتی ہیں تو اس نے منع کرنے والے سے کہا "باجی جیسی تصویریں اور جو کچھ آپ ان رسالوں میں پڑھتے ہیں ہم فلموں میں دیکھ لیتے ہیں" اور یہ حقیقت سو فی صد درست ہے جو اس ان پڑھ لڑکی نے بیان کیا۔

متن:

ان رسائل کا چہرہ متن ہی کا آئینہ دار ہوتا ہے جس میں ہر برائی اور بے حیائی کو دل فریب الفاظ' کہانیوں' انٹرویو' آپ کے مسائل' ستارے کیا کہتے ہیں؟ جلتی پر کام کرنے والی غزلوں اور شعروں' آپ کی صحت وغیرہ عنوانات اور اشتہارات کے ذریعے قارئین کے ذہن پر بٹھایا جاتا ہے۔ ذیل میں ان رسائل کے دین واخلاق اور معاشرے پر نقب لگانے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمرات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حیا کا جنازہ:

ان کہانیوں کا 99% مواد بے حیائی پر مشتمل ہوتا ہے۔ کنواری لڑکیاں جن کی حیا کبھی ضرب المثل تھی وہ ان کہانیوں میں اپنے ہم جماعت لڑکوں' دفاتر کے افسروں' کزنوں اور پاس پڑوس کے لڑکوں کے ساتھ دل بہلاتی نظر آتی ہیں۔ اکثر پورے پورے گھرانے اس کھیل میں شریک ہوتے ہیں۔ بوائے فرینڈ کا فون آنے پر خود بھائی بہن کو اطلاع دیتا ہے۔ سہیلیوں اور بہنوں سے اپنے اپنے افیئرز پر ڈسکشن ہوتی ہے۔ کہیں بیٹی باپ کو اپنے بوائے فرینڈ سے ملوا رہی ہے۔ بوائے فرینڈ کے ہمراہ بلا جھجک شاپنگ کرنے' سیر کرنے یا سینما دیکھنے جا رہی ہے۔ درج ذیل میں ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

فاران بھی ایک مرد تھا' اس کے سینے میں بھی ایک نوجوان کا دل اور...... اور خوبصورت دل دھڑکتا تھا۔ آخر ملاقاتوں نے اپنا رنگ جما دیا۔ وہ ہر ملاقات' لباس' آرائش کے ساتھ اپنے حسن اور اداؤں سے فاران کے دل میں نقب لگاتی رہی۔ اسے اپنے قرب اور اپنی محبتوں کی خوشبو سے دیوانہ بناتی رہی' جب اس نے محسوس کر لیا کہ وہ پوری طرح اسیر ہو چکا ہے تو وہ ایک دن اس کی ٹائی سے کھیلتے ہوئے بولی ''فاری آپ مجھے میرے والدین سے مانگ لیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی''۔ (ماہنامہ ''شعاع'' اکتوبر 1996ء ص 107)

ذرا خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجئے' آخر یہ کس معاشرت کی تصویر پیش کی جا رہی ہے۔ کیا مسلمان معاشرے میں ایسے لچر' بازاری پن اور بے باکی کی کوئی گنجائش ہے؟ چند اور اقتباس بھی ملاحظہ ہوں:

ایک سہیلی اپنی سہیلی سے مخاطب ہے ''آمین! تم بہت آگے تو نہیں چلی گئیں اس کی محبت میں؟...... نہیں ...... ایسا کچھ ہوا تو نہیں تھا' لیکن ہو بھی سکتا تھا۔ پچھلے کئی دنوں سے وہ اس قسم کی باتیں کر رہا تھا۔ ''تم میری ہو' میں تمہارا ہوں' تمہاری ہر چیز پر میرا حق ہے اور مجھ پر تمہارا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر تم مجھ سے دور کیوں رہتی ہو میرے قریب آ جاؤ میں تڑپ رہا ہوں''۔
(ص 116 'آنکھوں کی سوئیاں''خواتین ڈائجسٹ''ستمبر 1996ء)

''ریحان ان کی وجہ سے بدستور زنان خانے کے چکر لگا رہے تھے اور وہ ریحان کو دیکھ کر نہال ہو رہی تھی۔ بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ زمین پر قدم رکھنے کے بجائے ریحان پر سوار ہو کر تقریب میں شرکت کرتیں''۔ (پاکیزہ ص 70 'اکتوبر 1996ء)

اس نے محبت سے عائشہ کا نرم ملائم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما' انگوٹھی اس کی انگلی میں پہنائی اور پھر اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں تک لے جاتے ہوئے جذبات سے بوجھل آواز میں بولا ''عائشہ! کوئی سمجھ دار انسان اپنی مٹھی میں آئے ہوئے ہیرے کو ضائع نہیں کر سکتا'' (عائشہ پہلے محبوبہ اور اب منگیتر ہے) (قیمتی چیک از سلمیٰ اعوان' ص 186 'پاکیزہ ڈائجسٹ' 1996ء)

لڑکا اپنی کزن کو جس پر وہ ڈورے ڈال رہا ہے مگر وہ قابو میں نہیں آ رہی بتا رہا ہے کہ:۔
''ہم بہت آزاد خیال تھے' اتنے کہ میری ماں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ ٹائم گزارتی تھی اور میرا باپ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ''۔

(زندگی کے جھیلے میں' ص 214 'پاکیزہ ڈائجسٹ' 1996ء)

''آپ کو شاید نہیں معلوم! اسریٰ اپنے پاپا کی لاڈلی بیٹی ہے جس کی بات آج تک نہیں ٹالی گئی۔ ایک ہلکی سی جھنجھلاہٹ میں اس نے محبوب کے مکمل سراپے کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ (لمحوں کی دھول میں' ص 210 'خواتین ڈائجسٹ' جنوری 1999ء)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

''إِنَّ مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى اذا لم تستحي فاصنع ما شئت''۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب)

''تحقیق جملہ اس کلام کے کہ پایا ہے لوگوں نے پہلے انبیاء کی کلام میں سے یہ کلام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کرو"۔

اس ارشاد کی پوری تصدیق ہمیں ان حیا بیزار' عفت دریدہ رسائل اور ان کے مصنفین میں پوری طرح نظر آتی ہے۔ وہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کو ایک ہی سبق پڑھانا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ ہے جسم کے تمام اعضاء کے ساتھ زنا جیسے قبیح، مکروہ اور گندے فعل کو بار بار کرنا، تف ان غلیظ فکر مصنفین پر جو اس قسم کے مناظر اور الفاظ کی منظر کشی کر کے شیطان کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ:

"آنکھ زنا کرتی ہے اور ان کا زنا دیکھنا ہے' زبان زنا کرتی ہے اور ان کا زنا بولنا ہے' پیر زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا کرنا چل کر جانا ہے' ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا تھامنا ہے اور دل مائل ہوتا ہے اور خواہش مند ہوتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی یا اسے جھٹلا دیتی ہے"۔ (صحیح مسلم' بخاری' نسائی' ابوداؤد)

غور کیجئے! کیا اس حدیث میں بیان کی گئی اس گھناؤنے فعل کی تمام اقسام کھلم کھلا ان رسائل کی تحریروں میں نہیں ہوتیں؟

بھائی بہن کے تقدس کی پامالی:

اللہ تعالیٰ نے عورت کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لئے ہی محرم رشتوں کو محرم کا درجہ دیا ہے۔ ان رشتوں میں ربّ کریم نے غیرت کا ایسا مادہ رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی محرم خواتین کو کسی بھی پہلو سے بے راہروی کی دلدل میں گرتا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔ نیز ان کا ایک خوف، لحاظ اور رعب بھی عورتوں کو کسی برے کام کی طرف آنے سے روکنے کا باعث بنتا ہے۔ لیکن ریڈیو' ٹی وی اور رسائل و اخبارات نے دانستہ کہانیوں میں باپ' بھائی' چچا' ماموں اور بھانجوں' بھتیجوں کا اپنی محرم خواتین کے ساتھ ایسا رویہ دکھانا شروع کیا جس سے یہ پتا چلتا ہو کہ ان مردوں کا کام اپنی بہنوں، بیٹیوں ایک عفت و عصمت کی حفاظت نہیں بلکہ انہیں خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے دوستوں اور کزنوں یا دیگر مردوں سے آنکھیں لڑانے اور عشق بازی کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ حالانکہ عورت کی پسندیدہ صفت یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے قریبی رشتہ دار مردوں کے سامنے بھی اپنی شادی سے معلقہ امور پر بات کرنے میں حیا محسوس کرے۔ لڑکیوں کی اسی فطری حیا کا پاس کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لیتے وقت اس کی خاموشی ہی کو اس کی اجازت کے مترادف قرار دیا اور اسے اپنی زبان سے بول کر اقرار کرنے پر مجبور نہیں کیا تاکہ حیا کا پاس ولحاظ برقرار رہے۔

(دیکھئے صحیح مسلم، کتاب النکاح)

دورِ حاضر کے رسائل یہ خطرناک گناہ انجام دینے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ ان کی پیش کی گئی کہانیوں میں لڑکی خود باپ کو اپنے بوائے فرینڈ سے ملواتی اور اپنی پسند کے بارے بتاتی ہے۔ بھائی بہن ایک دوسرے سے شرم ناک حد تک گفتگو کرتے نظر آتے ہیں۔ غالباً ''پاکیزہ'' میں دی گئی کہانی میں بھائی بہن سے کہہ رہا ہے:

''عائشہ! جہاز سڈنی کب پہنچے گا؟ میں بور ہو گیا ہوں اس جہازی سائز کے جہاز سے، یار اب تو ائیر ہوسٹس کا چارم بھی ختم ہو گیا ہے اور دونوں بہن بھائی کھکھلا کر ہنس پڑے''۔ (ص 197 'ہجرت' از نگہت نسیم' اکتوبر 1996ء)

خواتین کے اکثر رسائل میں ایک بھائی جان ان کے سوالوں کے چٹ پٹے جواب دینے کے لئے موجود ہوتے ہیں' ملاحظہ کیجئے:

س: ان کو دیکھ کر میں کھول کیوں جاتی ہیں؟

ج: وہ وعدے کے باوجود اپنی ماں کو جو لے کر نہیں آتے۔

(پاکیزہ' ص 282' اکتوبر 1996ء)

س: بار بار مانگنے پر بھی وہ مجھے اپنا فون نمبر کیوں نہیں دیتے کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

ج: ان کے فون ان کی بیگم جو ریسیو کرتی ہیں۔ (پاکیزہ' اکتوبر 1996ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س: اگر کوئی لڑکی آپ سے کہے کہ میں آپ سے...... تو آپ کیا کریں گے؟
ج: سر جھکاؤں گا اور کہوں گا جیسے آپ کی مرضی۔ (خواتین ڈائجسٹ' جنوری 1998ء)

ایک غیر مرد کا بھائی کا بہروپ اختیار کر کے جوان لڑکیوں سے اس قسم کی گفتگو کرنا کیا واضح کرتا ہے؟ قارئین جانتے ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"الحیاء والایمان قرناء فإذا رفع احدھما رفع الآخر"۔

(مستدرک حاکم' کتاب الایمان' صحیح بشرط مسلم و بخاری)

''حیا اور ایمان دونوں جڑواں ہیں جب ان میں ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے''۔

یقیناً ایسے رسائل ان کے طابع و ناشر اور مصنفین یہ چاہتے ہیں کہ ایمان اور حیا دونوں کو پاکستانی معاشرے سے رخصت کر کے اس کی جگہ شیطان کا پسندیدہ مغربی معاشرہ پروان چڑھایا جائے۔ نیز اشتراکیت اور مزدکیت کی اباحت پسندی کو مسلمانوں میں عام کرنے کا یہ اچھا گر ہے۔ اسی کا شاخسانہ ہے کہ بہن بھائی اب آپس میں رومانس کرنے لگے ہیں اور ان کے ہاں بہن بھائی کے تعلق کی حدیں بھی ٹوٹتی جا رہی ہیں۔ بہن بھائیوں کا باہم ڈانس کرنا معیوب نہیں بلکہ تہذیب بتایا اور پڑھایا جا رہا ہے۔

مخلوط تعلیم میں رومانس:

ہمارے نوجوانوں کی اخلاقیات کو آگ لگانے میں مخلوط تعلیم کا اہم کردار ہے۔ اس وقت 50% لڑکیاں متبادل تعلیمی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے مخلوط تعلیمی اداروں میں پڑھنے پر مجبور ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اخلاقیات کا جو تھوڑا بہت بھرم ہے یہ کہانیاں اس کو بھی ختم کر دیں گی' تقریباً ہر تیسری کہانی میں تعلیمی اداروں میں عشق پروان چڑھنے کی روداد ہوتی ہے، Date ہوتی ہے۔ لڑکے لڑکیوں کو اور لڑکیاں لڑکوں کو الو بناتے ہیں' بعض کہانیوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع ہی طلبہ کا ایسی طالبات پر ڈورے ڈالنے اور ایک دوسرے کو چیلنج کرنا ہوتا ہے جو کسی کے دامِ فریب میں نہیں آتیں۔ایسی کہانیاں بھی پیش کی جاتی ہیں جو کسی لڑکی سے متاثر نہ ہونے والے لڑکے کو اپنے ناز و انداز سے مائل کر لیتی ہیں۔آخر اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے طلبہ بھی وہ کچھ سیکھ لیں اور عملاً کر لیں جس کا نتیجہ کنواری ماؤں اور حرامی بچوں کے خوف ناک سیلاب کی صورت سامنے آ رہا ہے۔

ایک طالبِ علم اپنے بارے میں بتا رہا ہے ''میں بہت سمارٹ تھا اور خود آگاہ بھی' بے شمار اور ہر طرح کی لڑکیوں کو ہینڈل کر چکا تھا، مجھے پتا تھا کہ کس طرح' کس لڑکی سے' کس انداز سے بات کر کے اسے پھسلایا جا سکتا ہے''۔

(زندگی جھٹپٹے میں ''پاکیزہ'' اکتوبر 1996ء)

غرضیکہ یہ ساری کہانیاں طالبِ علموں کو انگلی پکڑ کر عشق کی راہ پر چلنا سکھاتی ہیں۔ان میں کلاس فیلوز سے عشق لڑانے کے آغاز سے لے کر انتہا تک کے تمام مراحل کے گُر طالبِ علموں کو سکھائے جاتے ہیں۔

مخلوط تعلیم کی دل فریب عکاسی:

خواتین کے ڈائجسٹ ہوں یا دیگر ڈائجسٹ فلمی کہانیاں اور ٹی وی ڈرامے یا انٹرنیٹ کا شیطانی جال' ان سب میں مخلوط ماحول کو اتنے دل فریب اور پُرکشش انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ جو لوگ اس ماحول کو ناپسند کرتے ہیں ان کے دل بھی خواہ مخواہ اس ماحول میں اٹھنے بیٹھنے کی خواہش کرنے لگتے ہیں حالانکہ اسلام میں غیر مرد اور عورت کا اس طرح باہم میل جول یا کسی جگہ اکٹھے ہو کر کام کرنا ممنوع ہے۔

نماز گو اللہ کی عبادت ہے لیکن اس میں بھی مخلوط ماحول سے بچانے کے لئے عورتوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ گھروں میں نماز ادا کریں۔گھر میں نماز ادا کرنے پر انہیں زیادہ اجر ملے گا۔(دیکھئے سنن ابی داؤد' کتاب الصلوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک ہی حوض پر مرد بھی وضو کر رہے ہیں اور عورتیں بھی تو آپ نے اسے ناپسند کیا اور حکماً عورتوں کے لئے الگ حوض بنوا دیا۔

(فقہ عمر رضی اللہ عنہ ص 598)

حمزہ بن ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ مرد اور عورتیں ساتھ ساتھ راستے میں مل گئے ہیں تو آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا:

"فاستاخرن فإنه ليس لكن ان تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق"۔

"تم پیچھے پیچھے ہو جاؤ، تمہارے لئے راستے کے درمیان چلنا مناسب نہیں، تم راستے کے کنارے پر چلو"۔

راوی کہتے ہیں کہ اس حکم کے بعد عورتیں دیواروں سے لگ کر چلا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کی چادریں دیواروں سے الجھتی تھیں۔

(کتاب الادب' سنن ابی داؤد' باب فی مشاء النساء مع الرجال فی الطریق)

دیہات کو بھی فحاشی سے آلودہ کرنے کی کوشش:

معاشرہ کتنا ہی بگڑ جائے' دیہات کی اخلاقی حالت شہروں کی نسبت بہتر ہوتی ہے۔ دیہات مذہبی اور اخلاقی روایات کے امین ہوتے ہیں۔ پہلے بے راہروی شہروں کے راستے سے دیہات تک پہنچتی تھی مگر اب ویسی بات نہیں رہی۔ اب دیہات بھی ذرائع ابلاغ کے ذریعے براہِ راست متاثر ہونے لگے ہیں۔

موجودہ دور میں نکلنے والے رسائل کی کہانیوں کا مواد دیہات میں عشق کی وبا کو عام کرنے میں اپنا پُر زور کردار ادا کر رہا ہے۔ مثلاً ماہنامہ شعاع ڈائجسٹ میں "دل کی جھوک" ناولٹ میں ایک لڑکی کی مرضی کے خلاف بچپن کے منگیتر سے شادی ہو جاتی ہے جو شہر میں پڑھتا رہا اور شہری لڑکی کو پسند کرتا ہے۔ ولیمہ کے موقع پر وہ لڑکی سے کہتا ہے' ہائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیت گئے ریت رواج اور ہار گئے ہم دل والے' دیکھ لینا ساری عمر تیرا نام لے کر گزار دوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے تجھ سے''۔ (ص 244' جنوری 1996)

اخبارِ جہاں میں ہر ایڈیشن میں ''تین عورتیں تین کہانیاں'' کے سلسلے کی ہر کہانی دیہاتی عورت ہی کے گرد گھومتی ہے۔ ماہنامہ دوشیزہ میں تارِغم کے عنوان سے ایک گاؤں کی لڑکی کی داستان ہے، اس میں اس کے لئے دو لڑکوں کی باہم کھینچا تانی پیش کی گئی ہے۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی دیتا ہے اور دوسرے سے اس کی شادی ہو جاتی ہے۔ یہ لڑکی عشق کے کھیل کے متعلق سوچ کر اپنے آپ سے کہتی ہے ''شرمین ٹھیک کہتی تھی کہ زندگی میں اور بھی بہت سے رنگ ہیں حسین اور دل فریب' میں گھٹے ماحول کی پروردہ' بھلا کہاں ان رنگوں کو پا سکتی تھی۔ گمان میں بھی ایسی باتیں نہیں تھیں اور اب جب اچانک مجھے یہ نیا احساس ملا تو میں سچ مچ بوکھلا گئی۔ (شعاع' جنوری 1996ء)

یہ کہانیاں اس کا ثبوت ہیں کہ ان کے مصنفین بھولی بھالی اور عشق و عاشقی کے داؤ پیچ سے ناواقف لڑکیوں کو بھی اس بدبو بھرے زہریلے دھوئیں سے آشنا کرانے کا مکروہ عزم کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ربّ کریم نے عورت کا جنسی امور اور دنیا کے حالات سے غافل رہنے کا یعنی اس کے بھولپن کا ذکر اس کے خصوصی وصف کی حیثیت سے کیا ہے اور اس کی تحسین و تعریف بھی کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَـٰتِ الْغَـٰفِلَـٰتِ الْمُؤْمِنَـٰتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النور: 23)

''بے شک وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاک دامن' بھولی بھالی' ایمان والی عورتوں پر ان پر لعنت کی گئی ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے''۔

والدین سے بغاوت:

ماں باپ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا محترم اور ہمدرد رشتہ بنایا ہے جو اپنی اولاد کو بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی لالچ کے انہیں پیدا کرنے سے لے کر ان کی آخری سانس تک تمام مراحل میں ان کے لئے محبت اور خیر خواہی کے ساتھ اپنی صحت' اپنی دولت' اپنی کوشش' اپنا وقت اور اپنی توجہ صرف کر دیتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ والدین نہ ہوتے تو کوئی انسان دنیا میں ہی نہ آ سکتا۔ دنیا میں آنے کے بعد والدین ہی وہ ہستی ہیں جو بچے کو پورا تحفظ' نگہداشت اور ضروریات کی فراہمی کرتے ہیں۔ بچے کے لئے والدین ہر طرح کا دکھ سہتے ہیں' والدین کی انہی قربانیوں اور بچے کے لئے مصائب برداشت کرنے اور خیر خواہی اور محبت سے اسے پروان چڑھانے کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے اپنے بعد تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا حق انسان پر والدین کا رکھا ہے۔ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کا حق بیان کرتے ہوئے حکم دیا:

﴿لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا. وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ (بنی اسرائیل:23۔24)

''اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو' اگر تمہاری موجودگی میں دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تو ان دونوں کو اف تک نہ کہنا اور ان کو مت جھڑکنا اور ان کے لئے عزت کی بات کہنا اور ان دونوں کے لئے نرمی سے رحمت کے بازو جھکا دینا اور کہنا'' اے میرے رب! ان دونوں پر اسی طرح رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا''۔

ادھر تو یہ حکم ہے کہ والدین کو اُف تک کہہ کر ان کا دل نہ دکھایا جائے' چہ جائے کہ ان کی نافرمانی کی جائے اور معاشرے میں ان کی عزت و آبرو کو داغ دار کیا جائے۔ مگر یہ کہانیاں والدین کے خلاف باغیانہ رجحانات کی پرورش کرتی ہیں۔ ملاحظہ ہو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب رشتہ طے پایا تو میں نے سارا معاملہ ایک قدامت پرست لڑکی کی طرح تقدیر کے سپرد کر دیا' ماں باپ کی مرضی کے خلاف زبان چلانا میرے بس میں نہ تھا''۔

(پاکیزہ' ساون نمبر 1996ء)

ایک بیٹی ماں سے کہہ رہی ہے:۔''ممی میں خودکشی کرلوں گی' خاور میری آخری اور پہلی پسند ہے' ڈیڈی مجھے جھکا نہیں سکتے' انہیں میری بات ماننا پڑے گی ورنہ میرا جنازہ اٹھانے کے لئے تیار رہیں''۔(خواتین ڈائجسٹ ،جنوری 1998ء)

کہانیوں میں اکثر یہ دکھایا جاتا ہے کہ والدین کی مرضی کے خلاف لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر اپنے معشوق سے شادی کر لیتی ہیں۔ والدین بچی کی جدائی' اس کی ہٹ دھرمی اور نافرمانی' نیز معاشرے میں بدنامی کا داغ لئے مستقل مریض بن جاتے ہیں لیکن عشق کے بھوت نے لڑکی کو پاگل کر دیا ہوتا ہے اور اسے قطعاً یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس نے ان والدین کو دکھی کر کے کتنا بڑا عذاب مول لے لیا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کو اف تک بھی نہ کہو۔

اسلام میں تو والدین کا حق یہاں تک ہے کہ اگر وہ لڑکے کی بیوی کو اس کی بے دینی کی وجہ سے ناپسند کرتے ہوں تو وہ اسے طلاق بھی دلوا سکتے ہیں۔ نیز جب تک والد شامل نہ ہو لڑکی کا نکاح ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان کہانیوں میں والدین کے ڈر یا خوف کو لڑکیوں کے ذہن سے ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک ہوسٹل میں رہنے والی لڑکی جس کے دیہاتی والدین عشق وغیرہ کو معیوب سمجھتے ہیں کہتی ہے:۔ کسی وقت مجھے اپنے آپ پر غصہ آتا ہے کہ آخر میں اتنی بزدل کیوں ہوں اور بھی تو لڑکیاں ہیں اور کتنے مزے سے وارڈن کی نظر بچا کر اور چوکیدار کو پیسے دے کر نکل جاتی ہیں، میں اگر ایسا نہیں کر سکتی تو وارڈن سے اجازت لے کر تو جا سکتی ہوں' لیکن میں یہ بھی نہیں کر سکی' کیونکہ جہاں اپنے اندر تھوڑی بہت ہمت پیدا کرتی ، وہیں ابا جی کا خیال آجاتا ہے کہ وارڈن سے تو میں کسی عزیز سے ملنے کا بہانہ کر سکتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اگر واپسی میں اباجی موجود ہوئے تو ان سے کیا کہوں گی؟

(''یہ دل کے موسم'' نگہت عبداللہ' شعاع' جنوری 1996ء)

فیشن کے نام پر غیر اسلامی ثقافت کا فروغ:

دورِ حاضر میں فحاشی اور عریانی کے تمام مظاہر کا دوسرا نام فیشن ہے' خواتین کی صحافت کے علم بردار ڈائجسٹ اس محاذ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں' وہ مختلف انداز سے اس عریانی کو پھیلا رہے ہیں۔

تقریبات:

فیشن کا ایک ایسا زینہ ہے جس کے ذریعے ہر قسم کی جملے بازی' آنکھوں کے اشارے' مسکراہٹوں کے تبادلے' باہم ٹکرا جانے' دل کی دھڑکنوں کی آواز سننے اور حالِ دل کہنے اور سنانے کے بظاہر بے ضرر' معاشرتی سطح پر مہذب اور شرفاء کے لئے بھی جواز کی فراہمی کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ان تقریبات کی تشہیر اور ترغیب میں بھی ہماری صحافت کے اشتہارات اور افسانوں کا اہم کردار ہے۔مہندی' مایوں' برات' مکلاوے' سہرے گانے' مووی کے علاوہ ویلنٹائن ڈے' چڑیلوں کا دن' نیو ائیر نائٹ اور قومی تقریبات میں دل کھول کر ایسے لباس' ایسے بناؤ سنگھار' ایسے جوتے' جیولری' بالوں کے اسٹائل اور فرنیچر وغیرہ دکھایا جاتا ہے جس سے انسانیت کی تذلیل وتوہین عروج پر نظر آتی ہے۔

ستم بالائے ستم یہ کہ عیدین پر ٹرد اور مرد کے نام سے رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں۔عید میلاد النبی اور کسی بزرگ کے عرس کی تقریبات قسم کی غیر اسلامی تقریبات کو اسلام کے نام سے پیش کر کے ان سے بھی اپنی بے راہروی کی تسکین کا سامان بہم کیا جاتا ہے۔پاکیزہ کے ساون نمبر کے شروع صفحات میں دی گئی ایک تصویر کے نیچے لکھا ہے:

''کیا آپ اپنے بھائی کی مہندی کے لئے مناسب لباس کی تلاش میں ہیں دیکھئے کیسا لگ رہا ہے''؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی سالگرہ' شادی کی سالگرہ' کاروبار کی سالگرہ منانے کا بہلنہِ رسم بھی کلچھرے اڑانے' کھانے پینے' اور کپڑوں' رنگوں' قہقہوں' شوخ نظروں' کھنکھناتی چوڑیوں اور لپکتی ہوئی خوشبوؤں اور دل کی تیز ہوتی ہوئی دھڑکنوں کی رونمائی کے سوا کیا ہے؟

لباس:

اسلام نے عورت کے لئے ایسا لباس تجویز کیا ہے جو اس کے چہرے ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ پورے جسم کو ڈھانپ لے' وہ اتنا باریک نہ ہو کہ جسم جھلکے' اتنا چھوٹا نہ ہو کہ جسم کے چہرے' ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ باقی کوئی جگہ نظر نہ آئے۔ اتنا جاذبِ نظر نہ ہو کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ جائیں لیکن ان ڈائجسٹوں میں دی گئی تصاویر اس لباس سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔ ننگے گلے' کھلے سینے' ننگے بازو' ننگے بال غرض جسم کا ایک ایک حصہ دعوتِ نظارہ دے رہا ہوتا ہے۔ یوں اسلامی لباس ستر وحجاب کے بجائے شیطانی برہنگی اور بے حیائی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ مردوں کا لباس انگریزی لباس پر مشتمل ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جن سے لوگوں کو مارتے ہیں' دوسرے وہ عورتیں جو لباس تو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں' سیدھی راہ سے بہکانے والی اور خود بہکنے والی' ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو کو پائیں گی حالانکہ ان کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے''۔

(صحیح مسلم' کتاب اللباس والزینۃ)

کاش عورتوں کی برہنہ تصاویر کھینچنے اور چھاپنے والے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد پر بھی غور کرنے کی زحمت کر لیں۔

آئیڈیل:

ان رسالوں کے صفحات فلمی ستاروں اور ماڈل گرلز کو ہی آئیڈیل شخصیت کے طور پر پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور ہر ماہ ان کی تصاویر اور حالاتِ زندگی باقاعدگی سے شائع کرتے ہیں۔
خواتین ڈائجسٹ جنوری 1998ء کے ایک افسانے میں ایک خاتون یہ اظہار کر رہی ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ میری کرانڈیا کی ہیروئنوں کی طرح ہو اور میں بالکل سمارٹ اور صحت مند رہوں۔ سرورق پر بھی اکثر کسی اداکار یا اداکارہ یا انہی کی نقالی کرنے والی کسی عورت یا مرد کی تصویر ہوتی ہے۔ ان کی تصاویر ایک نہیں کئی ایک مختلف لباس اور مختلف انداز میں دی جاتی ہیں، کسی ہنستے مسکراتے صنفِ مخالف وجود کے ساتھ۔

نیز ان کی نجی زندگی' ان کے معمولات جو اکثر بے راہروی ہی کے عکاس ہوتے ہیں کھول کھول کر بیان کیے جاتے ہیں۔ اگر دی گئی شخصیت کنواری ہو تو اس کی شادی اور معاشقے کے بارے چٹپٹے سوال اور جوابات دیے جاتے ہیں۔۔

ستارے کیا کہتے ہیں؟:

اس پر یقین رکھنا شرک اور اس کے بارے بات چیت کرنا اور اس علم کو فروغ دینا حرام ہے۔ مگر ان رسائل میں ستاروں کے اثرات پر باقاعدہ کالم چھپتے ہیں۔ المیہ یہ کہ ستاروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرانے والوں کی اکثریت بھی مال و دولت کی دوڑ میں کامیابی اور عشق و ہوس میں کامرانی کے لئے ان بدقسمت اور بدسرشت لوگوں کی طرف رجوع کرتی ہے۔

ان رسائل میں کہانیاں لکھنے والے بھی ستارہ پرستی کو فروغ دینا اپنا شیطانی فرض سمجھتے ہیں۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو: جو ضدی ہوتے ہیں' اپنی ضد پر اڑ جائیں وہ اپنی جگہ پر برگد کا درخت بن جاتے ہیں' کوئی انہیں اکھاڑ نہیں سکتا' نرگس بیگم بھی اس برج سے تعلق رکھتی تھیں۔ (پاکیزہ' ص 14' اکتوبر 1996)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من اتی عرّافاً فساله شئی لم تقبل له صلوٓته اربعین یوماً"۔ (رواہ مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو کسی عرّاف (غیب کی خبریں دینے وال) کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی''۔

نیز فرمایا:

"من اتی عرّافا او کاهنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ"۔ (احمد، بیہقی، حاکم)

''جو کسی عرّاف یا کاہن (جوتشی، رمال، فال گیر، ہاتھ دیکھنے والے) کے پاس گیا اور اس کی بات کو سچ سمجھا تو اس نے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا (قرآن) اس کا انکار کیا''۔

کلیے اور معمولات:

ان کہانیوں میں جو کردار پیش کیے جاتے ہیں ان کے حلیے بھی پوری طرح مغربیت اور برہنگی کی چغلی کھاتے ہیں، اکثر کلین شیو، جینز اور سکرٹ پہنے، بکھرے بال اور لڑکیوں کے ماتھے پر تلک ہوتا ہے جو ہندی مذہب کی علامت ہے۔ لڑکوں کے گلوں اور کلائیوں میں زنجیریں دکھائی جاتی ہیں حالانکہ اسلام میں مردوں کے لئے بھی کسی بھی قسم کا زیور پہننا حرام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من تشبه بقوم فهو منهم"۔ (مسند احمد، مشکوٰۃ المصابیح 49/2 کتاب اللباس)

''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے''۔

مگر ان رسائل میں اسلام اور مسلمانوں کی تہذیب سے متعلق ایک فیصد بھی مناظر یا علامات نہیں دکھائی جاتیں، البتہ ان کو ناپسندیدہ اور نعوذ باللہ ناقابلِ عمل ہونے کے انداز میں دکھایا جاتا ہے۔ البتہ کھانے پینے، سونے جاگنے، مرنے اور شادی تک کے تمام طریقے ہندی اور یورپی دکھائے جاتے ہیں۔

ایک مسلمان کے لئے اپنی زندگی کے تمام معاملات میں نمونہ صرف رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذاتِ بابرکات ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (الاحزاب: 21)

"تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں بہترین نمونہ ہے اس کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ (سے ملنے) اور آخرت کے دن کی اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرتا ہے"۔

بے راہ روی کی ترغیب اور عملی راہیں:

ان کہانیوں میں نوجون نسل ہی کو نہیں بلکہ بوڑھوں کو بھی بے راہ روی کی ترغیب دی جاتی ہے۔ نیز بے راہ روی کو اختیار کرنے کے لئے وہ تمام شیطانی گُر سکھائے جاتے ہیں جو راست روی کے احساس کی آخری رمق بھی ختم کر دیتے ہیں۔ ان کہانیوں میں عشق کی خباثت اور اس کے مکروہ خول کو حاصلِ زندگی قرار دیا جاتا ہے۔

ان جملوں پر غور کیجیے: "شرمین ٹھیک کہتی تھی کہ زندگی میں اور بھی بہت سے رنگ ہیں، حسین اور دل فریب، میں گھٹے ماحول کی پروردہ بھلا کہاں ان رنگوں کو پا سکتی تھی، کبھی گمان میں بھی ایسی باتیں نہیں تھیں اور اب جب اچانک مجھے یہ احساس ہوا تو میں سچ مچ بوکھلا کر رہ گئی"۔ ("یہ دل کے موسم" ص: 43 'خواتین ڈائجسٹ 1996ء)

عشق کے لئے ہر قسم کی دینی' دنیوی اور اخلاقی رکاوٹیں دور کرنے کی بھرپور ترغیب دی جاتی ہے مثلاً ایک لڑکا لڑکی سے کہتا ہے:

"آپ کی احتیاط پسندی اول روز ہی سے مجھے اچھی لگی تھی، پھر بھی میں خواہش کرنے لگا ہوں کہ میرے لئے آپ ہر دیوار توڑ دیں' خواہ روایات کی ہوں' سماج کی یا خود ساختہ گھڑی ہوئی"۔ (ص 45 'خواتین ڈائجسٹ 1996ء)

ماہنامہ پاکیزہ میں "حال و مستقبل" کے عنوان سے زریں فراز صاحب ایک قاریہ کو یوں مشورہ دے رہی ہیں:

"آپ دونوں میں ایک بنیادی کمزوری یہ ہے کہ اپنے مؤقف کا اظہار جرأت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نہیں کر سکتے' اگر آپ دونوں ذرا جرأت اور ہمت سے کام لیں تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے"۔(ص 255' اکتوبر 1996ء)

یاد رہے کہ سائلہ اور اس کے عاشق کی شادی میں دونوں کے والدین رکاوٹ بن رہے ہیں' والدین کے خلاف باغیانہ خیالات کو ہوا دینا' جرأت و ہمت سے کام لینے کی تلقین' آخر اس کا مطلب سول میرج' والدین کے خلاف جنگ' گھر سے فرار' خودکشی کی دھمکی اور ترغیب اور ایسے ہی دیگر مادر پدر آزاد' وحشیانہ اقدامات میں سے کون سا مطلب ہے جو اخذ نہیں کیا جا سکتا؟

کہانیوں میں بار بار عشق کے گندے اور لچر لفظ کی تکرار اور اس کی ترغیب پر مشتمل جملے' آٹو سجیشن (Auto Suggestion) نفسیات میں اسی کا نام ہے کہ معمول کے سامنے کسی چیز کا تذکرہ اتنی بار کیا جائے کہ وہ اسے ایک حقیقت اور اپنی زندگی کا حصہ سمجھنے لگے۔

رومانس کے علاوہ بھی فحاشی:

ان رسائل میں رومانس کے علاوہ بھی فحاشی کے اور بہت سے پہلو موجود ہوتے ہیں' ملاحظہ ہو: ایک شخص سے متعلق ذیل کا سین جس نے زیادہ عمر ہو جانے کے باوجود شادی نہیں کی، اس کا ایک دوست فضائیہ میں ونگ کمانڈر تھا' وہ جب بھی آتا اس کے بیڈ کی پائنتی پر لیٹ کر اپنی زوردار لات اس کے کولہے پر جماتا اور کہتا' ویسے تو تم سانڈ نظر آتے ہو پھر اندر سے کہیں خالی تو نہیں؟(ص 180 'پاکیزہ' اکتوبر 1996ء)

یہ اندازِ بیان نہ تو کسی انسان کا محسوس ہوتا ہے اور نہ ہی کسی جنگلی وحشی کا' البتہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک شیطان کا اندازِ بیان ہے کیونکہ ایسا انداز اور ایسی بات وہی کر سکتا ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اس نے ضرورت کے وقت ستر و حجاب سے متعلق امور کو بھی ستر و حجاب والے الفاظ کے پیرائے میں بیان کرنے کی ترغیب و تلقین دی ہے اور خود بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی اسلوب اختیار کیا ہے۔
(تفصیل کے لئے دیکھئے ''حفظِ حیا اور اس کے چند پہلو'' مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

اشتہارات:

ان رسائل میں اشتہارات میں بھی عریانی اپنے مکمل جوبن پر ہوتی ہے' فحش جملے' ننگی تصاویر عام بات ہے۔
(اس ضمن میں اسی کتاب میں مضمون دیکھئے ''مدیرِ اشتہارات کے دینی فرائض'')

ہر مسئلے کا حل عشق ہے:

یہ رسائل دنیا کے ہر مسئلے کا آخری حل عشق ہی کو دکھاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں عشق بذاتِ خود ایک دماغی بیماری اور تمام مسائل کی جڑ ہے۔ یہ ایک ایسا قبیح مرض ہے جو دنیا کی تمام بدترین بیماریوں کا باپ ہے۔ اس میں گھلنے والے اور اس کے خواب دیکھنے والے دراصل شیطان کے منحوس اور ڈراؤنے قہقہوں کی مہیب آوازوں کے شور میں مست یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ انسان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حیا و شرافت اور بہترین پُرامن ابدی اصول وضوابط کا مکلّف بنا کر اس دنیا میں بندہ بن کر رہنے کے لئے بھیجا ہے نہ کہ عشق کرنے اور لڑانے کے لئے۔

مسائل کے حل کی بعض گولیاں عشق کے زہر میں لپٹی ہوئی ملاحظہ کیجئے:

''دل اسے ڈھونڈھ لایا ہے'' ایک بیٹی کی کہانی ہے جس کے والدین اپنی اپنی انا کے پرستار ہیں' بچی کا کوئی خیال نہیں رکھتے' لڑائی جھگڑے کا سلسلہ' پھر طلاق' بعد میں بیٹی کے لئے کھینچا تانی' بیٹی نفسیاتی طور پر ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے' جس سے عشق نجات دلاتا ہے''۔ (خواتین ڈائجسٹ' نومبر 1996ء)

ایک لڑکا اپنے غریب استاد کی بیٹی پر مرنے لگتا ہے' اس کے امیر والدین انکار کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دماغی مریض بن جاتا ہے۔ آخر کار اس کی بھابھی کو اس پر ترس آجاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ اس سے عشق لڑا کر اسے سنبھالا دیتی ہے اور اسے اس بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ بھابھی کی بہن اسے شادی کی خود پیش کش کرتی ہے۔(خواتین ڈائجسٹ' 1998ء)

ماہنامہ ''دوشیزہ'' میں اللہ کا شکر ادا کرنے اور نماز کی تلقین پر مشتمل ایک کہانی ''مہربان لمحہ'' ہے مگر افسوس کہ اس کا آغاز بھی عشق ہی سے ہوتا ہے اور انجام بھی عشق ہی پر ہوتا ہے۔(ستمبر' 1996ء)

اگر کوئی لڑکا غریب ہے یا لڑکی غریب ماں باپ کی بیٹی ہے اور وہ معاشرے میں دولت مند لوگوں کی طرح کا رہن سہن' مکان اور لباس نیز تعیّشات نہیں پا سکتے تو وہ بالآخر کسی دولت مند لڑکے یا لڑکی سے عشق کا چکر چلاتے ہیں۔ چنانچہ اس مذموم اور گندے ذریعہ سے وہ اپنے لئے بھی تعیّشات اور دولت فراہم کر لیتے ہیں۔

آہ بے چاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار:

عشق کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو ان کہانیوں میں نہ سکھایا جاتا ہو۔ کسی میں کزن سے عشق' کسی میں ہمسائے سے' کسی میں آفس میں کام کرنے والے سے' کسی میں باس سے' کہیں سرِ راہ مل جانے والے زخمی سے' کہیں بازار میں ٹکرا جانے والے لڑکے لڑکی سے' کہیں کسی تقریب میں ایک نظر میں دل دے بیٹھنا' کہیں پڑھاتے ہوئے پروفیسر کا اپنی طالبہ سے' کہیں خریداری کرتے ہوئے نظر آ جانے والے سے۔

ان کہانیوں میں شادی شدہ افراد کو بھی معاف نہیں کیا جاتا' شادی کے بعد مرد ہے تو بیوی کی سہیلیوں سے کیرم یا لڈو کھیلتے کھیلتے کسی ایک کے عشق میں اسیر ہو جاتا ہے۔ اگر بیوی ہے تو اسے اپنے میاں کا کوئی دوست' کزن یا دیور ہی پسند آ جاتا ہے۔ ذیل میں صرف ایک ہی شمارے کے رنگا رنگ معاشقوں کا جائزہ ملاحظہ ہو:

☆ ایک جاگیردار کی بیٹی ٹیوشن پڑھانے والے سے عشق لڑاتی ہے۔

(شعاع' جنوری' 1996' ص 72)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ایک دیہاتی لڑکی اچانک سرِ راہ مل جانے والے لڑکے سے عشق لڑاتی ہے یہ لڑکی شہر میں پڑھنے کے لئے آئی ہوئی ہے۔(یہ دل کے موسم' نگہت عبداللہ)

☆ آفس میں کام کرنے والی ایک لڑکی باس سے عشق کرتی ہے۔شادی منگیتر سے ہوئی اور باس کی بن ماں کی بچی کہلاتی رہی۔باس مرتے ہوئے اپنی بچی اس کے حوالے کر گیا۔(راستے لوٹا نہیں کرتے)

☆ ہمسائے کے ساتھ عشق پر مبنی کہانی (یقین ساحل' گمان سمندر)

☆ آفس میں کام کرنے والا اپنی کولیگ سے سے اظہارِ عشق کرتا ہے،اس نے اہمیت نہ دی تو اس سے شادی کا سوانگ رچایا۔(ذرا دریِ دل کھولنا)

''شعاع'' کے اس پورے شمارے میں ایک کہانی کے علاوہ باقی سب کہانیاں عشق پر مبنی ہیں۔سچی بات تو یہ ہے کہ خواتین کے ان نمائندہ رسائل میں خواتین کو ماں باپ سے بغاوت اور اپنے خاوند' گھر اور خاندان کے حصار سے آزادی کی جھنڈی دکھا کر انہیں اغوا کر کے بازاروں' کلبوں' تھیٹروں' دفتروں اور ناموس کے نیلام گھروں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔جہاں عورت کی تذلیل میں کوئی کمی روا نہیں سمجھی جاتی۔

خودساختہ نیکیوں کا تصور:

موجودہ دور کے اکثر اخبارات ورسائل بچوں کے لئے ہوں یا عورتوں کے لئے یا زندگی کے عام افراد کے لئے جو بھی دین سے بے گانہ اور اور اپنے زعم میں روشن خیال ہیں اور عوام کو تفریح مہیا کرنے کے دعوے دار ہیں' یہ سب ......وہ نیکیاں جنہیں ربِ کریم نے معروف کے طور پر متعارف کرایا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے جن کی وضاحت ہوتی ہے ان سب کے برعکس ان کاموں کو نیکی کے طور پر متعارف کرنے اور اپنی تحریروں میں ان کا الٹا تصور پیش کرنے کی ناپاک اور گستاخانہ جسارت کا ارتکاب کر رہے ہیں اس ضمن میں چند نیکیاں ملاحظہ ہوں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمتِ خلق:

خدمتِ خلق کا اسلام نے جو تصور اور طریقہ دیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کی مصیبت یا پریشانی کے وقت اس انداز سے مدد کی جائے کہ خود مدد کرنے والے اور جس کی مدد کی جارہی ہے ان کو بھی باہم پتا نہ چلے کہ کون کس کی مدد کر رہا ہے؟ جب کہ رسائل واخبارات کسی کی مدد کرنے والے کی خوب تشہیر کرتے ہیں' نیز ان کی مدد کرتے ہوئے تصاویر اور اس کی رپورٹیں بھی شائع کی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ ریا ہے اور بدترین گناہ اور شرکِ اصغر ہے۔

کسی تنہا، دکھی اور محبت سے محروم شخص کو بلکہ عشق کے غم میں سوکھنے والے شخص کو کسی لڑکی کا سہارا دینا اور اس سے عشق لڑا کر اس سے محبت کرنا نیکی کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ جب کہ اسلام کی نظر میں کسی لڑکی کا اجنبی کے ساتھ یوں تعلقات قائم کرنا غلیظ ترین جرم ہے۔ کوئی شخص اپنی ہی کرتوتوں کے ہاتھوں زک اٹھائے' مثلاً عشق لڑانے کے نتیجے میں' یا والدین کی نافرمانی کے نتیجے میں یا فضول خرچی کے نتیجے میں یا رشوت اور غبن کے نتیجے میں تو اسے بھی دکھی اور غم زدہ بنا کر خواہ مخواہ اس بدکردار شخص کی ہمدردی قارئین کے دلوں میں پیدا کی جاتی ہے۔ حالانکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اور اس پر توبہ بھی نہیں کرتا اسے اپنے گناہوں پر ندامت بھی نہیں ہوئی، وہ اس لحاظ سے تو قابلِ ہمدردی ہے کہ اس کی اصلاح کی فکر کر کے اسے جہنم کی آگ میں گرنے سے بچانے کی کوشش کی جائے لیکن اپنے ہی گناہوں کے ہاتھوں ذلیل ہونے والے سے یہ ہمدردی کرنا کہ بے چارے کے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک شخص جرم بھی کرے اور اس کی قسمت بھی اسی کا ساتھ دیتی رہے تو یہ بات سنۃ اللہ کے خلاف ہے۔

کہانیوں میں کسی غریب کی زبان پر امیروں کے لیے طعن و تشنیع' انہیں دولت سمیٹ کر اس پر کنڈل مار کر بیٹھا ہوا سانپ ظاہر کر کے یہ بتایا جاتا ہے کہ غریب کی غربت و افلاس میں سارا قصور اسی مال دار شخص کا ہے جس نے غریب کے حصے کی دولت بھی خود سمیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی۔غریب کو امیر کی دولت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے دکھا کر یہ باور کرایا جاتا ہے کہ غریب ایسا کرنے میں حق بجانب ہے۔ڈاکہ ڈال کر اس نے امیر سے اپنا ہی حق وصول کیا ہے یوں اس کے جرم ڈاکہ زنی کو تعریفی سند دے دی جاتی ہے۔

نوجوانوں کو بزرگوں کی اطاعت' خدمت اور احترام سے برگشتہ دکھا کر یہ حاشیہ چڑھایا جاتا ہے کہ جدید نسل کا یہ حق ہے کہ وہ زندگی کو انجوائے کرے' رنگ رلیاں منائے اور ماں باپ یا بزرگوں کو بیماری' تنہائی' عدم توجہی کے عذاب میں گرفتار تنہا چھوڑ دے۔اگر خدمت کی جھلک دکھائی بھی جاتی ہے تو اپنے والدین یا بزرگوں کے بجائے معاشرے کے دوسرے بوڑھے' بیمار یا بے سہارا افراد کے لئے۔جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویعرف شرف کبیرنا"۔

(سنن ترمذی' ابواب البر والصلہ' حسن صحیح حدیث' سنن ابی داؤد' کتاب الادب' ریاض الصالحین)

"اس شخص کا ہم سے تعلق نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے شرف وفضل کو نہیں پہچانتا"۔

اسلامی اصطلاحات کی تحقیر وتضحیک بھی ان رسائل کا طرہ امتیاز ہے۔ستر' حجاب' نماز' روزہ' صلہ رحمی' ادائے حق' نکاح میں ولی کا وجوب' زکوٰۃ کی ادائیگی' قربانی' داڑھی ان سب کا جی بھر کر مذاق اڑایا جاتا ہے۔معاشرے میں جو لوگ دینی اقدار اور دینی تعلیم کو عام کرنے میں کوشاں ہیں ان کے لئے بھی مختلف توہین آمیز اور استہزائیہ نام مشہور کیے جاتے ہیں۔جو نام اسلام میں قدر و منزلت کے حامل ہیں ان کے نام یہ لوگ اپنی تحریروں میں برے لوگوں کے لئے رکھتے ہیں۔مثلاً عائشہ' فاطمہ' مریم وغیرہ۔

اخلاقیات کی نئی لغت:

خواتین ڈائجسٹوں کی کہانیاں کئی الفاظ کا ایسا انوکھا مفہوم پیش کرتی ہیں جن سے اخلاقیات کی لغت قطعاً آشنا نہیں،ان میں سادہ لوحی' سچائی' وفا' پاکیزگی' قربانی' معصومیت'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق میں پرخلوص ہونا' گھٹن وغیرہ الفاظ شامل ہیں۔

☆ ''کال گرل'' پاکیزہ میں ایک دل پھینک لڑکے کی کہانی ہے جس نے اپنے عشق کی قربانی دے کو اپنی ماں کی خواہش پر ایک اَن پڑھ اور بدصورت لڑکی سے شادی کر لی۔اس کی بھابھی اپنے خاوند کو بتاتی ہے ''ہمارا ریحان تو بہت سادہ لوح ہے سچا اور کھرا' جب وہ کسی کو چاہتا ہے تو جی جان سے چاہتا ہے''۔(ص:64)

سال بھر میں یکے بعد دیگرے پانچ لڑکیوں سے عشق لڑانے کے باوجود ابھی بھی موصوف سادہ لوح ہیں اور سچے اور کھرے بھی۔گویا اتنی لڑکیوں کو پھانسنے کے باوجود سادہ لوحی' سچائی اور کھرے پن پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔اس کہانی میں بھابھی کسی بات پر دیور کو سمجھاتی ہے کہ بے حیائی اور بے ہودگی عورتوں کو زیب دیتی ہے بھلا؟ شرم وحیا تو عورتوں کو کندن بنا دیتی ہے اور اس کے اثرات آئندہ آنے والی نسلوں میں پڑتے ہیں۔(ص:68)

اسی کہانی میں دیور بھابھی کو اپنی محبوبہ کے بارے بتا رہا ہے ''وہ تو بہت بھولی سی ہے' کیا بتاؤں آپ کو' کل وہ ساحل پر کس طرح میرے ساتھ باتیں کر رہی تھی کہ اگر میں اس کو نہ ملا تو وہ مر جائے گی۔(ص:70،پاکیزہ1996ء)

غور کیجئے کیا یہ بات درست نہیں کہ معصومیت' بھولپن اور سادگی کے نئے نئے مفہوم وجود میں آ رہے ہیں۔

پاکیزہ محبت بھی ایک ایسا ہی لفظ ہے' ہر طرح کی جسمانی قربت اور تلذذ سے گزرنے کے باوجود ان کہانیوں کے ہیرو ہیروئنوں کی محبت ''پاکیزہ'' ہی ہوتی ہے۔نہ جانے ان کے مصنفین پاکیزگی کے نام پر خباثتِ نفس اور خباثتِ جسم کو کیوں متعارف کرا رہے ہیں۔شاید یہ بھول چکے ہیں کہ انہوں نے اس اللہ کے ہاں بھی حاضر ہونا ہے جس کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَـٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾

''بے شک کان' آنکھ اور دل! ہر شخص سے ان سب کی (قیامت کے دن) پوچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی''۔(بنی اسرائیل:36)

ان کہانیوں میں گھٹن سے مراد گھر کا ایسا ماحول ہوتا ہے جہاں والدین اپنے بچوں کو بے راہروی سے بچانے کے لئے فکرمند ہوں اور اس کی کوشش بھی کریں جنہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ بچوں کو گمراہی اور بے راہروی سے بچانا ان کا اولین فریضہ ہے اور ان سے اس فریضے کے بارے اللہ تعالیٰ پرسش بھی کرے گا۔ اگر اللہ نہ کرے ان کی اولاد بے راہروی پر چل پڑی تو وہ جہنم کا ایندھن بن جائے گا جس سے خروج کسی قیمت پر بھی ممکن نہیں ہوگا۔

ایثار اور قربانی کا مفہوم اسلام میں یہ ہے کہ اپنی جائز حقیقی ضرورت کو روک کر کسی دوسرے کی جائز اور حقیقی ضرورت کو ترجیح دینا لیکن ان کہانیوں میں ہیرو یا ہیروئن اپنے گھر بار' اپنے والدین' اپنے بہن بھائی' اپنے خاندان' اپنے تعلیمی کیریئر' اپنی جائیداد اور اپنی عصمت وعفت سب کو ظالم سماج کا مقابلہ کرتے ہوئے عشق کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔

افسوس! وہ مسلمان جسے اپنی عصمت وعفت ناموسِ اسلام اور اپنے خاندان اور والدین کی آبرو بچانے کی تاکید کی گئی اور حکم دیا گیا کہ وہ ان کے تحفظ کے لئے مال' آرام اور جان بھی قربان کرنا پڑے تو کر دے۔ وہ عشق جیسی رذیل' کمینی' گندی بد ادا جنسی بیماری کی نذر سب کچھ کر کے یہ سمجھتا ہے کہ اس نے قربانی کا قرض ادا کر دیا ہے۔

ماہنامہ ''شعاع'' ''سورج کی آنچ میں (اکتوبر' 1994ء) میں ایک لڑکی کو ایک لڑکا وقت گزارنے کے لئے اس کے ساتھ جینے مرنے کے وعدے کرتا ہے۔ بعد میں اس کا کلاس فیلو راز کھول دیتا ہے تو لڑکی کو زبردست دھچکا لگتا ہے۔ مصنف لکھتا ہے: حادثہ کوئی معمولی نہیں تھا کہ آسانی سے گزر جاتا' اس کے سچے پاکیزہ جذبوں کی توہین ہوئی تھی۔ اس کی انا کی تذلیل ہوئی تھی۔ ایک شریف لڑکی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا حادثہ ہو سکتا ہے؟ (ص:125)

ایسی بے حیا اور بدکردار لڑکی جو آوارہ لڑکوں کے ساتھ گندے دل اور گندی محبت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ لڑھکنیاں کھاتی پھرتی ہے اس سے اظہار ہمدردی میں اس کے لئے ''پاکیزہ جذبوں'' اور ''شریف لڑکی'' کے الفاظ پر غور کیجئے اور مصنف کی اس لغت آفرینی پر داد دیجئے یا جی بھر کر اس المیے پر رویئے جوان رسائل کے مصنفین اور مدیران ہماری نئی نسلوں کی معماروں کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

یہ انہی لوگوں کا معاشرے میں عام کیا ہوا تصور ہے کہ آج پچیس تیس سال قبل جو کام انتہائی برے سمجھے جاتے تھے (اور قرآن مجید اور سنت سے بھی ان کے برا ہونے کی وضاحت ملتی ہے) اور لوگ انہیں کرتے ہوئے اس گھبراہٹ اور بے چینی کا شکار رہتے تھے کہ کہیں کسی کو پتا نہ چل جائے اور بدنام نہ ہو جائیں۔ اب ان تمام کاموں کو سرِ عام فخر سے کیا جاتا ہے اور انہیں کرنے والے اپنے آپ کو ایک شریف' مہذب' جدید ترقی یافتہ اور روشن خیال آدمی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے ان کاموں کے کرنے میں جو بھی آڑے آئے اسے ظالم' ستم گر اور جابر وقاہر کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر سچائی' پاکیزگی' حیا' عفت وعصمت' آبرو' دیانت داری' علم' عمل' دین ومذہب اور اس سے متعلقہ عبادات ومعاملات' بڑوں کی خدمت' اطاعت اور ادب سب کچھ اپنے اصل روایتی اور لغوی مفہوم کے تناظر سے ان کی بات کی جائے تو اسے بدتہذیبی' قدامت پرستی' کوتاہ فکری' تنگ نظری اور جرم سمجھا جانے لگا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ان رسائل کے پڑھنے والوں کے خیال واخلاق کیا رخ اختیار کر رہے ہیں؟ اس کی ایک جھلک ان رسالوں میں ''مسائل اور مشورے'' کے کالموں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یاد رہے کہ ان کالموں میں مسائل پیش کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ان کا مطالعہ کرتے ہیں اور جن کی نظروں میں مشورے پیش کرنے والے ان مسائل کی گتھیاں سلجھانے کے ماہر ہوتے ہیں لہٰذا یہ کالم ان رسائل کے قارئین کے اخلاق وخیالات کا آئینہ ہیں۔

ماہنامہ ''پاکیزہ'' اکتوبر 1996ء سوالات مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ بیوی کو شوہر کی پہلی پسند کا پتا چل گیا ہے اور اس حوالے سے ابھی بھی اسے خاوند پر شک ہے۔

2۔ خاوند بیوی سے اپنی آمدن چھپاتا ہے' بیوی کو کہیں اور خرچ کرنے کا شبہ ہے۔

3۔ بیوی کو شبہ ہے کہ خاوند اپنے آفس میں کام کرنے والی لڑکیوں سے پینگیں بڑھا رہا ہے۔

5-4 نمبر 4 اور 5 خود لذتی میں گرفتار ہونے والوں کے سوال پر مبنی ہے۔

6۔ گھریلو جھگڑوں کے بارے میں سوال ہے۔

7۔ بے اولادی کے متعلق سوال ہے۔

8۔ پسند کی شادی میں والدین رکاوٹ ہیں۔

9۔ بیوی کو خاوند سے اظہارِ محبت و جذبات کی کمی کی شکایت ہے۔

10۔

11۔ ایک صاحبہ یا صاحب نفسیاتی الجھنوں کی بنا پر خودکشی کرنا چاہتے ہیں۔

''حال و مستقبل'' کے عنوان سے زیرِیں سرفراز ایک قاری سے مخاطب ہے:

لڑکی کی تاریخِ پیدائش آپ نے درست نہیں لکھی' بہرحال نہ آپ اسے چاہتے ہیں اور نہ ہی وہ آپ کو چاہ سکتی ہے۔ آپ بنیادی طور پر فلرٹ کرنے والے انسان ہیں' حقیقی عشق سے آپ کا کیا واسطہ؟ آج اس لڑکی کو چاہ رہے ہیں' کل کسی اور کو پسند کریں گے۔ آپ دونوں کے درمیان محض فزیکل اٹریکشن ہے' محبت نام کی کوئی چیز نہیں۔

(ص 265' اکتوبر 1996ء)

ایسے ہی سوال و جواب دیگر رسالوں میں بھی ملتے ہیں۔ یہ کالم ان ڈائجسٹوں کے فلڈ ورک کے نتائج کا بہترین جائزہ پیش کرتے ہیں۔ گویا یہ معاشرے کا رخ آہستہ آہستہ تبدیل کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازدواجی تعلقات میں بگاڑ

احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شیطان کو سب سے زیادہ خوشی زوجین کے دل ایک دوسرے سے دور کر کے ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں ڈائجسٹ اس شیطانی عمل کے لئے موثر ہتھیار ہیں۔ اس حوالے سے اوپر دیئے گئے سوالات میں دیکھا جاسکتا ہے کہ آدھے سے زیادہ سوالات میاں بیوی کی آپس میں بدگمانی خصوصاً کردار کی خرابی پر مشتمل ہیں۔

یہ کہانیاں ایک طرف تو اخلاقی بگاڑ اور صنفی ہیجانی کا سبب بنتی ہیں۔ دوسری طرف یہ اپنے قارئین کو خوابوں کی دنیا میں لے جاتی ہیں جہاں ہیرو ہینڈسم' سمارٹ' خوبرو' خوش لباس' خوش گفتار اور مر مٹنے والا ہوتا ہے اور جہاں ہیروئن اپنے محبوب کے لئے سب کچھ قربان کرسکتی ہے یہاں تک کہ اپنے خونِ جگر سے پال کر بڑا کرنے والے والدین اور اپنی عزت و آبرو بھی۔ مگر حقیقی زندگی میں نہ تو کسی لڑکی کو ایسا ہمہ صفت موصوف خاوند ملتا ہے اور نہ ہی لڑکوں کو ایسی بیوی' حقیقت سامنے آتے ہی خوابوں کے محل چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ ذہنوں میں بیٹھے ہوئے تصورات کو دھچکا لگنے سے ساری زندگی تلخیوں اور مزعومہ محرومیوں کے زہر میں گھل جاتی ہے۔

ان کہانیوں میں لڑکی بے وفا' عاشق یا معشوقہ ہی دکھائی جاتی ہے لہٰذا مردوں کے ذہنوں میں یہ خیال راسخ ہو جاتا ہے کہ کوئی لڑکی اپنے خاوند کی وفادار ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ ذرا ذرا سی بات پر بدگمانیوں کے سانپ ازدواجی سکون کو ڈسنے لگتے ہیں۔

اگر کسی مرد نے معاشقے کے ذریعے شادی کی ہو تو شادی کے چند دنوں بعد ہی اس کو یہ فکر دامن گیر ہو جاتی ہے کہ جو لڑکی والدین جیسی بے مثال اور نایاب ہمدرد مشفق ہستیوں اور بہن بھائیوں جیسے سچے اور بے لوث رشتوں کو ٹھکرا کر جنسی خواہش کے لئے میرے پاس آسکتی ہے' وہ مجھ جیسے چند دن کے ساتھی کو چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ بھی وہی کہانی دوبارہ دہرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ یا تو جلد ہی طلاق ہو جاتی ہے یا عورت کی زندگی طعن و تشنیع کے تیروں اور نیزوں سے ہر وقت گھائل ہوتی رہتی ہے۔ اگر بچی پیدا ہو جائے تو ماں باپ اس فکر میں گھلتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کی بچی بھی دوبارہ وہی کہانی نہ دہرائے جس سے گزر کر انہوں نے باہم شادی کی تھی۔

ان رسائل میں "حال و مستقبل" کا کالم دیکھئے' غیب کا علم جاننے کی مزعومہ دعوے دار ہستیاں اپنے قارئین کو ان کی شادی سے قبل ہی اس قسم کے خیالات ذہنوں میں بٹھا دیتی ہیں کہ آپ کو شوہر سے وہ توجہ اور محبت نہیں مل سکے گی جس کی آپ طلب گار ہوں گی۔ (پاکیزہ ص256' اکتوبر 1996ء) ایک اور قاری سے کہا گیا ازدواجی زندگی میں الجھنیں ہوں گی۔ (ص256' پاکیزہ' اکتوبر 1996ء)

جن ذہنوں میں شادی سے قبل ہی ایسے خیالات راسخ کر دیئے جائیں۔ اس کی زندگی الجھنوں سے کیسے محفوظ رہ سکتی ہے اور اس کی نفسیات بکھرنے سے بھلا کیسے بچ سکتی ہے؟

ذہنی مریضوں میں اضافہ کا باعث:

یہ کہانیاں جس دنیا کی سیر کراتی ہیں اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ ازدواجی زندگی' معیارِ زندگی' معیارِ عشق غرض کوئی چیز بھی تو حقیقی نہیں ہوتی مگر یہ کہانیاں پڑھ پڑھ کر کچے ذہنوں میں یہی معیار بس چکے ہوتے ہیں۔ حقیقت کی دنیا میں جب وہ سب نہیں ملتا تو وہ فرسٹریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ایک افسانہ نگار لکھتا ہے: ہم ناولوں' افسانوں اور فلموں میں جس ماحول کو دیکھتے ہیں وہ سراسر تصوراتی اور دیومالائی ہوتا ہے۔ حقیقت سے اس کا اتنا گہرا تعلق بھی نہیں بتایا جاتا تاکہ لوگ اپنی ادھوری اور تشنہ زندگی سے فرار حاصل کرنے کے لئے تھوڑی دیر کو تلخی بھری زندگی سے ہٹ کر اچھا اچھا سوچیں۔ ذاتی غم بھول جائیں اور تفریح کر لیں بس اس سے زیادہ کیا سبق ملتا ہے۔ (ص232' روپ آشائیں' خواتین ڈائجسٹ' ستمبر 1996ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر سوال یہ ہے کہ کیا حقیقت سے فرار اور خود فراموشی انسان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے؟ خصوصاً یہ کہانیاں لذتیت میں جو تفریح کراتی ہیں کیا وہ جسمانی اور نفسیاتی طور پر بہتر ہیں؟ آخر شراب بھی تو وقتی طور پر تشنہ کام زندگی کی تلخیاں دور کر دیتی ہے۔ مگر کیا حرام چیزوں کے ذریعے تلخیاں دور کرنے کا اسلام میں کوئی جواز ملتا ہے؟

یہ کہانیاں پڑھ پڑھ کر لڑکے اور لڑکی کا ایک سانچہ ذہن میں بیٹھ چکا ہوتا ہے' خوبصورتی' دولت' تعلیم' ہر چیز انتخابِ رشتہ کے وقت ذہن میں آتی ہے۔ کئی لڑکے اور لڑکیاں اسی معیاری آئیڈیل کی تلاش میں موزوں عمر گزار بیٹھتے ہیں۔ مناسب وقت پر شادی نہ ہونا بذاتِ خود کئی نفسیاتی الجھنوں کا سبب بنتا ہے۔ نفسیاتی مسائل میں خود لذتی جیسے مسائل ایسے ہی خیالات کا شاخسانہ ہیں۔

یہ کون سا معاشرہ ہے؟

یہ کہانیاں معاشرے کی جو جھلک اور تصویر اپنے افسانوں میں پیش کرتی ہیں بلاشبہ وہ تصویر اصلی نہیں۔ ہمارے بیشتر گھرانوں کی لڑکیاں ابھی اتنی بے باک اور آبرو باختہ نہیں ہوئیں کہ نامحرموں کو تاڑتی پھریں۔ اور والدین کی عزت و آبرو بیچ چوراہے کے نیلام کر کے گھروں سے بھاگ کھڑی ہوں۔ نہ ہی ابھی لڑکوں کی اکثریت ایسی ہے کہ وہ ہر لڑکی کو ایک ہی نظر سے دیکھیں۔ مندرجہ ذیل اقتباس کو دیکھئے یہ معاشرہ کون سے رنگ پیش کر رہا ہے؟

جہاں تک اپر کلاس کے بگڑے ہوئے لڑکے ہونے کا سوال ہے تو یقین مانو اس سوسائٹی میں پیسہ جس کے پاس بھی آئے گا اس میں ننانوے اعشاریہ نو فیصد لوگوں کا وہی حال ہوگا جو میرا سمجھا جاتا ہے۔ اور ڈیئر کزن یہاں ہر کلاس کے لڑکوں کا حال ایک سا ہے' تھوڑے بہت فرق کے ساتھ مثلاً نچلی کلاس کا لڑکا ''انارکلی'' اچھرہ یا اپنی ہی گلی میں لڑکیاں تاڑے گا اور اپر کلاس کا لڑکا نسان پٹرول یا بی ایم ڈبلیو میں بیٹھ کر لبرٹی' فورٹ ریس' یا کیفے زوک جیسی جگہوں پر ان کے پیچھے خوار ہوگا۔ دونوں میں فرق اتنا ہے کہ ایک پڑھا لکھا اور پیسے والا شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام محض تصنع سے کرتا ہے جب کہ نچلے طبقے کے شخص کے اس کام میں بھونڈا پن ہوتا ہے۔(ص 211'پاکیزہ'اکتوبر 1996ء)

اس کہانی میں لڑکا اپنی کزن کو جس پر وہ ڈورے ڈال رہا ہے مگر وہ قابو میں نہیں آتی' بتاتا ہے:

''ہم بہت آزاد خیال تھے اے مہ یری ماں بوائے فرینڈ کے ساتھ ٹائم گزارتی تھی اور ابا اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ''(ص 214'پاکیزہ'اکتوبر 1996ء)

قرآن مجید میں بغیر نکاح کے مرد وعورت کے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ﴾

''چوری چھپے عشق لڑانے والیاں نہ ہوں''۔

مگر یہ کہانیاں ایسی ہی لڑکیوں اور عورتوں کے گرد گھومتی ہیں۔

قارئین ان رسائل کو کیوں پڑھتے ہیں؟

ان رسائل کی روز افزوں اشاعت کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عوام ان رسائل کو پسند کرتے' خریدتے اور پڑھتے ہیں'اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ذیل میں اس کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

دینی معلومات:

کہا جاتا ہے رسائل دینی معلومات بھی دیتے ہیں اور یہ بات ہے بھی درست' ہمارے سامنے اس وقت ماہنامہ ''شعاع'' کا جنوری 1996ء کا شمارہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر ایک مضمون کا اختتام اس جملے پر ہوتا ہے۔

''متذکرہ بالا عبادات وطاعات کے لئے صبح سے رات تک اپنے تمام معاملات و معاشرت اور اخلاق میں خاص طور پر اتباع سنتِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال واہتمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھیں''۔(ماہنامہ''شعاع''جنوری 1996ء)

ماہنامہ''دوشیزہ''میں''آپس کی باتیں''مدیرہ رقم طراز ہیں:اللہ کا شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں،اسلام ایک دین ہے،ایسا مکمل دین جو زندگی میں قدم قدم پر ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔(ص15،ستمبر 1996ء)

یہ دو رسائل ہی نہیں،تمام رسائل میں چند صفحات دینی معلومات کے لئے مختص ہوتے ہیں بلکہ بعض کہانیوں میں دینی احکام کی تبلیغ بھی کی جاتی ہے۔مثلاً''خواتین ڈائجسٹ''ستمبر 1996ء میں''تھام لینا''کہانی میں ایک ماڈرن لڑکی کا دیندار کزن اسے سمجھاتا ہے''عورت کو اپنی عزت و وقار کا خود تحفظ کرنا چاہئے،مرد کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اسے اپنے کاروبار میں دلال نہ بنائے،اس کی مسکراہٹ اور حسن کے بل پر کاروبار نہ کرے''۔

ماہنامہ شعاع جولائی 1999ء کی ایک کہانی کا اقتباس ملاحظہ ہو:

''ہر مرد عورت کی خوش اخلاقی،نرم زبانی اور شرم وحیا کا ہمیشہ غلط مطلب لیتا ہے اور جھٹ خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے،اس لئے اسلام میں حکم دیا گیا ہے کہ عورتیں جب غیر مردوں سے مخاطب ہوں تو سپاٹ اور سرد وسخت لہجہ اختیار کریں تاکہ سننے والے کے دل میں کوئی جذباتی کیفیت پیدا نہ ہو۔خواہ مخواہ کی اخلاقیات میں پھنس کر مردوں کو بے تکلف ہونے اور حد پار کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔(ص99)

ماہنامہ''پاکیزہ''1996ء اکتوبر میں ایک بھابھی اپنے دیور کو سمجھا رہی ہے کہ''بے حیائی اور بے ہودگی عورتوں کو زیب دیتی ہے بھلا؟شرم وحیا تو عورتوں کو کندن بنا دیتی ہے اور اس کے اثرات آئندہ آنے والی نسلوں پر پڑتے ہیں''۔(ص67)

اس قسم کے اقتباسات پڑھ کر لامحالہ یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ اگر یہ رسائل واقعی ایسے اچھے دینی مقاصد کا ابلاغ کر رہے ہیں تو اس سے اچھی بات اور کون سی ہو سکتی ہے؟مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا کیا کیا جائے کہ مندرجہ بالا صفحات میں فحاشی وعریانی پر مبنی تمام اقتباسات انہی شماروں کی کہانیوں سے لئے گئے ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ یہ کہانیاں خود ان دینی مقاصد پر مبنی اقتباسات کی نفی کرتی ہیں۔

یہ طریقِ کار مدیرہ رسالہ اس کے منتظمین اور خود اس کے لکھنے والوں کے نفاق کے مرض کا یہ ٹھوس ثبوت فراہم کرتا ہے کہ یہ رسائل دینی معلومات برائے اصلاح یا برائے تبلیغ نہیں دیتے بلکہ یا تو وہ عوام کو یہ دھوکہ دینے کے لئے دیتے ہیں کہ وہ خود بھی اسلام پسند ہیں۔ یا پھر یہ فریب نفس کہ شاید 200 صفحات کے ہر صفحے اور ہر سطر پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی پر مبنی تحریروں کے ساتھ ساتھ چار پانچ صفحات اسلامی حوالے سے دینے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے گناہ کو معاف کر دے گا۔ حالانکہ انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے:

﴿وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ﴾ (البقرہ:9)

''اور وہ نہیں فریب دیتے مگر اپنے نفسوں کو اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے''۔

اس صورت میں یہ فریب اور دھوکا واپس انہیں پر لوٹ آتا ہے اور ان کی یہ خوش فہمی کام نہیں آسکے گی بلکہ حکم ربانی تو یہ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النور:19)

''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی کی بات اہلِ ایمان میں پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے''۔

ان رسائل میں سے بیشتر حمد و نعت بھی شائع کرتے ہیں، کبھی کبھی احادیث بھی چوکھٹوں میں لگائی جاتی ہیں، سیرت نبوی ﷺ اور صحابہ کرام و اولیائے عظام کی زندگی کے بھی بعض گوشے اجاگر کئے جاتے ہیں۔ بعض عبادات یا سنتوں کے بھی فضائل بیان کئے جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں' جنت و دوزخ کے مناظر کی بھی کبھی کبھی ایک دو جملوں میں جھلک دکھا دی جاتی ہے لیکن افسوس یہ سب برائے معلومات ہی ہوتا ہے' برائے عمل ہرگز نہیں ہوتا۔

چونکہ ان رسائل کے مدیران اور منتظمین کے پاس کوئی ٹھوس دینی معلومات نہیں ہوتیں لہٰذا اکثر دین کے نام پر گمراہ کن تحریریں پیش کر دی جاتی ہیں۔ پاکیزہ میں روحانی مشورے میں ایک صاحب کسی مسئلے کا حل بتاتے ہوئے کہتے ہیں: والد صاحب کی 10x12 انچ کی بلیک اینڈ وائٹ تصویر فریم کروا کر اس طریقے سے کسی دیوار پر لٹکائیں سر نیچے اور دھڑ اوپر ہو' اگر کوئی تصویر سیدھی کرے تو پھر الٹی کر دیں' اس عمل کی مدت اکتالیس روز ہے۔

(اکتوبر 1996ء' ص 262)

حالانکہ تصویر کے بارے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ہیں:

"لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة"

(صحیح بخاری' کتاب اللباس' صحیح مسلم' کتاب اللباس والزینۃ' باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان' رقم الحدیث 911)

"جس گھر میں تصویر یا کتا ہو اس گھر میں فرشتے نہیں آتے"۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے روز مصوروں کو سخت ترین عذاب ہوگا۔ (صحیح بخاری' کتاب اللباس)

نیز اس قسم کے عمل کا تعلق شیطانی رُوحوں کے ساتھ تو ہو سکتا ہے اس کا تعلق دینِ اسلام سے ہرگز نہیں۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں تو ایسے عمل بدعت' شرک اور کفر کے زمرے میں آتے ہیں۔

بعض قارئین دینی معلومات ان رسائل کے ذریعے حاصل کرنے میں اپنی جگہ سنجیدہ اور مخلص ہوتے ہیں۔ جس کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہ انہیں سمجھ اور علم ہی نہیں ہوتا کہ دین حاصل کرنے کا ذریعہ اس قسم کا مخرب اخلاق لٹریچر نہیں بلکہ قرآن' حدیث اور سیرتِ صحابہ کا براہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست مطالعہ کرنا ہے۔ نیز کتب فروش' اخبار فروش اور عوام کے ہاتھوں میں یہی رسائل گردش کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ دین کو سمجھنے اور سیکھنے کے کسی دوسرے مستند ذریعے تک پہنچ ہی نہیں پاتے۔

صاحب دین افراد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرے کے ایک ایک فرد تک پہنچ کر اسے دین حاصل کرنے کے مستند ذرائع و وسائل کے بارے بتائیں اور اسے ان تک لے جانے میں اس کی مدد اور راہنمائی کریں پورے خلوص اور ہمدردی کے ساتھ۔

خود مسلمان بھی دورِ حاضر میں دین حاصل کرنے میں تساہل پسند ہو گئے ہیں وہ دنیا میں تو ایک کیل' بٹن یا جوتی کا تسمہ حاصل کرنے کے لئے مشقت اٹھانا گوارا کر لیتے ہیں، ان کے حصول کے لئے وقت اور پیسہ بھی خرچ کر لیتے ہیں لیکن جب دین کا کوئی مسئلہ سمجھنا ہو تو ان کا جی چاہتا ہے کہ بغیر محنت' بغیر پیسہ خرچ کئے انہیں اس کا پتا چل جائے۔

نیز وہ اپنے دنیوی امور خوب سے خوب تر اور بہتر سے بہترین کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں لیکن دینی امور اور مسائل کے سمجھنے میں جو مل جائے جیسا مل جائے جہاں سے مل جائے لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہیں نیت کو اللہ جانتا ہے وہ اس کو بھی قبول کر لے گا۔ وہ غفور رحیم ہے' بس جو پتا چل گیا اور ہم نے کر لیا اتنا ہی کافی ہے۔ اللہ اللہ خیر سلا۔

حالانکہ صحابہ کرام نے اس دین کے حصول کے لئے اپنا آرام' دنیوی عیش' اور دولت ہی نہیں ٹھکرائی بلکہ دنیا کی ہر اس چیز سے ٹکر لی جو ان کے دین سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں آڑے آئی۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ دیکھنا ہمارا کام ہے کہ ہم دین جیسی لازوال نعمت کہاں سے لے رہے ہیں؟ کس سے لے رہے ہیں اور کس لیے لے رہے ہیں؟

قارئین کی یہ سب سے بڑی بھول ہے، انہیں اپنی اصلاح کرنا چاہئے جو اخبارات و جرائد دینی معلومات بھی دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ بے راہروی اور عریانی کی ترغیب بھی۔ ان پر تفصیل ''مدیرانِ اخبارات اور ان کی دینی ذمہ داریاں'' کے عنوان کے تحت گزر چکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

سبق آموزی:

کہا جاتا ہے کہ یہ کہانیاں سبق آموز ہوتی ہیں حالانکہ ان کہانیوں میں سبق آموزی سرے سے ہوتی ہی نہیں اور یہ صرف ایسی کہانیاں لکھنے یا پڑھنے والوں کی طفل تسلی ہے۔ بالفرض اگر ان کہانیوں کے پڑھنے والے کچھ سبق حاصل کرتے بھی ہیں تو کیا ضروری ہے کہ اتنی زیادہ برائیوں کے ڈھیر ہی میں سے تلاش کر کے اچھائی حاصل کی جائے۔ اگر کسی کے سامنے صاف ستھرے' قیمتی اور شفاف موتیوں کا بھی ڈھیر ہو اور دوسری طرف کیچڑ میں لت پت' مٹی میں دبے ہوئے جن کی میل کی وجہ سے چمک دمک ماند پڑ چکی ہو تو اس صورت شفاف اور قیمتی موتیوں سے اپنے دامن کو بھرنے کے بجائے بدبو' کیچڑ اور گندگی میں لتھڑے ہوئے موتی مٹی کی تہوں سے کرید کرید کر تلاش کرنا پاگل پن کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

دوسری بات یہ کہ ان کہانیوں کی مقصدیت بھی صرف چند مسائل کے گرد ہی گھومتی ہے۔ اگر یہ ڈائجسٹ واقعی خواتین ڈائجسٹ ہیں تو عورت کا مسئلہ صرف عشق کرنا' لو میرج کرنا' ماں باپ کی مرضی کے خلاف لڑکوں کے ساتھ پھرنا' مردوں کی بے وفائی اور سسرالی مسائل ہی نہیں بلکہ زندگی تو بے شمار مسائل سے بھری پڑی ہے۔ عورت کو وراثت کا شرعی حصہ نہ ملنا' عورت کی عزت و ناموس کے تحفظ کا مثبت انداز سے سوچنا' عورتوں کا رشوت اور حرام کمائی سے اپنے مردوں کو روکنے کے لئے فکر مند ہونا' قناعت اور کفایت شعاری اختیار کرنا' آخرت کے گھر کو آباد کرنے کی فکر کرنا' موت جیسی حقیقت کا سامنا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا' بچوں کی دینی خطوط پر تربیت کرنا' خاوند کی اطاعت کرنا' والدین کا خدمت و احترام کرنا' سسرال والوں سے تعلقات خوش گوار رکھنا' غریب رشتہ داروں کی مدد کرنا' یتیموں کی سرپرستی و پرورش کرنا' زندگی کو مشکلات میں ڈالنے والی رسومات کا خاتمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا' تعلیمی معاشی' معاشرتی اور سیاسی اصلاحات' مختلف بیماریاں اور ان کی روک تھام غرض ہزاروں سوچنے اور کرنے کے کام ہیں جن کی طرف لکھنے والوں کو توجہ دینا چاہیے لیکن ان لوگوں کو سوائے عشق عاشقی کے نہ کچھ سوجھتا ہے نہ کچھ آتا ہے۔ انہیں بوسنیا' کوسووا' چیچنیا' فلسطین' قبرص' کشمیر غرض دنیا کے مختلف خطوں میں عورتوں پر ہونے والے مظالم اور ان کی چیخ پکار سنائی نہیں دیتی؟

عورتوں پر جس جس انداز سے جو جو ظلم ہو رہا ہے اسے سن کر کوئی باہوش' با انصاف اور انسانی ہمدردی رکھنے والا شخص خاموش نہیں رہ سکتا۔ وہ مجبور ہو کر قلم تھامنے اور ان بے گھر' بے وطن' تڑپتی عورتوں اور بھوک سے بلکتے بچوں کے لئے کچھ لکھنے اور کچھ کرنے کی بے ساختہ تحریک پاتا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ شاید ان ڈائجسٹوں کو یہ سب نظر ہی نہیں آتا یا وہ جان بوجھ کر عورتوں کے ان حقیقی مسائل سے پہلو تہی کرتے ہیں یا یہ کہ وہ عورتوں کے حقیقی مسائل کو لوگوں کے ذہنوں سے صاف کرنے اور انہیں نظر انداز کروانے کے لئے ہی عشق اور آوارگی کا دانہ بکھیرتے ہیں تاکہ عوام اس دامِ تزویر میں پھنس جائیں اور ستم کش جی بھر کر عورتوں پر ستم کرتے رہیں۔

یہ ڈائجسٹ فنکاروں' سوشل ویلفیئرز کے کارکنوں' کھلاڑیوں اور بے راہرو ادیبوں کے ہر ماہ انٹرویو شائع کرتے ہیں۔ ان کی شخصیت کے کام کو اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے گویا معاشرے کا سب سے زیادہ ذہین اور سب سے زیادہ کام کرنے والے اور معاشرے کو اپنی خدمات مہیا کرنے والے صرف یہی لوگ ہیں جب کہ الحمدللہ پاکستان میں زندگی کے دیگر شعبوں میں ذہین' محنتی' فرض شناس' دیانت دار' شریف و مہذب اور دین پسند لوگوں کی کوئی کمی نہیں لیکن یہ تمام افراد اور ان کے شعبے ان ادیبوں کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔ یوں ڈائجسٹوں کے مدیران جان بوجھ کر ہماری خواتین تک صرف وہی لٹریچر اور صرف ان شخصیات کا تعارف پہنچاتے ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں اس طرح آیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ﴾ (لقمان'6)

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو خرید لاتے ہیں غافل کرنے والی بات کو تاکہ گمراہ کریں اللہ کے راستے سے بغیر علم کے اور بنائیں اس (اللہ کی راہ) کو ٹھٹھا' یہی لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے''۔

''لھو الحدیث'' سے مراد ہر وہ چیز اور کام ہے جو انسان کو مقصدِ زندگی یعنی اللہ کی عبادت سے غافل کر دے اور دنیا کی دل فریبیوں میں جکڑنے کا باعث ہو۔

''من یشتری'' (جو خریدتا ہے) میں خواتین ڈائجسٹ یا اس قبیل کے تمام ڈائجسٹوں کے مدیران اور لکھنے والے حضرات کے علاوہ ان کے ساتھی وہ آرٹسٹ 'فلمی سٹارز' کھلاڑی' ماڈل گرلز' سوشل ویلفیئرز والے' ان رسائل کو اشتہارات دینے والے' ان کی طباعت کرنے والے' انہیں عوام کے ہاتھوں میں پہنچانے والے اور ان کو پڑھنے والے غرض اس قسم کی خرافات و لغویات کو پھیلانے میں کسی طرح بھی شامل تمام لوگ داخل ہیں۔

صنفی محبت اپنی جگہ ایک حقیقت تو ہے لیکن یہ زندگی کے ہزار پہلوؤں میں سے اس کا صرف ایک پہلو ہے۔ اسلام نکاح سے قبل کسی قسم کے صنفی تعلق کو جائز قرار نہیں دیتا اور نکاح کے بعد اس تعلق اور محبت کو توثیق اور ترغیب کے محرکات اپنانے کی تلقین کرتا ہے کیونکہ زوجین کے درمیان یہی چیز مطلوب ہے۔ اس موضوع پر منفی انداز سے نہیں بلکہ مثبت انداز سے لکھنا ہی مستحسن ہے یعنی جو اسلام کے دیئے گئے صنفی داعیے' تعلق اور محبت کے عین مطابق ہو۔

دورِ حاضر میں بھی اخلاقی' اسلامی اور اصلاحی ادب کی بہت سی مثالیں' ور تحریریں موجود ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ ایسا لکھنے والوں کو جدید دور کے نقاد اور دانش وراور ان کی تحریروں کو فن کے کسی پلڑے میں رکھنے کے قابل سمجھتے ہی نہیں اور چونکہ میڈیا پر یہی لوگ اپنے پھن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیلائے قابض نظر آتے ہیں۔ لہٰذا وہ بار بار اپنے ہم نوالہ وہم پیالہ لوگوں کی پذیرائی اور تشہیر کرتے ہیں۔

صنفی محبت اگر پیش کرنا ہی ہے تو اسے اسلامی تعلیمات اور زندگی کے تجرباتی مشاہدات کی روشنی میں جو کچھ اس کی قباحتیں، ہلاکتیں، نفسیاتی بیماریاں، معاشرتی الجھنیں، برسات میں خود بخود نکل آنے والے کیڑوں کی طرح پھیل رہی ہیں ان کی نشان دہی کر کے ان کے زہر کو زہر بنا کر پیش کیا جانا چاہئے اور اس کا حل بھی اسلام کے عطا کردہ شرم وحیا، ستر وحجاب، حفظِ عصمت وعفت، احترامِ والدین اور سب سے بڑی بات یہ کہ خوفِ الٰہی اور خوفِ آخرت کو مدِ نظر رکھ کر اپنی کہانیوں اور فن پاروں میں پیش کیا جانا چاہئے۔

خواتین ڈائجسٹ کے اکثر قارئین کا کہنا ہے کہ بہت سی کہانیوں کا مرکزی خیال اچھا ہوتا ہے، ان کی یہ بات کسی حد تک درست بھی ہو تو اس کا کیا کیا جائے کہ ان کہانیوں میں معاشرے کی ایک برائی کے خلاف اگر کوئی سبق بھی ہوتا ہے تو اس کا جو حل بتایا جاتا ہے وہ مزید کئی اخلاقی اور معاشرتی بیماریوں کو اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔ نیز کہانی کا پلاٹ اور کردار نگاری دونوں کے لئے جو مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے وہ جنسی لذتیت، انارکی، احساسِ کمتری اور اخلاقی اقدار سے بغاوت سے ہی مرکب ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ معاشرہ مزید تباہی کے گڑھے میں گرتا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے، خواتین ڈائجسٹ جنوری 1998ء ''خواہشوں کے نگار خانے'' کے عنوان سے ایک کہانی جہیز کے خلاف ہے مگر عشق اس میں بھی موجود ہے، کہانی کا ہیرو اپنے استاد کی بیٹی سے عشق لڑاتا ہے مگر اس کے امیر والدین رکاوٹ بنتے ہیں۔ نتیجۃً وہ ذہنی مریض بن جاتا ہے۔ بعد ازاں اس کی بھابھی کی بہن اس سے عشق لڑا کر اسے سنبھالا دیتی ہے اور دونوں کی شادی ہو جاتی ہے۔

''شعاع'' جنوری 1996ء ایک کہانی ''جو چلے تو جاں سے گزر گئے'' جاگیردارانہ ظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وستم پر مبنی ہے' ایک لڑکی کو یونیورسٹی میں جاتے ہوئے کسی عیاش جاگیردارزادے نے پسند کرلیا' وہ پہلے سے کسی سے منسوب تھی۔ اسے اپنانے کے لئے کئی ہتھکنڈے آزمائے گئے' لڑکی نے اپنے گھر والوں اور اپنے منگیتر کو جاگیردار کے ظلم سے بچانے کے لئے اس سے شادی کا فیصلہ کرلیا اور گھر والوں کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ وجہ کیا ہے؟ تاکہ اس کا منگیتر اور اس کے گھر والے اس کے احسان کے بوجھ تلے اپنے آپ کو محسوس نہ کریں۔ لہٰذا اس نے منگیتر سے ناپسندیدگی اور دولت کی چاہت کا اظہار شروع کردیا۔ قصہ مختصر یہ کہ خود بری بن گئی مگر گھر والوں کو یہ علم نہ ہونے دیا کہ درحقیقت وہ مظلوم ہے۔

غور کیا جائے تو اس میں بہت سی قباحتیں اور فکری و عملی کج روی پائی جاتی ہے۔

☆ اسلام لڑکی کو ازخود کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں دیتا۔

☆ عشق، جھوٹ موٹ کا ہو یا اصلی یا ظلم سے بچنے کے لئے عشق لڑانا ہر صورت مکروہ اور گھناؤنا گناہ ہے۔

☆ اس کہانی میں لڑکی کی انوکھی قربانی بتائی گئی ہے حالانکہ ایسی قربانی' قربانی نہیں۔ شیطانی دماغ کا مرغولہ ہے۔

☆ اسلام لڑکی کے اولیا اور اس کے خاندان کے مردوں کو لڑکیوں کا محافظ قرار دیتا ہے نہ کہ لڑکیاں اپنے خاندان کے مردوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے عشق کا چکر چلاتی پھریں۔

☆ اسلام خواتین کو نامحرموں سے چہرے کا پردہ کرنے کا حکم سختی سے دیتا ہے' اگر وہ لڑکی اس حکم پر عمل پیرا ہوتو جاگیردار کی ہوسناک نگاہیں اس کا تعاقب نہ کرتیں اور انجان اتنا برا نہ ہوتا۔

پاکیزہ ڈائجسٹ میں ہجرت ایک مسلمان لڑکی کی کہانی ہے جو سڈنی یونیورسٹی میں دوران تعلیم اپنے ہم جماعتوں کو اسلام کی تبلیغ کرتی ہے۔ اسے ایک لڑکے سے عشق ہو جاتا ہے اور وہ اسے مسلمان کرلیتی ہے بظاہر تو تبلیغی کہانی ہے مگر مخلوط تعلیم اور عشق کرنے کی اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اجازت قطعاً نہیں ہے۔ اس کہانی میں ایک لڑکا لڑکی سے پوچھتا ہے "تمہارے مذہب میں محبت کی گنجائش ہے یا نہیں؟ No Way عائشہ نے حتمی انداز میں جواب دیا۔ (ص 202 ' اکتوبر 1996ء) مگر بعد میں یہی لڑکی عشق کرنے لگتی ہے، کیا یہ تضاد زیب دیتا ہے۔

"پلکوں میں اترے ہوئے عذاب لکھوں" ایک استاد کی کہانی ہے جو جاگیرداروں کی بیٹیوں کو ٹیوشن پڑھاتا ہے۔ اپنے شاگردوں کی ایک یتیم خالہ زاد بہن کو ایک عیاش امیرزادے کی زوجیت سے بچانے اور اس سے عشق ہو جانے کی وجہ سے اسے گھر سے بھاگنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اس سے بے وفائی کر کے عمر بھر کے لئے احساسِ جرم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ کہانی بظاہر عشق میں بے وفائی اور یتیم بچوں پر ظلم وستم اور ناروا رویوں کے خلاف احتجاج تو کرتی ہے مگر عشق اپنی جگہ پر جائز' درست اور اچھائی کی صورت موجود ہے۔

"مجبوری" ایک خاتون کی کہانی ہے جو رشتے کرانے کا کام کرتی اور عمر بھر ذات پات کو رشتہ کرنے میں اہمیت دینے والوں سے لڑتی رہی' اس نے بے شمار لڑکیوں کے رشتے وہاں کروائے جہاں ان کا عشق چل رہا تھا' مگر جب اس کی اپنی بھتیجی نے ایک نو مسلم بھنگی سے نکاح کرنا چاہا تو اس کے کردار و نظریات بدل گئے۔ اس نے بڑی خوب صورت ترکیب سے بھتیجی کا رشتہ ہم پلہ خاندان میں کر دیا۔ آخر میں کہانی نگار لکھتا ہے: بلاشبہ کہنے اور کر گزرنے میں جو فاصلہ ہے اسے پاٹنا بہت مشکل ہے۔ قول اور فعل کا تضاد کیا ہوتا ہے اس کا بھرپور ادراک مجھے ہو گیا ہے۔ (ص 43 ' پاکیزہ)

اس کہانی کا اچھا پہلو تو اس تعارف ہی سے ظاہر ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ پتا چلتا ہے کہ لڑکی کا عشق کرنا کوئی خرابی نہیں بلکہ اچھی بات ہے خواہ وہ کسی بھنگی ہی سے کیوں نہ ہو۔ گویا یہاں بھی عشق ہی کو برتر اور بہتر صفت ثابت کیا جا رہا ہے۔

غرض معاشرے کی خرابیوں کو اسلامی زاویہ نگاہ سے دیکھنے کے بجائے سطحی انداز میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کر کے ان کا حل بھی سطحی اور اسلامی نقطہ نظر سے مزید خرابی پیدا کرنے والا تجویز کیا اور دکھایا جاتا ہے۔اس کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اگر پندرہ بیس کہانیوں میں سے ایک کہانی اسلامی نقطہ نظر سے یا اخلاقی لحاظ سے اچھی ہو بھی تو اس کا اثر دوسری کہانیاں زائل کرنے کے لئے موجود ہوتی ہیں۔مثلاً پاکیزہ میں بلاعنوان کہانی ایک اشتہاری کمپنی کے ڈائریکٹر کی ہے جس کا نظریہ یہ تھا کہ اشتہار میں ماڈل گرل کی بے لباسی بری نہیں اگر اس کا جسم خوبصورت ہے تو اس سے فائدہ اٹھانے میں کیا حرج ہے مگر جب اس کی اپنی بیٹی نے یہی کیا تو اس کی آنکھیں کھل گئیں۔(پاکیزہ 1996ء)

کہانی اچھی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ رسالہ کا دوسرا سارا مواد اس کی نفی کر رہا ہے سمیت اشتہارات کے، حالانکہ اگر معاشرے کی اصلاح درکار ہے تو پہلے اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے۔خواتین ڈائجسٹ کے ستمبر 1996ء کے شمارے میں ''ایک جگنو ایک ستارہ چاہیے'' نزہت شبانہ حیدر اس شمارے کی واحد اچھی کہانی ہے جس میں عشق نہیں اور ایک معاشرتی مسئلے کو موضوع بنایا گیا ہے۔

قارئین ایک جواز یہ پیش کرتے ہیں کہ ہم جو پڑھتے ہیں اسے بھول جاتے ہیں لہٰذا ہم پر ان کا اثر نہیں ہو سکتا۔سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہم کسی مرض کے لئے دوا مقررہ مدت تک کھانے کے بعد اسے یاد رکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں دوا کھائی تھی۔یقیناً ہم بھول جاتے ہیں مگر اس دوا کے مثبت اثرات ہمارے جسم پر اپنا دیرپا اثر چھوڑ چکے ہوتے ہیں اور ہم ان سے مستفید بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔یہی ہماری خوراک کا حال ہے وقتی طور پر اس کے ذائقے سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن پھر بھول جاتے ہیں لیکن اس خوراک کا اثر ہمارے جسم پر مدتوں اثر انداز رہتا ہے۔اسی طرح یہ کہانیاں پڑھ کر ہم بھول جاتے ہیں یا ہم ان کو بھلا دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے دماغ میں ایک حصہ لاشعور بھی رکھا ہے جس میں ہمارا ہر فعل ریکارڈ ہوتا ہے۔ہم اسے یاد رکھیں یا نہ رکھیں وہ لاشعور میں محفوظ ہو جاتا ہے۔اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعدد طریقوں سے ہماری شخصیت کی تعمیر و تخریب میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

اگر ہم خود اچھے ہیں تو ہمیں کوئی برا نہیں کر سکتا

قارئین ایک جواز یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم خود اچھے ہیں تو کوئی ہمیں برا نہیں کر سکتا یا ہر کسی کا پڑھتے ہوئے اپنا اپنا زاویہ فکر ہوتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہم انبیاء سے بھی زیادہ پاک صاف نیتوں کے مالک ہیں۔ یوسف علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ زلیخا اور زلیخا کی ہم جولیوں کی بھرپور دعوتِ عیش کے موقع پر انہوں نے موجودہ دور کی اصطلاح کے مطابق اپنے کردار پر اعتماد کرتے ہوئے ڈٹ جانے کے بجائے فرار کی راہ اختیار کی اور کہا:

﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (یوسف 33)

''اے میرے رب! جس کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل میں جانا زیادہ پسند ہے اور اگر تو ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دفع نہ کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا''۔

اگر ایک نبی فتنہ و آزمائش کے موقع پر فرار کو پسند کرتا اور قید کو ترجیح دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کے اس عمل کی تحسین کرتا ہے تو پھر ہمارا اپنے آپ پر یہ اندھا دھند اعتماد کیسا؟ جب کہ یوسف علیہ السلام ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:

﴿وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (یوسف 53)

''اور نہیں پاک قرار دیتا میں اپنے نفس کو، بے شک نفس تو برائی کا حکم کرنے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے، بے شک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

افضل الانبیاء کی سیرت دیکھئے' آپ ﷺ راہ چلتے بانسری کی آواز سن کر کانوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگلیاں ڈال لیتے ہیں۔ آپ ﷺ کی معصومیت تو شک وشبہ سے بالاتر ہے آپ ﷺ کا تو شیطان بھی مسلمان ہو چکا تھا' اس کے باوجود آپ ﷺ نے اس شیطانی آواز کے اپنے کانوں میں پڑنے کی آزمائش کو پسند نہیں کیا۔ آپ ﷺ پر شیطان بھی اثر نہیں کر سکتا تھا۔ دراصل آپ ﷺ نے کانوں میں انگلیاں دینے کا عمل ہمیں بتانے اور سمجھانے کے لئے کیا تھا کہ شیطانی فتنوں میں یہ سوچ کر نہ پڑو کہ اگر ہم خود اچھے ہیں تو ہمیں کوئی چیز برا نہیں کر سکتی۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے:

"فإن الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم"۔

(صحیح بخاری' کتاب الاعتکاف' باب زیارۃ المرءۃ زوجھا فی اعتکافہ' مسلم 2175)

"پس بے شک شیطان تمہارے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے"۔

برائی سے محبت کرنا بھی برائی ہے' قارئین کا یہ کہنا کہ وہ خود اچھے ہیں تو انہیں کوئی برا نہیں کر سکتا بجا ہے لیکن جو چیز بری محسوس ہوتی ہو ہم اس کے پاس ایک سیکنڈ کے لئے بھی بلا اشد مجبوری کے ٹھہرنا پسند نہیں کرتے۔ مگر بے راہروی پھیلانے والے یہ خواتین ڈائجسٹ کیسے ہیں؟ جنہیں ہم شوق سے خریدتے یا کسی سے مستعار لیتے ہیں۔ گھنٹوں وقت خرچ کر کے ان کا ایک ایک لفظ پڑھتے ہیں' ان کے کرداروں کے ساتھ ہنستے یا روتے ہوئے جیسا بھی موقعہ ہو ان کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور پھر کہتے ہیں ہم پر اثر نہیں ہوتا۔

فنی معیار اور ہندی وانگریزی الفاظ کی بھرمار

فنی معیار کے لحاظ سے اگر ان رسائل کے مواد کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان رسائل کا کثیر مواد انتہائی گھٹیا ہوتا ہے۔ اردو ادب کے نقاد کی میزان میں ان کا اکثر مواد اس قابل ہی نہیں ہوتا کہ اسے کسی پلڑے میں رکھا جا سکے۔ لکھنے والوں کو اردو زبان' اس کے روز مرہ، تذکیر و تانیث کے استعمال کا چنداں شعور نہیں ہوتا۔ ان کے لکھاری ہندی' انگلش' اور پنجابی الفاظ کی بے تکی بھرمار کر کے اردو زبان کے حسن، سلاست اور شائستگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشستگی کو بٹہ لگانے اور اردو زبان کی ترویج کے بجائے اسے بگاڑنے کا کام کر رہے ہیں۔ ان رسائل کی گھر گھر رسائی ہونے کی وجہ سے ہندی اور انگلش الفاظ عوام کی روزمرّہ بول چال کا حصہ بن چکے ہیں۔ ان رسائل کے صفحات ہندی اور یورپی ثقافت سے متعلقہ اصطلاحات کو عوام کے ذہنوں میں منتقل کرنے کا فریضہ بھی انجام دے رہے ہیں۔ یوں شعوری یا لاشعوری طور پر ہندی اور یورپی تہذیب کی ترویج اور تعارف کا کام کیا جا رہا ہے۔

پتا چلے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے:

اکثر قارئین یہ دلیل بھی دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کسی آیت میں یا رسول اللہ ﷺ نے کسی حدیث میں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ایک مسلمان اپنی زندگی کے قیمتی لمحات اور محنت سے حاصل کیا ہوا پیسہ یہ معلوم کرنے میں خرچ کر دے کہ کون کون سی برائی کس کس انداز میں' کہاں کہاں ہو رہی ہے؟ یا قارئین کو حکومت نے انٹیلی جنس کا شعبہ سونپ رکھا ہے کہ وہ یہ معلوم کر کے پھر اس کے سدّ باب کے لئے تجاویز پیش کریں یا قانون کے تحت ایسا کرنے والے مجرموں کو سزا دیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ نے تو ایسی گندی تحریروں اور ان میں پیش کی جانے والی برائیوں کا تذکرہ تک بھی سرِ عام کرنا ناپسند کیا ہے۔ فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (النور' 19)

''جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی پھیلے' ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے''۔

رہی یہ بات کہ خود اپنا بچاؤ کر سکیں اس لئے پڑھتے ہیں تو پہلا سوال اس سلسلے میں یہ پیدا کرتا ہے کہ کیا ڈائجسٹوں کے قارئین نے ان تمام بیماریوں' خرابیوں اور برائیوں سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ یا یہ کہ جب انہوں نے ایک کہانی سے معلومات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر لیں تو کیا دوسری کہانیوں سے بار بار انہی معلومات کو حاصل کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

اصل بات وہی ہے ذہنی وفکری آوارگی اور اس کی تسکین اور اس کے لئے قارئین ان رسائل کو پڑھتے ہیں، چاہے وہ تسلیم کریں یا نہ کریں۔ اگر خرابیوں سے بچنا مقصود ہے تو اب تک معاشرے کو گناہوں سے پاک صاف ہو جانا چاہئے تھا۔ نہ یہ کہ اب صورتِ حال یہ ہے کہ 50% لڑکیاں معاشقے کے تحت شادی کر رہی ہیں۔ 5 فی ہزار عورتیں پردے کی پابند ہیں اور ایک فی لاکھ عورتیں شاید غیر محرم کو دیکھ کر نظر نیچی کر لینے کے حکم پر عمل کرتی ہیں۔ نئی نسل والدین کی نافرمان ہے' طلاق کی شرح کئی گنا پڑھ چکی ہے' گھروں میں فتنہ وفساد بڑھ رہا ہے خاندان ٹوٹ رہے ہیں' اخلاق تباہ ہو رہے ہیں' جب کہ قارئین کا دعویٰ یہ ہے کہ برائیوں کے مختلف طریقے سمجھ کر ان سے بچنے کے لئے وہ ان رسائل کو پڑھتے ہیں۔

محترم مصنفین:

آپ کا لکھا ہوا ہر لفظ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں محفوظ ہو رہا ہے' وہ دور دراز اور خفیہ ترین گوشے جن پر آپ کی تحریروں کے اثرات نہ انسانی عقل دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی انسان کی بنائی ہوئی مشینیں' ان کو ظاہر کر سکتی ہیں۔ روزِ قیامت یہ سب ظاہر کیا جائے گا۔ آج شیطان ہمیں حجت بازی سکھاتا ہے اور یہ دلیل دیتا ہے کہ کچھ تم کر رہے ہو سب درست ہے۔ اور ایک بے ضرر سا جملہ اس سے کیا ہوتا ہے؟ کہا جاتا ہے روز قیامت جب یہ سب ظاہر کیا جائے گا اور عذاب کا باعث بن جائے گا۔ اس ذلت اور عقوبت سے بچاؤ کے لئے آج ہی اپنے قلم کا رخ تبدیل کر لیجئے۔ دینی عقائد' دینی اقدار اور تہذیب کو دل لگا کر پڑھئے اور پھر اسے لوگوں تک پہنچانے کا وہ ذریعہ اختیار کیجئے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے۔

محترم قارئین:

ربِّ کریم نے مسلمان کو اس دنیا میں ایک مقصد دے کر بھیجا ہے اور وہ مقصد ہے عبادت۔ عبادت کے لئے دین کا علم حاصل کرنا (اس کے بنیادی ماخذ قرآن وحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) انتہائی ضروری ہے۔رسول اللہ ﷺ کی محبت جزوِ ایمان ہے۔آپ جب کوئی لفظ پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ کا دماغ' آپ کی آنکھیں' آپ کی سماعت' آپ کا دل سب اس میں پوری طرح شامل ہوتے ہیں۔صرف یہی نہیں اگر میں کہوں کہ اس وقت آپ کے جذبات' خیالات اور احساسات سب کچھ اس تحریر کے شکنجے میں پوری طرح جکڑے ہوئے ہیں تو یہ بات سو فی صد درست ہے۔

یاد رہے کہ پڑھ لینے کے بعد دوسرے امور کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم اس شکنجے سے آزاد ہو چکے ہیں۔لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ شکنجہ کا کساؤ اپنا کام کرتا اور دیرپا اثر چھوڑ کر جاتا ہے اور یہ اثر مہینوں نہیں سالوں تک قائم رہتا ہے۔الا یہ کہ کوئی شخص اس شکنجے سے آزاد ہونے کے بعد دوبارہ اپنے آپ کو اس شکنجے میں کسے جانے سے روکے رکھے یعنی اس کام کا ارتکاب ہی نہ کرے اور پکا ارادہ کرے کہ اب یہ کام نہیں کرنا۔

جب آپ پڑھ رہے ہوتے ہیں' آپ کے اس وقت اور اس رجحان کو جو آپ میں نمو پارہا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ریکارڈ کر رہے ہیں۔نیز اللہ تعالیٰ کے ہاں پیمانہ ایسا ہے نیت اور عمل کو جانچنے کا جس میں کمی بیشی قطعی ناممکن ہے۔آپ کا کہنا ہے کہ اس کا اثر ہم نہیں لیتے: یاد رہے کہ اگر اثر نہ بھی لیتے ہوں جو کہ سراسر غلط ہے پھر بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"من حسن الاسلام المرء ترکه مالا یعنیه"۔(صحیح بخاری' کتاب الایمان)

"کسی آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی امور کو ترک کر دے"۔

لہٰذا اگر آپ کے خیال میں آپ صرف بے مقصد وقت گزاری کرتے ہیں تو آپ نے اس بے مقصد وقت گزاری کا بھی حساب اللہ تعالیٰ کو دینا ہے۔

اس برائی کے معاونین:

ربِّ کریم کا فرمان ہے:

﴿تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ 20)

"نیکی اور تقویٰ کے امور میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور تعدی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو"۔

گزشتہ صفحات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بے راہروی پھیلانے والے رسائل معاشرے کی ایک اہم برائی ہیں اور بہت سی برائیوں کی جڑ بھی۔ لہٰذا اس میں کسی صورت بھی تعاون کرنا جائز نہیں۔ تعاون کرنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

1۔ ان رسائل کی اپنے پریس سے طباعت کرنا۔

2۔ پروف ریڈنگ کرنا۔

3۔ ان کا اشتہار اپنے کسی رسالے یا اخبار میں دینا۔

4۔ ان میں اشتہارات دینا۔

5۔ انہیں خرید کر کسی دوسرے تک پہنچانا۔

6۔ انہیں مستعار کسی کو دینا۔

7۔ کسی کے نام یا اپنے نام جاری کرانا۔

8۔ ان میں کوئی تحریر لکھنا چاہے وہ اسلامی ہی کیوں نہ ہو۔

9۔ ان کی تعریف کرنا یا لوگوں کو پڑھنے کی ترغیب دینا۔

10۔ ان کو فروخت کرنا۔

11۔ ان رسائل کی کمپوزنگ کرنا' سرورق بنانا' ڈیزائننگ کرنا۔

12۔ ایسے رسائل کو ڈیکلریشن جاری کرنا۔

کسی برائی اور گناہ میں شمولیت کا تصور اس حدیث سے پوری طرح واضح ہوتا ہے:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے معاملے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے: (1) شراب کشید کرنے والے پر (2) شراب کشید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروانے والے پر (3) شراب پینے والے پر (4) شراب اٹھانے والے پر (5) جس کے لئے اٹھائی جائے اس پر (6) شراب پلانے والے پر (7) شراب بیچنے والے پر (8) اس کی قیمت کھانے والے پر (9) شراب خریدنے والے پر (10) جس کے لئے خریدی جائے اس پر۔ (سنن ابی داوُد، ابواب البیوع، باب بیع الخمر ونھی عن ذالک)

برائی کے مفسدات سے معاشرے کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اس سے کسی قسم کا بھی تعلق نہ رکھا جائے اور اسے پھیلانے میں کسی معمولی کام بھی شمولیت نہ کی جائے یہی بات مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہوتی ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے لئے صحافت

موجودہ دور میں جس قسم کی صحافت خواتین جیسے اہم ،نازک اور پردہ نشین رہنے کے لائق' طبقے پر ہمارے بے ضمیر' بے بنیاد' بے خدا اور بے حیا صحافی حضرات نے مسلط کر رکھی ہے اس خوفناک ڈائن کا گزشتہ صفحات میں جائزہ پیش کیا جا چکا ہے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خواتین کے لئے صحافت کیسی ہونا چاہئے۔

دورِ حاضر میں صحافت سے مراد ایسے روز نامے' ہفتہ وار' ماہنامہ رسائل کو عوام تک گھر بیٹھے پہنچانے کا اہتمام کرنا ہے جن میں عوام کی ضرورت کی خبریں بھی ہوں' ان کی فکری تعمیری' عملی مسائل کا حل اور ذہنی تفریح کا سامان بھی موجود ہو۔

ڈاکٹر مسکین علی حجازی صحافت کا مقصد یوں بیان کرتے ہیں: ''صحافت اور صحافی کا بنیادی مقصد لوگوں کو معلومات فراہم کرنا' ان کو تعلیم دینا' ان کی راہنمائی کرنا اور ان کو تفریح فراہم کرنا ہے''۔(اسلامی صحافت' ص 40)

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں: اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو تازہ خبروں سے آگاہ کیا جائے' عصرِ حاضر کے واقعات کی تشریح کی جائے اور ان کا پس منظر واضح کیا جائے تاکہ رائے عامہ کی تشکیل کا راستہ صاف ہو۔صحافت رائے عامہ کی ترجمان اور عکاس بھی ہوتی ہے اور رائے عامہ کی راہنمائی کے فرائض بھی انجام دیتی ہے' عوام کی خدمت اس کا مقدس فریضہ ہے' اس لئے صحافت معاشرے کے اہم ادارے کی حیثیت رکھتی ہے''(فنِ صحافت)

ایک مسلمان آزاد نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ سے کیے گئے پیمان ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں) کے تحت زندگی گزارنے کا ذمہ دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس کا وقت' اس کی صلاحیت' اس کا مال' اس کی اولاد' اس کے الفاظ سب کے استعمال میں وہ ہدایاتِ ربانی کے تحت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتۃ"

(صحیح بخاری' کتاب النکاح' باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا' باب نمبر 120' رقم الحدیث 185)

''تم سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اپنے ماتحتوں (یا ذمہ داریوں) کے بارے میں جوابدہ ہے''۔

صحافی حضرات اپنے قلم' اپنے الفاظ' اپنے جریدے کے اوراق اور اپنے معاونین کے تمام امور کے ذمہ دار ہیں اور صحافت ان سے ایک ایک لفظ کے بارے پوچھا جائے گا۔اسلام کے علاوہ دنیا میں جس قدر ازم' دستور اور ادیان ہیں ان سب کو ربِّ کریم نے طاغوت کا اجتماعی نام دیا ہے' ایک مسلمان تمام عمر ان سے جہاد کرنے کا پابند ہے اور طاغوت مسلمان کا سخت ترین دشمن ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا﴾ (النساء' 76)

''جو مومن ہیں وہ تو اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کے لئے لڑتے ہیں سو تم ان شیطان کے مددگاروں سے لڑو اور شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے''۔

دورِ حاضر میں میڈیا کے ذریعے جنگ ایک معروف اور جانا پہچانا طریق کار بن چکا ہے۔ہر فکر اور ہر ازم دوسرے ازم کو نیچا دکھانے کے لئے میڈیا کا استعمال کر رہا ہے۔ایسے میں کوئی مسلمان صحافی یہ جرأت نہیں کر سکتا اور نہ اس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اسلام کے علاوہ کسی اور ازم' مثلاً کمیونزم' سوشلزم' مارکسزم' جمہوریت وغیرہ کی تحسین وتبلیغ کا انداز پر مشتمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریریں شائع کرے۔کوئی مسلمان ہندو مت‘یہودیت‘نصرانیت‘ آتش پرستی‘جین مت‘سکھ مت‘ قادیانیت یا ان کے علاوہ کسی اور مذہب یا بانی مذہب کی تحسین وتبلیغ کے انداز میں کوئی خبر یا تحریر عوام تک پہنچائے تو وہ امتِ مسلمہ کا مجرم اور ربّ کریم سے کیے ہوئے وعدے ''لا الہ الا اللہ..........کا غدار ہوگا۔

ایک مسلمان صحافی اسلام کی اخلاقی اقدار‘شرم وحیا‘سخاوت وایثار‘توکل وقناعت‘صبر و شکر‘اخوت ومحبت‘صدق ومروت‘بزرگوں کی خدمت واحترام‘نوجوانوں کی دینی راہنمائی‘ بچوں کی اسلامی خطوط پر تربیت اور عورتوں کے احترام اور ان کی عفت وعصمت کے تحفظ کی پاسداری سے گریز کی راہ اختیار کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔اسے تو ربّ کریم نے یہ حکم دیا ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴾(البقرہ‘208)

''اے ایمان والو!اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو‘بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔

نیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے قلم کی صلاحیت دے کر صحافی کو معاشرے کے عام افراد کی نسبت ایک اہم مقام اور اعلیٰ فضیلت عطا کی ہے‘جس کی وجہ سے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مندرجہ ذیل حکم کا بدرجہِ اولیٰ مخاطبین کے زمرہ میں آتا ہے۔

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾(آل عمران‘104)

''تم میں کچھ لوگ تو ضروری ہی رہنے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں‘ بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے''۔

مرد وعورت کے لئے اسلام میں صحافت کا مقصد اور طریق کار یکساں ہے اور اس پر اجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دونوں کے لئے یکساں ہے۔اس حکم ربانی پر غور کیجئے:

﴿ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (التوبۃ71)

"ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں، ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ ضرور رحم کرے گا، بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے"۔

میڈیا کس انداز سے معاشرے پر اثر انداز ہو رہا ہے، اس کی ایک جھلک "خواتین کی موجودہ صحافت" میں بیان کی جا چکی ہے۔لہٰذا اس وقت ضرورت ہے کہ وہ مسلمان صحافی جو خواتین کے لئے اخبارات و جرائد کی ادارت اور سرپرستی یا کسی قسم کی معاونت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں وہ اسلامی احکام وآداب کا مطالعہ بنظرِ غائر کریں اور خواتین تک جو خبریں، مضامین، فیچر اور معلوماتِ عامہ پہنچانے کا انتخاب کریں ان میں اسلامی اقدار وروایات کے تحفظ کو خصوصی ترجیح دیں۔موجودہ دور میں خواتین کو جو مسائل درپیش ہیں ان کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورتوں تک مثبت اور موٴثر طریقے سے پہنچایا جائے۔ہم دیکھتے ہیں کہ آغازِ رسالت ہی سے خواتین کے مسائل کے حل کا شعبہ سرگرمِ عمل رہا ہے گو اس وقت اس کا نہ تو کوئی الگ سے کوئی ادارہ تھا نہ کوئی نامزد ایسے افراد جو خواتین ہی کے مسائل کے حل کے لئے مختص ہوں۔

عہدِ رسالت میں ایک بہت سمجھدار اور زیرک خاتون اسماء بنت یزید السکن رضی اللہ عنہا کو اپنا نمائندہ بنا کر خواتین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے جا کر عرض کیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں مسلمان خواتین کی جماعت کی طرف سے قاصد ہوں جو میرے پیچھے ہیں' سب کی سب وہ کہتی ہیں جو میں کہتی ہوں اور وہی رائے رکھتی ہیں جو میری رائے ہے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف بھیجا ہے' پس ہم سب آپ ﷺ پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کی اتباع کی' لیکن ہم طبقۂ خواتین کا حال یہ ہے کہ وہ پابند' پردہ نشین' گھر میں بیٹھی رہنے والی' مردوں کی خواہشات کا مرکز اور ان کی اولاد کو اٹھانے والی ہیں اور مردوں کو جمعہ میں شرکت اور جنازے اور جہاد میں حصہ لینے کی بنا پر فضیلت دی گئی ہے' جب وہ جہاد پر جاتے ہیں تو ہم ان کے مال واسباب کی حفاظت اور ان کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں تو کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اجر و ثواب میں ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنا رخ مبارک صحابہ کی طرف کیا اور فرمایا:

''هل سمعتم مقالة امرأة احسن سوالا عن دينها من هذه''۔

''کیا تم نے کسی عورت کو اپنے دین کے متعلق اس عورت سے زیادہ بہتر انداز میں سوال کرتے سنا ہے''؟ صحابہ کرام نے جواب دیا ''اللہ کی قسم ہم نے نہیں سنا' رسول اللہ ﷺ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''انصرفي يا اسماء واعلمي من ورائك من النساء ان حسن تبعل احدكن لزوجها وطلبها لمرضاته واتباعها لموافقته يعدل كل ما ذكرت''۔

''اسماء جاؤ اپنے پیچھے جو عورتیں ہیں ان کو بتا دو کہ تمہارا اپنے شوہروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی رضا جوئی اور ان کے ساتھ موافقت کے لئے ان کی اتباع کرنا ان تمام خدمات کے برابر ہے جن کا تم نے ابھی ذکر کیا ہے''۔

(الاستیعاب فی اسماء الاصحاب تذکرہ اسماء بنت یزید بن السکن ونقل الحافظ المنذری عن البزار والطبرانی مختصراً' الترغیب والترھیب' عورت مسلمان معاشرے میں' ص 173)

اسی طرح ایک اور عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی گفتگو اور وعظ و نصیحت سے مرد مستفید ہوتے ہیں' لہٰذا آپ ﷺ اپنے اوقات میں سے ہمارے لئے کوئی دن مقرر کر دیجئے' جس میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہمیں وہ باتیں بتائیں جن کی اللہ نے آپ ﷺ کو تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اجتمعن کذا و کذا فی مکان کذا و کذا"۔

''تم فلاں فلاں جگہ سب جمع ہو جانا''۔

چنانچہ وہ سب جمع ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور اللہ نے جو آپ ﷺ کو سکھایا ہے اس کی آپ نے ان کو تعلیم دی۔

(بخاری' کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ' باب تعلیم النبی امتہ من الرجال والنساء مما علمہ اللہ)

گویا خواتین کو جو مسائل اس وقت درپیش تھے ان کے حل کے لئے خود خواتین کے ذہنوں میں طلب اور تڑپ موجود تھی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کا معقول انتظام کر دیا۔ اس کے علاوہ بھی عہدِ رسالت کے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنہیں آپ تفصیل کے ساتھ ''درس گاہِ رسالت میں ایک طالبہ دین'' کتاب میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

خلافتِ راشدہ کے دور میں خواتین کی ضروریات اور مسائل پر خصوصی توجہ دی جاتی رہی۔ چنانچہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں گشت کر رہے تھے' رات کا وقت تھا ایک گھر سے ایک عورت کے مندرجہ ذیل شعر پڑھنے کی آواز آ رہی تھی۔

فواللہ لولا اللہ تخشی عواقبہ　　　لزحزح من ھذا السریر جوانبہ

''اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ کے عقاب کا خوف نہ ہوتا تو اس چارپائی کے کنارے جنبش میں ہوتے''۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا خاوند جہاد کے سلسلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں باہر گیا ہوا ہے۔عمر رضی اللہ عنہ پر اس سچے جذبہ محبت کا گہرا اثر ہوا۔وہ اپنی صاحبزادی ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور پوچھا کہ عورت مرد کے بغیر کتنے دن صبر کر سکتی ہے؟ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''چار مہینے''۔یہ معلوم کر کے عمر رضی اللہ عنہ نے بحیثیت خلیفہ سپہ سالاروں کے پاس یہ حکم بھیج دیا کہ:

''لا یتخلف المتزوج عن اھلہ اکثر منھا''۔

(فقہ عمرؓ اسلام کا نظام عفت وعصمت ص 234)

''جو شادی شدہ ہو وہ اپنی بیوی سے چار مہینے سے زیادہ غائب نہ رہے''۔

ایک رات گشت کے دوران عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھر سے چھوٹے بچے کے رونے کی آواز سنی' آپ رونے کی آواز سن کر بے تاب ہو گئے' اس کی ماں سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا ''میں اس بچے کا دودھ چھڑا رہی ہوں تا کہ عمر بن خطاب کی طرف سے اس کا وظیفہ لگ مقرر کیا جائے۔آپ نے پوچھا' بچے کی عمر کتنی ہے؟اس نے کہا چند ماہ کا ہے' عمر نے یہ قانون بنا دیا کہ کوئی ماں نومولود کا دودھ نہ چھڑائے' آج سے ہر نومولود کا وظیفہ مقرر کیا جا رہا ہے۔(کنز العمال' نیز دیکھئے الفاروق از مولانا شبلی نعمانی)

خواتین گو انسانی جنس ہی میں سے ہیں' لیکن جس طرح ایک ہی جنس کی بہت سی اقسام ربِّ کریم نے پیدا کی ہیں اسی طرح انسان میں بھی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں' ان دونوں کا اس کائنات میں مقام یکساں ہے' کردار یکساں ہے' دونوں احکامِ الٰہی کے یکساں مکلّف ہیں۔دونوں سے روزِ قیامت ذمہ داریوں کے بارے یکساں پوچھا جائے گا۔البتہ دونوں کی ذمہ داریاں اور ان کا دائرہ کار الگ الگ ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے دونوں کی طبعی ضروریات اور تمدنی فرائض کے لحاظ سے خاصا فرق رکھا ہے۔لہٰذا جب خواتین کے لئے صحافت کی بات ہوگی تو عورت کو عورت ہی سے متعلقہ مسائل کے بارے اسلامی آگہی اور شعور دینے کی کوشش کی جائے گی۔نیز دورِ حاضر میں جدید تحریکِ نسواں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب سے جو شور برپا ہے اور جو مسلمان گھرانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے، خواتین کو اس شور کے برپا کرنے والوں کے طریقِ واردات اور ان کے پُر فریب باطل نظریات سے آگاہ کر کے بچے رہنے کے گُر بھی بتائیں جائیں گے۔ اور اسلام کے سایہ عاطفت و رحمت کو ان کے سامنے پوری طرح کھول کر بیان کیا جائے گا۔ اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں مختصراً خواتین کے لئے صحافت کے مندرجہ ذیل آداب و رعایات سامنے آتی ہیں۔

- ☆ عورت کو ان امور کے لئے تیار کیا جائے گا جو اس کی جسمانی ساخت سے مطابقت رکھتے ہوں اسے مردانہ امور کی انجام دہی کے لئے تیار نہیں کیا جائے گا، نہ ہی اس کی ترغیب دی جائے گی۔
- ☆ عورت کی طبعی ضروریات کی رعایت اور ان کی نمو کرنے والے عوامل کو اجاگر کیا جائے گا۔
- ☆ عورت کو اس کے تمدنی فرائض کی آگہی، ان کے شعور اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی عملی راہنمائی پر مشتمل تحریریں لکھی جائیں گی۔
- ☆ عورت کو بچوں کی تربیت اور صحیح اسلامی نگہداشت کے بارے معلومات فراہم کی جائیں گی۔
- ☆ عورت کے سامنے ان عورتوں کو آئیڈیل (ideal) نمونہ بنا کر پیش کیا جائے گا جن عورت کو اسلام نے نمونے کے طور پر پیش کیا ہے۔
- ☆ عورت چراغِ خانہ ہے شمع محفل نہیں ہے، لہٰذا اسے چراغِ خانہ کے طور پر پیش کیا جائے گا، اسے شمعِ محفل بننے سے روکنے والی تحریریں لکھی جائیں گی۔
- ☆ عورت خاندان کی تنظیم اور اس کے افراد میں باہمی محبت کی بنیادی کڑی ہے اس کی اس حیثیت کو اجاگر کیا جائے گا۔
- ☆ مرد عورت کا قوام، منتظم الامور اور نگران ہے، مرد کی اسی حیثیت کو استحکام دینے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریریں اور خبریں خواتین تک پہنچائی جائیں گی۔

☆ عورت کی اولین ذمہ داری اطاعتِ شوہر اور پرورشِ اطفال ہے اسے اس کا شعور دیا جائے گا۔

☆ عورت کے بیٹی ہونے کی حیثیت سے اطاعتِ والدین، خدمتِ والدین اور احترامِ والدین کے تصور کو جلا دی جائے گی۔

☆ عورت کے ملازمت کرنے، گھر سے باہر نکلنے اور مردانہ عادات، اطوار یا لباس اپنانے میں اس کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

☆ عورت کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ترغیب دی جائے گی۔

☆ عورت کو قرآن وحدیث کی تعلیمات سے آراستہ کرنے کی تلقین اور کوشش کی جائے گی۔

☆ زبان کی حفاظت اور دیگر گناہوں سے بچنے کے عملی طریقے بتائے جائیں گے۔

☆ گناہ کے قبیح وشنیع ہونے کا احساس پیدا کیا جائے گا۔

☆ اسلام جن امور کو نیکی قرار دیتا ہے انہیں ہی نیکی کے طور پر متعارف کرایا جائے اور جن امور کو گناہ قرار دیتا ہے انہیں گناہ کی حیثیت سے پیش کیا جائے گا۔

☆ دلوں میں ربِ کریم کا خوف پیدا کیا جائے گا۔

☆ آخرت میں ربِ کریم کے سامنے پیش ہو کر ہر کام، ہر حرکت، ہر بات، ہر لمحے اور ہر دولت کا حساب پیش کرنے کا یقین راسخ کیا جائے گا۔

☆ عورت کو حجاب میں رہنے، نظر نیچی رکھنے، نامحرموں سے تنہائی میں نہ ملنے جیسے اسلامی آدابِ ستر وحجاب سے روشناس کرایا جائے گا۔

☆ صرف مقصدِ زندگی عبادت کو ہی مقصد بنا کر پیش کیا جائے گا۔

☆ دورِ حاضر میں میڈیا کے ذریعے بے پردگی اور بے حیائی کا جو سیلاب امڈتا چلا آ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سامنے بند باندھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

☆ دورِ حاضر کے فتنے مثلاً انکارِ حدیث' روشن خیالی' اشتراکیت و جمہوریت وغیرہ کا سدِ باب کرنے والی تحریریں صفحۂ قرطاس پر لائی جائیں گی۔

☆ غرض یہ کہ اسلام نے زندگی کا جو نقشہ کھینچا ہے اور جس فرد کے ذمے جو کام لگایا ہے' اس کی ترغیب' تلقین اور تبلیغ کو خبر' فیچر' افسانے' غزل' نظم میں مدِ نظر لازماً رکھا جائے گا۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے لئے
موجودہ اصلاحی اخبارات وجرائد

یوں تو دورِ حاضر میں ہر اخبار اور جریدہ' ہر ٹی وی چینل اور انٹرنیٹ سیکشن دینی معلومات کو عوام تک پہنچانے کا کام کر رہا ہے لیکن یہ کام اسلام کو اپنا ذاتی اور برتر نظریہ حیات تسلیم کرنے اور کرانے کے لئے نہیں بلکہ مذاہب عالم میں اس کی نمایاں حیثیت ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ نیز جب سیکولر اور روشن خیال قلم کار اور ابلاغِ عامہ کے ذمہ داران بھارتی روایات اور رسم ورواج' عیسائی طریقِ عبادات' یورپ کی برہنہ بودوباش غرض بے خدا اور اسلام دشمن تنظیموں' اداروں اور مذہبوں کا تعارف نہایت دل کش' دل فریب اور مؤثر انداز میں میڈیا کے ذریعے منظر عام پر لاتے ہیں تو وہ بزعمِ خود غیر جانب داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام کے متعلق معلومات بھی مہیا کرتے ہیں۔ چاہے وہ خود مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے انہیں کوئی غرض نہیں ہوتی کہ جب وہ اپنی خبریات ونشریات میں ننانوے فی صد اسلام دشمن نظریات ومذاہب کو پیش کرتے ہیں تو کیا وہ ایک فی صد اسلامی معلومات نشر کر کے اپنے مسلمان ہونے کی ذمہ داری سے ربِّ قدیر کی بارگاہ میں سبک دوش ہو جائیں گے یا یہ کہ وہ اس صورت اسلام کے خادم کہلانے کے حق دار ہوں گے؟

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب تقریباً ہر ایسے نظریات وکردار کا حامل شخص خود جانتا ہے البتہ وہ اپنے زعم میں اپنے اوپر اسلام کا لیبل لگائے دنیا کو یہ دھوکا دے رہا ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اور اگر وہ اس بات کو نہیں جانتا تو پھر بھی وہ بے قصور نہیں بلکہ سخت مجرم ہے' کیونکہ اس نے جتنی محنت اور کوشش اسلام دشمن نظریات اور مذاہب کو سمجھنے اور پیش کرنے میں صرف کی ہے اس کا صلہ بھی یہی ہے کہ اسے انہیں اسلام دشمنوں کا ایک فرد سمجھا جائے۔ یہ منافقت اور ارتداد کی بدترین مثال ہے۔

چونکہ ایسے لوگ اسلام کے لئے مخلص نہیں ہوتے لہٰذا وہ اسلامی معلومات عوام تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچاتے ہوئے اصل تحقیق اور درست حکم تک پہنچنے کے لیے کوئی تگ ودو نہیں کرتے بلکہ اپنے ارتداد ومنافقت کی وجہ سے وہ صرف ایسے مولوی' ایسے عالم' ایسے مسلم سکالر' ایسے دانش ور' ایسے ادیب' ایسے ماہرینِ قرآن اور ایسے لیکچرار اور ایسے مفتی کو اپنے رسالے' اخبار' ٹی وی چینل' ریڈیو اسٹیشن یا اپنے ادارے کے پلیٹ فارم پر جگہ دیتے ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے بجائے انہیں توڑ موڑ کر پیش کرنے اور مخلصاله الدین (خالص اس کی عبادت) کی بجائے ڈنڈی مارنے کا کام بڑی چابک دستی اور عیاری سے کرتے ہیں۔ ادھر عوام کی اکثریت جاہل اور دینی احکام سیکھنے میں انتہائی سست واقع ہوئی ہے۔ لہٰذا وہ جان بوجھ کر یا اَن جانے میں ان کے بناوٹی اور ملاوٹی پیش کیے ہوئے اسلام کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کو ثوابِ دارین کے حصول کا زینہ سمجھتے ہیں۔ اور یوں معاشرے میں دن بدن بناوٹی اسلام پر عمل کرتے کرتے بناوٹی مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جس کا تمام تر جرم ایسے ابلاغیاتی اداروں کے ذمہ داران پر ہے۔

ایسے میں چند ایسے اخبارات وجرائد ہیں جو خصوصاً خواتین کے حوالے سے مثبت کام کر رہے ہیں اور ان کی یہ کوشش ہے کہ وہ معاشرے میں بڑھتے ہوئے الحاد' ارتداد اور انار کی کے آگے بند باندھنے میں کامیاب ہو جائیں اور ربِ کریم کے ہاں جب ان سے ان کی تحریری صلاحیت' ان کے قلم کے استعمال' ان کے اوقات' ان کی کوشش کا سوال ہو تو وہ ان لوگوں میں شامل ہوں جن سے ربِ کریم نے جنت نعیم کا وعدہ کیا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (العنکبوت' 69)

''اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھائیں گے اور اللہ تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے''۔

زیر نظر سطور میں ایسے چند رسائل کا مختصر تعارف حاضر ہے۔

بتول: ماہنامہ لاہور' یہ ماہنامہ ''عفت'' کے نام سے اکتوبر 1954ء میں جاری ہوا' اس کی سب سے پہلی مدیرہ محترمہ رخشندہ کوکب اور محترمہ آپا حمیدہ بیگم تھیں۔ کچھ مدت بعد یہ رسالہ بند ہو گیا اور دوبارہ بتول کے نام سے منظرِ عام پر آیا۔ اس رسالے کی مجلسِ ادارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں محترمہ بنت الاسلام' آپا جان زبیدہ بلوچ اور سعیدہ احسن کے نام بھی شامل رہے ہیں' جب کہ محترمہ سلمٰی یاسمین نجمی نے 28 سال تک اس رسالے کی ادارت کے فرائض سر انجام دیئے۔

اہم بات یہ کہ اس رسالے کا سنگِ بنیاد رکھنے والی خواتین اسلام کی عملی' نظریاتی اور عملی تحریک کو لے کر اٹھیں جو جماعت اسلامی کی ارکان بھی تھیں۔ انہوں نے اس دور کے ادب اور خواتین کی صحافت کو بہ غور پڑھا بقول ام زبیر صاحبہ اس وقت سارا ادب اشتراکیت اور تہذیب مغرب کا علم بردار تھا۔ اس کا تانا بانا پیٹ اور جنس کے گرد گھومتا تھا جو خوفِ خدا سے بے گانگی اور بے باکی سکھا رہا تھا۔

(تعمیری و نظریاتی ادب کا آغازِ سفر' مطبوعہ ''حریم ادب'' 1991ء)

سچ بات یہ ہے کہ جس وقت اس رسالے کا آغاز کیا گیا اس وقت اس نے دنیائے ادب و صحافت میں اسلام پسند اور دین دار طبقے کی طرف سے خواتین کو صاف ستھرا ادب مہیا کرنے میں تنہا فرضِ کفایہ ادا کیا۔ لکھنے والی خواتین کو تلاش کیا گیا' پڑھی لکھی عورتوں اور بچیوں سے لکھوا کر ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا گیا۔ جلد ہی اس حلقے نے ''حریم ادب'' کے نام سے خواتین کی ایک ادبی تنظیم کی بنیاد رکھ دی جس کی آج بھی ہر بڑے شہر میں ہر شمسی مہینے کی آخری جمعرات کو ادبی نشست منعقد ہوتی ہے۔ ان خواتین نے اپنا ادبی مقصد ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

☆ خواتین میں ادبی ذوق نکھارنا' علم کا شوق پیدا کرنا۔
☆ تہذیب اسلامی' اخلاقی اقدار اور اصولِ حیات کو فروغ دینا۔
☆ اپنے قلم سے کوئی ایسی بات نہ لکھنا جس سے عریانی و فحاشی کے استعارے ملتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت کا اظہار ہوتا ہے۔
☆ بچوں کے لئے خصوصاً پانچ سے بارہ سال کے بچوں کے لئے پاکیزہ ادب مہیا کرنا' ان کی ذہانتوں کو اجاگر کرنا' صلاحیتوں کو جلا دینا' علم و ادب کا ذوق شوق پیدا کرنا (تعمیری و نظریاتی ادب کا آغازِ سفر' بہ قلم ام زبیر' مطبوعہ حریم ادب 1991ء)

جس وقت ان محترمین خواتین نے لکھنے کے لئے قلم تھامنے کا فیصلہ کیا' اس وقت ترقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند ادبی رسائل حیا بیزار' بے لباس' جنسیت کی غلاظت سے بھرے ہوئے' پیٹ کے لئے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر بیٹھ کر اشتراکیت اور سرخ۔ ن ت کے خواب دیکھنے اور دکھانے والے ہر طرف چھائے ہوئے تھے۔ ن م راشد' میرا جی' ہاجرہ مسرور' عصمت چغتائی' خدیجہ مستور' ساحر لدھیانوی' جوش ملیح آبادی' سعادت حسن منٹو' اختر الایمان وغیرھم جیسے لوگ ایک جانی بوجھی سازش کے تحت سامنے لائے جا رہے تھے۔ اسٹیج اور تھیٹر اور فلم کی دنیا جنس اور پیٹ کی بھوک کو بھڑکانے والے مناظر دکھانے میں پیش پیش تھے۔

1999ء میں اس رسالے کی ادارت محترمہ ثریا اسماء شاہد کے حوالے کی گئی انہوں نے اس رسالے کو ''چمنِ بتول'' کے نام سے نیا دور' نئے رنگ اور نئے جوش وجذبے کے ساتھ شروع کیا اس وقت 2005ء میں محترمہ ثریا اسماء اس کی مدیرہ ہیں اور مجلسِ مشاورت میں صائمہ اسماء' فرات احسن اور فرزانہ چیمہ شامل ہیں۔

ماہنامہ ''عفت'' راولپنڈی: ستمبر 2000ء میں محترمہ سلمٰی یاسمین نجمی نے اس رسالے کو دوبارہ نئی زندگی دی۔ ان کے پیشِ نظر اس رسالے کے وہی مقاصد ہیں جو 1954ء میں ''بتول'' کے اجراء سے قبل ''عفت'' کی بانی ارکان کے پیشِ نظر تھے۔ محترمہ سلمٰی یاسمین نے اپنی جوانی سے لے کر بڑھاپے کی دہلیز تک پہنچنے کا طویل سفر ''بتول'' کی ادارت کے فرائض انجام دینے میں بسر کیا۔

''بتول'' اور ''عفت'' اپنے مقاصد کے لحاظ سے جڑواں بھائی ہیں۔ دونوں کا مقصد ایک' مطمع نظر ایک اور دونوں کی خشتِ اول رکھنے والی خواتین بھی ایک ہی تھیں حتیٰ کہ دونوں کا حلقہِ اثر بھی ایک ہے اور اکثر لکھنے والے خواتین وحضرات بھی ایک ہی ہیں۔ جب برصغیر میں اس وقت بھانت بھانت کے حامل نظریات کے رسائل وجرائد چھائے ہوئے ہیں گو اخباری صحافت سے متعلقہ دینی اقدار کے حامل بھی رسائل ہیں جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔ لیکن ادبی میدان میں صرف ''بتول'' اور ''عفت'' ہی کو انفرادیت اور امتیاز حاصل ہے۔ البتہ اب 2005ء اگست میں ''حنا ڈائجسٹ'' کراچی سے منظر عام پر آیا ہے اور اس کے پہلے دو شمارے اس بات کے غماز ہیں کہ وہ ادب وصحافت میں خواتین کی اصلاح کے لئے دور رس نتائج کی حامل تحریریں پیش کرتا رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بتول'' اور ''عفت'' نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک بہت سی لکھاری خواتین پیدا کی ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

محترمہ حمیدہ بیگم، محترمہ بنت الاسلام، ام زبیر، رخشندہ کوکب، بنتِ مجتبیٰ مینا (شاعرہ) نیر بانو، عفت قریشی، بجیہ تسنیم، ام حامد، سلمیٰ یاسمین نجمی، سعیدہ اقبال (ساجرہ ایم اے) ثریا اسما، زبیدہ اسعد گیلانی (ام فاروق) ثریا بتول علوی، عذرا جمال، طیبہ یاسمین، عفت موہانی، ذکیہ عبید، رئیسہ عزیز، سمیعہ سالم، ذکیہ ارشد حمید، مختار گوہر (شاعرہ) آسیہ راشد، صائمہ اسماء (شاعرہ) شاہدہ اکرام (شاعرہ) الماس مہکری (شاعرہ) عفت عزیز حنا (شاعرہ) راحت مرحومہ، صباحت، نگار سجاد، عابدہ سلام (شاعرہ) نجمہ یاسمین یوسف (شاعرہ) عقیلہ اظہر، فریدہ ظہیر، فرات احسن (شاعرہ) عامرہ احسان، صبیحہ اظہر، زوبیہ لطیف (شاعرہ)

بہت سی لکھاری خواتین ایسی ہیں جن کا تعلق حلقہ حریم ادب سے تو نہیں تھا لیکن کچھ نہ کچھ تعلق ان کا بھی ان کے ساتھ رہا۔ مثلاً بیگم ثاقبہ رحیم الدین، عطیہ اقبال زیدی، ملکہ افروز روہیلہ، وغیرہ۔

(سطورِ ھذا کی راقمہ ام عبدِ منیب (سمیہ مسعود عبدہ) اور مریم خنساء کا تعلق گزشتہ 16 سال سے حریم ادب اور ''بتول'' اور ''عفت'' سے چلا آ رہا ہے۔ مریم خنساء نے گھر کا ماحول تو ادبی دیکھا ہی تھا اس پر اللہ کا فضل بھی ہوا کہ اس نے 11 سال کی عمر میں حریم ادب میں اپنی پہلی تحریر پڑھ کر سنائی)

مسلمہ: یہ رسالہ مدرسۃ البنات لیک روڈ انارکلی لاہور کی جانب سے ایک مدت تک شائع ہوتا رہا، جس میں بچیوں کی اصلاح و تربیت کے لئے عام فہم اور علمی و تحقیقی تحریریں بھی شائع ہوتی تھیں۔ مدرسۃ البنات نے اپنے ابتدائی دور میں بچوں اور بچیوں کی اسلامی خطوط پر تعلیم و تربیت کے لئے بہت آسان، دل چسپ اور عام فہم کتابچے شائع کیے۔ عربی اردو اور قرآن حکیم سیکھنے کے لئے ابتدائی قاعدے بھی مرتب کیے گئے۔ اس ادارے کے مدیر آغا عباس ندوی تھے۔ ان کی وفات کے بعد عبید الحق ندوی مدیر رہے۔ مدرسۃ البنات عربی میڈیم سکول تھا۔

قیامِ پاکستان سے قبل یہ جالندھر میں تھا بعد ازاں لاہور منتقل ہو گیا۔ بھٹو دور میں اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومی تحویل میں لے لیا گیا تو اس کا سنہری دور بھی ختم ہو گیا۔ ''مسلمہ'' رسالہ پہلے بڑے سائز پر اور پھر ڈائجسٹ سائز پر شائع ہوتا رہا۔ نامعلوم اب یہ رسالہ جاری ہے یا بند ہو چکا ہے؟

خواتین میگزین: اس رسالے کے بانی مولانا رضاء اللہ ذوق تھے، مدیرہ عابدہ عباس اور منتظم ملک عباس ہیں۔ یہ رسالہ اخباری انداز میں دنیا بھر کی اہم خبریں اور خواتین سے متعلق خبریں دینے کے ساتھ ساتھ اصلاحی افسانے فیچر' مضامین اور قسط وار ناول بھی شائع کرتا ہے۔ عورتوں کے دینی مسائل' دستر خوان اور عورتوں کی حسن وصحت کے متعلق بھی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ملک عباس اختر اعوان صاحب کا اپنا میلان جماعت اسلامی کی طرف ہے۔ عباس اختر اعوان نوعمری ہی سے میدانِ صحافت اور نشر واشاعت کے میدان میں طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ یہ ادارہ مکتبہ خواتین میگزین کے نام سے عورتوں اور بچوں کے لئے اصلاحی اور دینی لٹریچر بھی شائع کرتا ہے۔

بناتِ عائشہ: مولانا محمد مسعود کی زیرِ ادارت محرم 1422ھ کو اس رسالے کا اجراء ہوا۔ اس رسالے کا بنیادی مقصد خواتین خصوصاً بچیوں تک دینی و اصلاحی مضامین، واقعات، فیچرز اور منظومات وغیرہ پہنچانا ہے۔ 162 صفحات پر مشتمل اس رسالے کے تمام مشتملات انتہائی مؤثر ہیں۔

پہلی نظر میں یہ رسالہ ایک مکمل ڈائجسٹ معلوم ہوتا ہے اور یہ بات درست بھی ہے' تصویر' بے حیائی' وغیرہ سے پاک ہے۔ مولانا محمد مسعود جیشِ صحابہ کے امیر ہیں۔ میرے سامنے اس کا جمادی الثانیہ 1422ھ شمارہ نمبر 6 ہے۔ جس میں تلاوت قرآن کے فوائد و ثمرات' ہماری نماز' عورت اور یورپ' تربیتِ اولاد' پردہ غیر مسلموں کی نظر میں' نیک سہیلی' خواتینِ اسلام میدانِ جنگ میں' اسلام اور عورت کے علاوہ قربانی' فطرت سے جنگ' تباہ کاریاں' خاک وخون' محافظ' موت نامی کہانیاں بھی موجود ہیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا' چاند بی بی' اٹھارہ مجاہد' عورتوں کے محسن اور جیشِ محمد کے نام سے تاریخی شخصیات کی تعارف پر مبنی مضامین بھی ہیں۔

11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے بعد پاکستانی حکومت کے اراکین نے پینترا بدل لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہاد کو شجرِ ممنوعہ قرار دیا تو جن رسائل کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ان میں ''بنات عائشہ'' بھی شامل تھا اور گمانِ غالب یہی ہے کہ یہ رسالہ حکومت کی ''مہربانی'' سے بند ہو چکا ہے۔ اس کا پتا یہ ہے:

بنات عائشہ، جامع مسجد بطحاء، متصل ڈی سی آفس، نزد سخی حسن چورنگی، سیکٹر 15-A-1 بفرزون نارتھ کراچی، پوسٹ بکس نمبر 11589 نیوٹاؤن کراچی۔

طیبات: مرکز الدعوہ والارشاد حلقہِ خواتین کی جانب سے، ستمبر 1997ء اس کا پہلا شمارہ منظرِ عام پر آیا پہلے یہ سہ ماہی تھا پھر دو ماہی اور تین سال بعد اسے ماہانہ کر دیا گیا۔ یہ رسالہ باقاعدگی سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے، اس کا بنیادی مقصد خواتین کو ارکانِ اسلام، اسلامی آدابِ زندگی اور آداب معاشرت کے علاوہ حالاتِ حاضرہ کی خواتین کی جدید تحریکوں اور ان کے مضمرات سے آگاہ کرنا۔ نیز جہاں جہاں مسلمان تبلیغی کوششوں میں اور اسلام کی سربلندی کے لئے مصروف ہیں ان سے اپنی قارئات کو آگاہ رکھنا ہے۔ یہ رسالہ مرکز الدعوہ والارشاد کے ہر کارکن تک پہنچتا ہے اور مرکز الدعوہ والارشاد کے ذمہ دار مرد اور خواتین اسے اپنے اپنے حلقہ جات میں عام افراد تک پہنچاتے ہیں۔ اس کی اشاعت ہزاروں کی تعداد میں ہے، اس رسالے کی مدیرہ مسئول ''امِ حماد'' ہیں جب کہ ام عبد منیب اور پروفیسر ام عبدالرب معاون مدیرہ ہیں۔

ان رسائل کے علاوہ بعض رسائل اپنی اپنی جماعت کے لئے ترجمان اور خبرنامے کے طور پر شائع ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

قواریر: یہ رسالہ جماعت اسلامی حلقہ خواتین کی سرگرمیوں کی خبریں شائع کرتا ہے۔

والضحیٰ: جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات، گلشن آباد گوجرانوالہ کی طرف سے طالبات کے لئے شائع ہوتا ہے، یہ سالانہ ہے۔

طوبیٰ: جامعۃ البنات اہل حدیث کھوکھر کی ضلع گوجرانوالہ کی جانب سے سالانہ شائع ہوتا ہے، 2005ء میں اس کا چودھواں ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

المسلمات: 1998ء میں اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ حلقہِ خواتین کے شعبہ قرآن انسٹیٹیوٹ کی طالبات کی تحریری کاوشوں پر مشتمل تبلیغی مقاصد اور شعبہ ھذا کے تعارفی مقاصد کے تحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ کی زیر سرپرستی شائع ہوا۔ گویا یہ سالانہ ہے لیکن اس کا تاحال کوئی دوسرا شمارہ منظرِ عام پر نہیں آسکا۔

بزمِ گل: جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم ''بزمِ گل'' جو چھوٹی بچیوں کی اصلاح وتربیت کے لئے قائم کی گئی ہے اس کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ ماہانہ ہے۔

پکار: کالج اور یونیورسٹی کی وہ طالبات جو جماعتِ اسلامی سے منسلک ہیں اور اسلامی جمعیت طالبات کے نام سے منظم ہوکر 21 ستمبر 1969ء سے طالبات کی دینی واصلاحی کردار سازی پر خصوصی تگ ودو کررہی ہیں۔ اب یہ رسالہ ''پکار ملت'' کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں نئی لکھنے والی طالبات کی تحریریں شائع ہوتی ہیں اور خاصے ادبی ذوق کی حامل ہوتی ہیں۔ نیز اس میں اسلامی جمعیت طالبات کی رفتارِ کار کا جائزہ بھی ہر ماہ پیش کیا جاتا ہے۔

تحفہِ نسواں: (دو ماہی) ربیع الثانی 1425ھ جون 2004ء میں اس کا پہلا شمارہ (نومسلمات نمبر) منظرِ عام پر آیا۔ اس کی مدیرہ ام فریحہ نے اپنے اداریے میں لکھا ''ہم لوگ رب العالمین کی توفیق ونصرت سے حسب استطاعت اپنا دینی فریضہ ادا کرتے ہوئے غلبہِ اسلام کے لئے جدوجہد آزما رہیں گے''۔ اس رسالے کی نگران ام سلمٰی اعوان، اعزازی مدیرہ اعلیٰ ام عبد منیب، مدیرہ ام فریحہ اور مدیر منتظم سیف اللہ ربانی ہیں۔ جو ''خواتین میگزین'' کے مدیر عباس اختر اعوان کے چھوٹے بھائی ہیں۔ یہ رسالہ ادارہ مطبوعات خواتین کی جانب سے شائع ہوتا ہے۔

حیا ڈائجسٹ: جون 2005ء میں اس رسالے کا پہلا شمارہ زیورِ طبع سے آراستہ ہوا۔ اس کے سرپرست مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع عثمانی ہیں۔ نگران ابن الحسن عباسی، مجلس مشاورت میں طارق اسماعیل ساگر کے علاوہ باقی تیرہ عددنام علمائے کرام کے ہیں جن کے نام سے قبل مولانا کا سابقہ اس کا ثبوت ہے۔ مدیرہ راحت ارشد، مدیرہ منتظمہ مہر افروز مہر اور معاون مدیرات میں روبینہ اعظم، طاہرہ ریاست اور رفعت جبین شامل ہیں۔ 288 صفحات پر پھیلا ہوا ہے، یہ ڈائجسٹ پہلی نظر میں دورِ حاضر کے ڈائجسٹوں کی طرح ہی نظر آتا ہے۔ حسنِ ترتیب حسنِ کتابت وکمپوزنگ اور دیگر تزئین وآرائش میں، لیکن اس کی خوبی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس پر کسی جاندار کی کوئی تصویر نہیں ہے۔میرے سامنے اس وقت اس کا تیسرا شمارہ (اگست) ہے اس کے اداریے میں لکھا ہے:

''حیا ڈائجسٹ عرفِ عام کا کوئی رسمی رسالہ نہیں ہے'' حیا ڈائجسٹ ......اللہ کے احکام اور محمد ﷺ کے ارشادات کا ترجمان ہے۔حیا ڈائجسٹ......کفر، شرک، بدعت اور مغربی تہذیب کے پروردہ شیطانوں کے لئے مجسم لاحول ہے۔حیا ڈائجسٹ......بچیوں کا معلم ومربی ہے۔آج کی بچیاں کل کی مائیں ہیں۔ہماری تڑپ اور طلب یہ ہے کہ ہماری بہو، بیٹیاں دینی تعلیمات کے زیور سے آراستہ ہو جائیں تا کہ ان کی گود میں عظمت پرورش پائے، ہماری نسلیں کھری مسلمان بن کر پروان چڑھیں اور ہمارے معاشرے میں طارق بن زیاد اور محمد بن قاسم جیسے فرزند پھر جگمگانے لگیں۔

حیا ڈائجسٹ......دینی، علمی، تاریخی، ادبی اور تہذیبی قدروں کا علم بردار ہے۔حیا ڈائجسٹ......اعلیٰ ذہنی تربیت اور دماغی نشوونما کا مؤثر ذریعہ ہے۔حیا ڈائجسٹ......صنم کدہ نہیں اس سے چٹ پٹی تصویروں اور لچر افسانوں کی توقع بے سود ہوگی۔حیا ڈائجسٹ......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی جلیل القدر ہستیوں کا نمونہ پیش نظر رکھتا ہے''۔

الغرض حیا ڈائجسٹ دیوبندی روایات ومسلکی طریق کا علمی آئینہ دار ہے اور اسی مسلک کے علماء وفضلاء کا تعارف پیش کرتا ہے۔لیکن یہ ادب وصحافت میں یقیناً ایک اہم پرچہ ثابت ہوگا۔اللہ اسے قائم ودائم رکھے۔آمین!

شعاع: یہ رسالہ تنظیم اساتذہ حلقہ خواتین کا ترجمان ہے اور اس کا سب سے پہلا شمارہ 1987ء میں نکالا گیا۔اس کی سب سے پہلی مدیرہ رضیہ قمر صدر تنظیم اساتذہ حلقۂ خواتین تھیں۔پہلے یہ ششماہی تھا، بعد ازاں یہ سالانہ کر دیا گیا اور اب تک سالانہ ہی کے طور پر منظرِ عام پر آتا ہے۔اس رسالے کا مقصدِ اجرا اساتذہ اور لیکچرار خواتین کی اسلام کے مطابق ذہن سازی کرنا اور تنظیم اساتذہ حلقۂ خواتین کی سرگرمیوں سے اپنے متعلقین کو آگاہ رکھنا ہے۔

خواتین کا اسلام: یہ روزنامہ اسلام کا ہفتہ وار ایڈیشن ہے اور بڑے مؤثر انداز میں دینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدار وروایات کی تبلیغ وتفہیم کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔اخباری کاغذ پر 16 صفحات میں میگزین کی صورت میں شائع ہوتا ہے۔

ان رسائل کے علاوہ بھی یقیناً خواتین اور بچیوں کے لئے بہت سے رسالے ہوں گے لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ ان کی ترویج واشاعت کے لئے لوگ دستِ تعاون بڑھانے پر بہت کم تیار ہوتے ہیں۔اخبار فروش ان رسالوں کی ایجنسی میں پس وپیش کرتے ہیں۔عذر یہی ہوتا ہے کہ لوگ ایسے رسالے پڑھتے ہیں نہیں تو لے کر کیا کریں اور کسے دیں۔

دراصل مندرجہ بالا معیار کے رسائل کو خریدنا' انہیں دوسرے افراد تک پہنچانا' ان میں دل چسپی کا اظہار کرنا اور ان کی دامے' درمے' سخنے' قدمے مدد کرنا ایسے تمام مسلمانوں کا فرض ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں جنسی انارکی پھیلانے والے رسالے پس منظر میں چلے جائیں اور ان کی جگہ دین پسند اصلاح وتربیت کے علم بردار رسائل لے لیں۔

اسلامی روایات کے حامل رسائل کے مدیران کی توجہ کے لئے: اس وقت جتنے بھی اخبارات و رسائل اسلامی روایات کے امین وترجمان ہیں خصوصاً خواتین کے رسائل واخبارات کے ذمہ داران' وہ سب اگر بیٹھ کر ایک باہمی متحدہ تنظیم بنالیں اور اپنے مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر الحاد' بے راہروی اور فحاشی کے مقابلے کے لئے ایک دوسرے کا تعاون' ایک دوسرے کے مشورے اور تجربے سے فائدہ اٹھائیں تو یہ ملی مفاد کا ایک بہت بڑا قدم بھی ہوگا اور متحد ہونے کی صورت میں رسائل ایک مضبوط قوت کے طور پر بے دین اور زرد صحافت کے ریلے کو روکنے میں مؤثر کردار ادا کرسکیں گے۔

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ انتباہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (البقرۃ:۲۰۸)

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے''۔

اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ ہم زندگی کے ہر شعبے میں ہر وقت مسلمان رہیں لیکن دورِ حاضر میں یہ خوبصورت فریب دیا جا رہا ہے کہ عقائد اور عبادات میں تو مسلمان رہو اور باقی تمام معاملات میں جس مذہب کا جو طریقہ چاہو اختیار کر لو، بقیہ زندگی تمہاری اپنی اور مذہب سے آزاد ہے۔ چنانچہ صحافت کے میدان میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔

مسلمانوں کو اسلام اور اسلامی عقائد ونظریات سے منحرف کرنے کے لیے سازشوں کا ایک ایسا جال عالمی سطح پر پھیلا دیا گیا ہے۔ جو بہ ظاہر جال کی بجائے عیش وعشرت کدہ کا منظر پیش کرتا ہے۔ اقوامِ متحدہ، بیجنگ کانفرنس، مختلف این جی اوز، یہودی، ہندو، عیسائی سب مل کر مسلمانوں کے سامنے ادب، آرٹ، کلچر، ڈش، انٹرنیٹ، روشن خیالی، لبرل ازم، انکارِ حدیث کا ایسا دانہ بکھیر رہے ہیں جس کو چگنے میں محو ہو کر مسلمان اپنے دین وایمان سے تہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دست ہوتے جارہے رہیں۔

ہمارے دشمن یہ چاہتے ہیں کہ ہم اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کی بجائے اپنا ایک پاؤں اسلام کے اندر رکھیں اور باقی تمام امور اسلام سے باہر نکال کر غیروں کے رسم ورواج اپنا لیں۔ صحافت کے حوالے سے زیر نظر سطور میں چند حقائق پیش کیے جارہے ہیں۔ ممکن ہے ہمارے صحافی، ادیب، مصنف، شاعر، کالم نگار اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ وہ کہاں تک اسلام دشمنوں کے مقاصد کی تکمیل میں لاشعوری یا شعوری حصہ لے رہے ہیں۔

یہودیوں نے خفیہ طریقے سے پوری دنیا پر اپنا تسلط جمانے اور مسلمانوں کو خصوصاً نیچا دکھانے کے لیے کچھ ہدف مقرر کیے ہیں جنہیں پروٹوکولز کا نام دیا گیا ان پروٹوکولز میں ہر شعبے کے لیے الگ الگ طریق کار بھی بیان کیا گیا ہے آیئے دیکھیں پریس، صحافت، میڈیا وغیرہ کے بارے ان کے عزائم اور ہدف کیا ہیں:

''آج کا پریس کیا کردار ادا کررہا ہے۔ جواب یہ ہے کہ ان جذبات کو ابھارتا ہے جو ہمارے مقصد کی تکمیل کے لیے ضروری ہوں یا پھر ''سیاسی پارٹیوں کے خود غرضانہ مقاصد کو پورا کرنے کے کام آتا ہے جو اکثر و بیشتر بے مغز، بے انصاف اور جھوٹا ہوتا ہے اور عوام کی بھاری اکثریت کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ درحقیقت پریس کن مقاصد کی تکمیل کررہا ہے۔ ہم اس بے لگام گھوڑے کے منہ میں سخت لگام دے کر اسے قابو رکھیں گے۔ باقی ہر قسم کے طبع شدہ مواد کے بارے میں بھی ہمارا رویہ یہی ہوگا''۔ (پروٹوکولز نمبر ۱۲، ص: ۸۶)

آج کے دور میں دنیا کی حکومتوں کے ہاتھ میں ایک ایسی قوت ہے جو لوگوں کے ذہنوں میں خیالات کی تحریک پیدا کرتی ہے۔ یہ پریس کی قوت ہے، پریس کا اصل کردار یہ ہے کہ لوگوں کی ضروریات کی نشان دہی کرتا رہے، عوامی شکایات کا اظہار کرے اور لوگوں میں بے چینی اور بے اطمینانی پیدا کرے اور اس کا اظہار بھی کرے۔ آزادی تقریر کا اظہار بھی پریس ہی کے ذریعے ہوسکتا ہے لیکن غیر یہود ریاستوں کو اس قوت کے استعمال کا سلیقہ نہیں آتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے اب یہ قوت ہمارے ہاتھ آ گئی ہے۔ پریس کے ذریعے ہم خود پس پردہ رہ کر غیر یہود عوام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ (پروٹوکول نمبر۲،ص:۱۳۴)

''علم کی موجودہ صورتِ حال اور ان ہدایات کے تحت ہم لوگوں کو موجودہ علمی روش پر چلنے کے لیے دے رہے ہیں اب یہ حالت یہ ہوگئی ہے کہ لوگ ہر چھپی ہوئی چیز پر یقین کرنے لگے ہیں۔ ہم شکر ادا کرتے ہیں ان عوامل کا جو لوگوں کو جہالت سے ان کو گمراہ کرنے کا سبب بنتے ہیں''۔ (پروٹوکول۲،ص:۱۴۲)

''رائے عامہ کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لیے ہمیں کشیدگی، مایوسی اور بے اطمینانی کی ایک فضا قائم کرنا ہوگی۔ اس کا طریقہ ہوگا کہ ہر سمت اور ہر گوشے سے قطعی متنازعہ اور متضاد خیالات وآراء کو پیش کیا جائے''۔ (پروٹوکول۳)

''جو ممالک ترقی یافتہ اور روشن خیال سمجھے جاتے ہیں ہم نے ان میں سے ایک بے معنی، گندہ، نفرت انگیز اور فحش لٹریچر پیدا کر دیا ہے برسر اقتدار آنے کے بعد ہم اسے کچھ عرصہ تک باقی رکھیں گے تاکہ وہ ان تقاریر اور پارٹی پروگرام کے مقابلے میں ایک طرح کا سکون مہیا کرے جو ہمارے بلند و بالا ایوانوں سے جاری کیا جائے گا''۔ (پروٹوکول۱۴،ص:۲۰۴)

اب معیادی لٹریچر یعنی ماہناموں کی طرف آ یئے ہم اس پر دیگر مطبوعہ مواد کی طرح فی شیٹ کے حساب سے اسٹامپ ٹیکس لگائیں گے اور زرِ ضمانت کی امانتیں لیں گے۔ تمیں شیٹ سے کم حجم کی کتابوں پہ دگنا ٹیکس ہوگا۔ ایسی کتابوں کو ہم پمفلٹوں کا نام دیں گے تاکہ ایک طرف ہفت روزہ اور ماہوار رسائل کی تعداد کم ہو جائے، دوسری طرف ادیبوں کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اتنی لمبی تحریریں لکھیں کہ بہت کم لوگ انہیں پڑھنے کی خواہش کریں خصوصاً اس لیے بھی کہ ان کی کتابیں مہنگی ہوں گی لیکن اپنے مفادات کے پیش نظر لوگوں کی ذہنی تربیت پر اثر انداز ہونے کے لیے ہم جو کچھ چھپائیں گے وہ سستا ہوگا اور بکثرت پڑھا جائے گا۔

(پروٹوکول۱۲،ص:۱۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم دس رسالوں پر مٹ جاری کریں گے تو ان کے مقابلے میں ہم خود تیس رسالے نکالیں گے۔لیکن پبلک کو کسی طرح کا شک نہیں ہونے دینا چاہیے۔اس مقصد کو ہم اپنے رجحانات اور خیالات کو ایک دوسرے سے بہ ظاہر مختلف بلکہ متضاد رکھیں گے۔اس طرح ہمارے مخالفین ہم پر اعتماد کرتے ہوئے ہماری حمایت کرنے لگیں گے اور ہمارے جال میں پھنس کر قطعی بے ضرر بن جائیں گے۔(پروٹوکول ۱۲،ص:۱۹۰)

☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار

موجودہ دور ذرائع ابلاغ کا دور ہے۔ ہر فرد کسی نہ کسی طرح اپنا بیشتر وقت ذرائع ابلاغ کی صحبت میں گزارتا ہے۔ ذرائع ابلاغ اس کے فکر و عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"نیک ہم جلیس کی مثال اور برے ہم جلیس کی مثال ایسی ہے جیسے خوشبو بیچنے والے عطار اور بھٹی دھونکنے والے (لوہار) کی۔ خوشبو والا یا تو تمھیں خوشبو دے گا (تحفتاً) یا تم اس سے خوشبو خرید کر اپنے آپ کو معطر کرو گے اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تمھارے کپڑے جلا دے گا یا تمھیں بدبو سونگھنی پڑے گی"۔ (مسلم)

معلوم ہوا کہ اپنے ماحول سے آدمی کسی طرح بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ اس کے شعوری یا لاشعوری اثرات اس کی نفسیات پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ پر بھی یہی مثال صادق آتی ہے۔ ابلاغ کے انہی تاثیری پہلوؤں کی بنا پر ماہرین ابلاغ کے ہاں نفسیات ایک اہم مقام حاصل کر چکی ہے۔ ابلاغ کے طلبہ کو بطور خاص مخاطب کی نفسیات متاثر کرنے کے گر بتائے جاتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ اخبارات ہوں، ٹیلی ویژن، ریڈیو یا فلم...... ان کا ڈھانچہ نفسیاتی پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تشکیل دیا جاتا ہے۔

بلاشبہ اگر ارباب ابلاغ چاہیں تو معاشرے کو نیکی کی خوشبو سے معطر کرنے کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے مروجہ ذرائع ابلاغ کی مناسبت عطار سے زیادہ بھٹی پھونکنے والے لوہار سے ہے۔ ذرائع ابلاغ مثبت نفسیاتی اثرات کی بجائے مضر نفسیاتی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں صحافت کے چند اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ